دھکی

ترجمہ

کارپردازانِ دارالاشاعت پنجاب لاہور



باہتمام ناجر وحجاب

دارالاشاعت پنجاب لاہور

T.T
No:

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

جملہ حقوق بحق دارالاشاعت پنجاب لاہور محفوظ

T.T.F LIBRARY
No.....

دیہاتی

مصنفہ

ایمیل گویوریو

ترجمہ

کارپردازانِ دارالاشاعت پنجاب لاہور

اہتمام تاج و حجاب

دارالاشاعت پنجاب لاہور

بار اول

قیمت: ساڑھے چار روپیہ

Taj Tahir Foundation

بار اوّل : ——— ۱۹۵۹ء

آرٹسٹ : ——— محمد افضل

کتابت : ——— مختار احمد

طباعت : ——— پاک پبلشرز پرنٹنگ پریس لاہور

طباعت سرورق : ——— نوروز پرنٹنگ پریس لاہور

قیمت : ——— چار روپیہ آٹھ آنہ

پبلشرز

دارالاشاعت پنجاب، لاہور

Taj Tahir Foundation

دیباچہ

ایمل گوبوریو پچھلی صدی کے نصف آخر کا نامور فرانسیسی افسانہ نگار ہے۔ اسے خاص دلچسپی جرم و تفتیش کے ناول لکھنے سے تھی۔ اس کے افسانے حسن تعمیر کے اعتبار سے اتنے حسین و دلکش ہیں۔ کہ اب تک بے حد ذوق و شوق سے پڑھے جاتے ہیں۔

دھمکی اس کا بہت ہی مقبول و معروف ناول "ڈوسیہ نمبر ۱۳" کا ترجمہ ہے۔ یہ ناول جس میں لیکاک سراغرسان کے کیریکٹر اور اس کے حیرت ناک طرز تفتیش کو بہت خوبی و عمدگی سے پیش کیا گیا ہے۔ اس قدر مقبول ہوا۔ کہ کئی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ بے شمار مرتبہ چھپا اور اب جرم و تفتیش کے کلاسیکی ناولوں میں شمار ہوتا ہے۔ انگریزی میں یہ ناول "بلیک میلرز" کے نام سے اکثر کلاسیکی سلسلوں میں شائع ہو چکا ہے۔

اس ناول کے واقعات بتاتے ہیں۔ کہ "بعض اوقات جرم کا محرک معلوم کرنے

کے لئے گزرے ہوئے زمانے میں بہت دُور پیچھے جانا پڑتا ہے۔ اگر بیس سال پہلے گاسٹن ڈو کلیمران ایک روز شام کے وقت ٹراسکون کی سرائے میں نہ جاتا۔ تو ۲۸ فروری ۱۸۶۰ء کو ایک سیف میں سے چوری نہ ہوتی۔ ویلنٹین کی محبت میں اس کے عاشق نے ۱۸۴۰ء میں خنجر کے جو وار کئے۔ ویلنٹین کو اس کی سزا بیس سال بعد بھگتنی پڑی۔ کوئی چیز معدوم نہیں ہوتی۔ کوئی چیز فراموش نہیں ہوتی ؎

یقین ہے۔ کہ یہ کلاسیکی ناول جو ایک بار شروع کر کے پھر ہاتھ سے رکھا نہیں جا سکتا۔ اردو میں بھی ویسی ہی مقبولیت حاصل کرے گا جیسی ہر دلعزیزی اسے کئی مغربی زبانوں میں حاصل ہو چکی ہے ؎

پبلشر

Taj Tahir Foundation

پہلی فصل

۲۸ فروری ۱۸۶۰ء کو منگل کے دن شام کے وقت جتنے اخبار شائع ہوئے ان سب میں یہ سنسنی خیز خبر چھپی:-

"آج صبح ہمارے شہر کے مشہور بینکر آندرے فاول کے ہاں چوری کی نہایت سنگین واردات ہوئی ہے۔ جس سے محلہ پراونس کے علاقے میں سخت سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے ڈاکو بہت ہوشیار اور نڈر تھے۔ دفتر میں گھس کر سیف الماری توڑ کھولا اور ساڑھے تین لاکھ فرانک کے نوٹ اُڑا لے گئے۔ سیف اتنا مضبوط ہے کہ اس میں سے کچھ چرانا ناممکن معلوم ہوتا تھا۔ پولیس کو چوری کی اطلاع فوراً دے دی گئی۔ پولیس نے حسب معمول بہت سرگرمی سے کام لیا اور اس کی کوششیں بار آور ثابت ہوئیں۔ بنک کے ایک ملازم مسمی پیر کی گرفتاری عمل میں آچکی ہے۔ توقع ہے کہ اس کے دوسرے ساتھی بھی بہت جلد گرفتار ہو جائیں گے۔"

پیرس میں چار دن تک اس چوری کے سوا اور کسی بات کا چرچا نہ تھا

اس کے بعد دوسرے واقعات رونما ہوئے۔ مثلاً سرکس کے ایک بازیگر کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ ایک چھوٹے سے تھیٹر میں ایک نئی فنکارہ نے پہلی دفعہ اپنے کمال کا مظاہرہ کیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ عوام کی توجہ ادھر منعطف ہو گئی اور چوری کا واقعہ ان کی یاد سے اُتر گیا۔

چوری کی خبر اخبارات میں جس طرح شائع ہوئی وہ ٹھیک نہیں تھی۔ معلوم ہوتا ہے دانستہ یا نادانستہ انھیں نامکمل خبر ہم پہنچائی گئی تھی۔ شک نہیں کہ مسٹر آندے فاضل کے ساڑھے تین لاکھ فرانک چوری ہو گئے تھے۔ لیکن اس ضمن میں اخبارات میں جو مزید تفصیلات چھپیں وہ درست نہیں تھیں۔ بنک کے ایک ملازم کو پولیس نے حراست میں ضرور لیا تھا لیکن اس پر کوئی معین اور ٹھوس الزام نہیں لگایا تھا چنانچہ چند دن بعد اسے رہا کر دیا گیا۔ جہاں تک چوری کی اہمیت کا تعلق ہے واردات معمولی قسم کی نہ تھی۔ ناقابل انکشاف بھی نہ تھی مگر اس کی تفصیلات عوام تک نہ پہنچ سکیں۔

اس واردات کی جو سرکاری تحقیقات عمل میں آئی تھی اس کی رپورٹ میں مندرجہ ذیل تفصیلات درج ہیں:

دوسری فصل

آندرے فاول بنک کی عالیشان عمارت نمبر ۸۸ رُوڈ ڈو پراونس بہت اہم عمارت تصوّر کی جاتی ہے۔ اس میں اتنا بڑا عملہ کام کرتا ہے کہ بالکل سرکاری دفتر معلوم ہوتا ہے۔

بنک کا کاؤنٹنگ ہاؤس پہلی منزل میں ہے۔ عمارت کی جو کھڑکیاں گلی میں کھلتی ہیں۔ ان میں لوہے کی سلاخیں قریب قریب لگی ہوئی ہیں۔ اس لئے ان کے راستے چور کے اندر داخل ہو سکنے کا امکان بہت بعید ہے۔ ایک شیشے کے دروازے سے دہلیز میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ دہلیز خاصی فراخ ہے۔ تین چار پیادے وہاں ہر وقت ڈیوٹی پر موجود رہتے ہیں۔ دہلیز کے دائیں ہاتھ وہ دفاتر ہیں جہاں بنک سے کاروبار رکھنے والے لوگ آتے جاتے ہیں۔ نقدی خانے کو جانے کا راستہ بھی اسی طرف ہے۔ خط و کتابت کھاتہ بہی اور عمومی محاسب کے دفاتر بائیں ہاتھ کو ہیں۔

عمارت کے پچھلی طرف ایک چھوٹا سا احاطہ ہے جس کی چار دیواری شیشے

کی ہے ۔ اس میں سات آٹھ دروازے ہیں جو بالعموم بند رہتے ہیں صرف خاص تقریبات کے موقعوں پر ان کو کھولا جاتا ہے ۔

مسٹر آندرے فاول کا ذاتی کمرہ پہلی منزل میں ہے جس کے ساتھ حسب ضرورت ملحقہ کمرے ہیں یہ سب نئی طرز کے شاندار کمرے ہیں ان کی تعمیر ترتیب اور آرائش سے نفاست پسندی اور خوش ذوقی کا اظہار ہوتا ہے ۔ مسٹر آندرے فاول کے ذاتی کمرے اور نقدی خانے کے درمیان تنگ اور سیدھی ڈھلوان سیاہ رنگ سیڑھیاں ہیں ۔

نقدی خانے کو سنگین کمرہ بھی کہتے ہیں ۔ اس لیئے کہ اس پر اچانک حملہ نہیں ہوسکتا بلکہ حملہ آور اسے توڑنے میں دیر تک کامیاب نہیں ہو سکتے ۔ اس کے دروازوں اور دیواروں پر زرہ پوش جہاز کی طرح لوہے کی مضبوط چادریں منڈھی ہوئی ہیں ۔ چمنی کا راستہ بھی مضبوط سلاخوں سے بند اور محفوظ ہے اس مضبوط کمرے میں نقدی کا سیف نہایت مضبوط آہنی پتریوں سے دیوار میں جڑا ہوا ہے ۔ یہ سیف مشہور کاریگر مسٹر بیکر کا بنایا ہوا ہے ۔ جن لوگوں کی ساری دارائی صرف ایک چھوٹی سی جیب میں سما سکتی ہے وہ کبھی کبھی اس قسم کی طلسمی چیز کو اپنے خوابوں میں ضرور دیکھا کرتے ہیں ۔ کاریگر بیکر نے اس سیف کے بنانے میں اپنا سارا کمال اور ہنرمندی صرف کردی تھی ۔ بلندی دو گز عرض ڈیڑھ گز ۔ کوٹے ہوئے خالص لوہے کا بنا ہوا ہے ۔ تین دیواریں ہیں ۔

اندرونی حصّے اس طرح الگ الگ بنائے گئے ہیں کہ آگ لگنے کی صورت میں بھی نقصان نہ پہونچ سکے۔

سیف کی کنجی بہت چھوٹی ہے لیکن اس کے کھولنے کے لئے صرف کنجی کافی نہیں۔ اصل میں اس کی مضبوطی کا راز پانچ بٹنوں میں ہے۔ ہر بٹن پر پورے حروفِ تہجی بنے ہوئے ہیں۔ کنجی کو اس کے سوراخ میں ڈالنے سے پہلے ضروری ہے کہ پانچوں بٹنوں کے حروف کو ٹھیک اسی ترتیب سے مرتب کیا جائے جو تالہ بند کرتے وقت تھی۔ اس قسم کے سیف بالعموم کسی خاص لفظ سے بند کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ سیف بھی کسی لفظ سے بند کیا جاتا ہے۔ جو وقتاً فوقتاً تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

اس لفظ کا علم صرف خزانچی اور مالک کو ہوتا ہے۔ جس شخص کے پاس یہ سیف ہو وہ ڈیوک آف برنزوک سے بھی زیادہ جواہرات پاس رکھ کر بے کھٹکے گہری نیند سو سکتا ہے۔ سیف میں صرف ایک ہی خطرہ ہے کہ کبھی "کھل جا سم سم" کا لفظ بھول جائے تو پھر اس کا کھلنا ممکن نہیں۔

۲۰ فروری کی صبح بنک کے عملے کے لوگ حسبِ معمول اپنے اپنے کام پر حاضر ہو گئے تھے۔ ساڑھے نو بجے ہر شخص اپنے کام میں مصروف تھا کہ ایک سانولے رنگ کا آدمی جس کی عمر کا اندازہ لگانا مشکل تھا، شکل و شباہت فوجیوں کی سی۔ مالکی لباس پہنے نقدی خانے کے ساتھ والے کمرے میں داخل ہوا۔ جہاں

بنک کے عملے کے پانچ چھ ملازم اپنے کام میں منہمک تھے۔ اس نے کہا "میں خزانچی سے ملنا چاہتا ہوں"۔ اسے بتایا گیا کہ خزانچی ابھی آیا نہیں۔ اور یہ کہ نقدی خانہ دس بجے سے پہلے نہیں کھلتا اور اس بارے میں دروازے پر موٹے حروف میں نوٹس لگا ہوا ہے۔

اس جواب سے نووارد مایوس سا ہو گیا۔ اس نے خشک اور کچھ گستاخانہ انداز میں پوچھا:

"مسٹر فاول سے میں کل بات کر گیا تھا۔ اس لئے مجھے توقع تھی کہ آج پورے دس بجے یہاں کسی سے مل سکوں گا۔ میں شہزادہ لوروں کا آئرن ماسٹر کاؤنٹ لوئس ڈوکلیمران ہوں۔ آپ کے بنک میں تین لاکھ فرانک کی رقم وصول کرنے آیا ہوں جو میرے بھائی نے جمع کرائی تھی۔ حیرانی ہے کہ آپ لوگوں کو اس بارہ میں کوئی ہدایت نہیں دی گئی؟"

لیکن آئرن ماسٹر کے شاندار لقب اور اس معاملے کے ذکر سے عملے والے بظاہر متاثر نہ ہوئے۔ انہوں نے پھر وہی جواب دیا:

"خزانچی ابھی آیا نہیں اور ہم کچھ کر نہیں سکتے"۔

مسٹر ڈوکلیمران: "اچھا! تو مجھے مسٹر فاول سے ملا دو"۔

کاویلون نام ایک نوجوان کھڑکی کے پاس والی میز پر کام کر رہا تھا۔ اس نے کچھ ہچکچاتے ہوئے کہا: "اس وقت وہ اکثر باہر نکل جاتے ہیں"۔

مسٹر وڈ کلیمران: "تو گویا اس وقت مجھے چلے جانا چاہیے"؟

اندر آتے وقت اس نے سلام کہا تھا لیکن جاتے وقت نہ سلام کہا اور نہ ہیٹ اٹھائی۔

جب وہ نکل گیا تو کاویلون نے کہا: "ہمارا گاہک کچھ خوش اخلاق معلوم نہیں ہوتا۔ بہرحال اس کے نصیب اچھے نہ تھے کیوں کہ اس کے جاتے ہی یہ پراسپر پہونچ گئے ہیں"۔

بڑا خزانچی اپنی پراسپر برٹومی رعنا جوان تیس سال عمر، رنگ کھلتا ہوا گورا آنکھیں نیلی جدید ترین وضع کا لباس پہنے ہوئے تھا۔

اس کے انداز میں مبالغہ کی حد تک انگریزیت نظر آتی تھی۔ فطری طور پہ ہنس مکھ تھا لیکن جب چاہتا انتہا درجہ سرد اور خشک بھی بن جاتا تھا۔

کاویلون نے اس سے کہا "لو تم آ گئے۔ ابھی ابھی تمہیں کوئی پوچھ رہا تھا"۔

پراسپر: "کون؟ آئرن ماسٹر تو نہیں"؟

کاویلون: "وہی"۔

پراسپر: "اوہ! خیر ابھی پھر آ جائے گا۔ مجھے معلوم تھا کہ صبح جلدی نہیں ہو سکے گی اس لئے کل اس کے کام کا بندوبست کر گیا تھا"۔

یہ کہہ کر پراسپر نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا اور داخل ہو کر بند کر لیا۔

عملے کے ایک شخص نے کہا: "عجیب خزانچی ہے یہ۔ بیسیوں دفعہ مالک

نے ویرے آنے پر اسے ڈانٹا بھی ہے۔ لیکن پرواہ ہی نہیں کرتا۔"

دوسرا: "مگر یہ بھی تو ہے کہ جو چاہتا ہے مالک سے کرا لیتا ہے"۔

تیسرا: "اور تم لوگوں نے یہ بھی دیکھا آج صبح اس کا کیا حال بنا ہوا تھا۔ بالکل ان لوگوں کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ جو ہر شب عیش و عشیرت میں بسر کر کے اپنی زندگی تباہ کر رہے ہوں۔ آج تو اس کے چہرے پر مردنی سی چھائی ہوئی ہے"۔

چوتھا: "پچھلے مہینے کی طرح اب پھر سو اکھلا ہوگا۔ میں نے کوتوریہ سے سنا تھا۔ کہ ایک رات میں ڈیڑھ ہزار شرانک ہار بیٹھا تھا"۔

اس پر کاویلون نے کہا: "تمہیں اس سے کیا؟ اپنے کام میں تو سستی نہیں کرتا۔ اس کی جگہ اگر تم ہوتے....."

اس کی بات ابھی پوری نہ ہونے پائی تھی کہ سنگین کمرے کا دروازہ کھلا اور خزانچی لڑکھڑاتا ہوا باہر نکلا اور چیخ کر بولا:۔

"میں لٹ گیا!"

عملے نے یہ سنا تو اڑے ہوئے رنگ۔ بھرائی ہوئی آواز اور دل دوز کپکپاہٹ دیکھی تو لپک کر اس کے پاس پہنچے وہ لڑکھڑا رہا تھا۔ سہارا دیا گیا۔ مگر کھڑا نہ رہ سکا بیٹھ گیا ساتھیوں نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ سب بیک زبان اس سے سوالات کر رہے تھے۔ — لٹ گئے؟

کہاں؟ کس قدر؟ کس نے لوٹا؟"

پندرہ بیس منٹ پراسپر کی طبیعت کچھ بحال ہوئی۔ تو اس نے بتایا کہ "سیف میں جو کچھ میرے پاس تھا تمام چلا گیا"

"تمام؟"

پراسپر: "ہاں! تمام، تین پیکٹ لاکھ لاکھ فرانک کے جن میں سو سو روپے کے نوٹ تھے اور ایک پیکٹ پچاس ہزار فرانک کا۔ چاروں پیکٹ کاغذ میں لپیٹ کر اور سُتلی سے باندھ کر رکھے تھے"

چوری کی خبر بجلی کی چمک کی مانند ایک آن میں ہر طرف پھیل گئی۔ ہر شخص معلومات حاصل کرنے آ رہا تھا۔ کمرہ آدمیوں سے بھر گیا۔

کاویلون نے پراسپر سے پوچھا۔ "کیا سیف ٹوٹا ہوا ہے؟"

پراسپر: "نہیں۔ سیف تو ٹوٹا نہیں گیا"

کاویلون: "تو پھر؟"

پراسپر: "نہ جانے کیا ہوا۔ کل شام میں نے ساڑھے تین لاکھ فرانک اس میں رکھے تھے۔ جو آج وہاں نہیں ہیں"

سب حیران اور مبہوت بنے خاموش کھڑے تھے۔ سوائے ایک بوڑھے ملازم کے سب سراسیمہ اور گھبرائے ہوئے تھے اس بوڑھے نے کہا "مسٹر پراسپر! یوں حواس باختہ نہ ہو جاؤ۔ ممکن ہے مالک کو ضرورت پیش آئی ہو اور

روپیہ وہ خود لے گئے ہوں؟"

بدنصیب خزانچی کے دل میں اس خیال سے امید کی جھلک پیدا ہوئی۔ اس نے کہا۔" ٹھیک کہتے ہو۔ یہ رقم مالک ہی نے لی ہوگی"۔ پھر تھوڑی دیر سوچ میں رہنے کے بعد نہایت مایوسی کے لہجے میں کہنے لگا۔

"نہیں اس کا امکان نہیں۔ پانچ سال سے میں یہاں خزانچی ہوں۔ مسٹر فاول نے میری غیر حاضری میں کبھی سیف نہیں کھولا۔ دو چار بار انھیں روپے کی ضرورت پیش آئی تو انہوں نے میرا انتظار کیا یا مجھے بلا بھیجا۔ میرے بغیر انھوں نے کبھی سیف کو ہاتھ تک نہیں لگایا"۔

کاویلون نے اس خیال کی تردید کرتے ہوئے کہا۔" یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ بہرحال پریشان ہونے سے پہلے انہیں واقعہ کی اطلاع تو دینی چاہیئے"۔

مگر اس کی ضرورت نہ تھی کیوں کہ مسٹر آندرے فاول کو پہلے ہی اطلاع مل چکی تھی۔ ایک کلرک نے ان کے کمرے میں جاکر یہ خبر انہیں پہنچا دی تھی۔

کاویلون کی بات ختم ہوتے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا۔

مسٹر آندرے فاول کی عمر پچاس سال کے لگ بھگ تھی۔ بالوں میں سفیدی کی جھلک آچکی تھی۔ کچھ جھک کر چلتا تھا۔ چہرے سے فراخ دلی اور راست بازی کا اظہار ہوتا تھا۔ ہونٹ سرخ تھے۔ ان کی پیدائش شہر ایکس

کے مضامات میں ہوئی تھی۔ اس لئے جوش و اضطراب کی حالت میں ان کی باتوں میں دیہاتی لہجے کی خفیف سی جھلک آ جاتی تھی۔

اس خبر سے وہ پریشان ہو گیا تھا۔ چہرے کا رنگ اڑا ہوا تھا اس نے ملازموں سے پوچھا "کیا بات ہے؟"

ملازمین احترام سے پیچھے ہٹ گئے۔ خزانچی اٹھ کر آگے بڑھا اور کہا۔ "جناب! جس ادائیگی کا آپ کو علم ہے۔ اس کے لئے کل میں نے ساڑھے تین لاکھ فرانک بنک سے منگوائے تھے....."

بینکر نے بات کاٹتے ہوئے کہا "کل؟ کیوں؟ میں نے سو دفعہ تاکید کی ہے۔ روپیہ ٹھیک اسی دن نکلوایا جائے جس دن اس کی ضرورت ہو"۔

پراسپر: ہاں! جناب مجھے یہ یاد ہے۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ لیکن جو ہونا تھا ہو چکا۔ سیف بالکل سلامت ہے لیکن روپیہ غائب ہے"۔

مسٹر فاول نے چلا کر کہا "پاگل ہو گئے ہو یا خواب دیکھ رہے ہو؟"

پراسپر نے بلا تکلف لاپرواہی سے جو نا امیدی سے پیدا ہو جاتی ہے جواب دیا۔

"نہ پاگل ہوں اور نہ خواب ہی دیکھ رہا ہوں حقیقت عرض کر رہا ہوں"۔

پراسپر کے سکون سے مسٹر فاول بھڑک اٹھے۔ پراسپر کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا "بولو! بتاؤ! سیف کس نے کھولا؟"

پراسپر:- "مجھے معلوم نہیں"۔

مسٹر فاول: "فقط کا علم میرے اور تمہارے سوا اور کسی کو نہیں، کنجیاں صرف دو ہیں۔ ایک میرے پاس دوسری تمہارے پاس رہتی ہے۔"

مسٹر فاول کا مطلب واضح تھا۔ یعنی اس نے پراسپر کو قریباً ملزم قرار دے دیا تھا۔ پراسپر نے آہستگی سے اپنا بازو چھڑایا اور اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "میرے اور آپ کے سوا اور کوئی رجو پیسہ نہیں لے سکتا۔"

مسٹر فاول: "بدمعاش....."

اسی وقف باہر سے قیل و قال کی آواز آئی۔ کوئی گاہک اندر آنے پر اصرار کر رہا تھا۔ یہ مسٹر ڈوکلیمران تھا جو ہیڈ کلرک سے اتارے بغیر اندر آیا اور کہنے لگا۔ "حضرات! دس تو بج چکے ہیں۔"

اس کی بات کا کسی نے جواب نہ دیا۔ اس کی نظر بنک کے مالک پر پڑی تو پاس جاکر بولا۔ "جناب سے مل کر بڑی مسرت ہوئی ہے۔ میں صبح ایک دفعہ پہلے آچکا ہوں۔ اس وقت خزانچی موجود نہیں تھا اور آپ بھی باہر گئے ہوئے تھے۔"

بنک کے مالک نے کہا۔ "آپ کو دھوکا ہوا۔ میں اپنے کمرے میں تھا۔"

ڈوکلیمران کا ملون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا: "اس نوجوان نے مجھے یہی بتایا تھا۔ اور اب میں دوبارہ آیا تو مجھے اندر آنے سے روکا گیا۔"

فرمائیے میں اپنا روپیہ نکلوا سکتا ہوں یا نہیں ؟"

مسٹر فاول غصّے سے کانپ رہا تھا۔ جواب دیا "کچھ مہلت چاہئے مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ میرے سارے نوٹ جعلی ہو گئے ہیں۔"

مسٹر ڈوبھیمران نے طنزاً ہنستے ہوئے پوچھا "تو کیا زیادہ دیر انتظار کرنا پڑے گا ؟"

مسٹر فاول :" بس یہی بنک جانے اور آنے کے وقت تک "

اس کے بعد بنکر نے مڑ کر پیرسپر کو حکم دیا کہ جتنی جلدی ممکن ہو رقعہ لکھ کر ایک پیادے کو بنک بھیج دے۔

پر اسپر اپنی جگہ سے نہ ہلا۔

بنکر نے بلند آواز میں کہا " سنا نہیں ؟"

پر اسپر نے کپکپاتے ہوئے جیسے خواب سے بیدار ہو رہا ہو کہا " کیا فائدہ ! اب بنک میں آپ کے ایک لاکھ فرانک بھی نہیں ہیں۔"

ان دنوں پیرس مالی بحران میں مبتلا تھا۔ کئی ایک قدیم اور صاحب اعتبار تجارت خانے تباہ ہو چکے تھے۔ ملک میں سٹہ بازی کی ایسی لہر چلی تھی کہ بہت سے کاروباری برباد ہو گئے تھے۔

اس اطلاع سے آمرن ماسٹر کے چہرے پر جو اثر ہوا مسٹر فاول نے اسے دیکھ کر کہا " میرے پاس اور بہت سے نوٹ ہیں۔ تھوڑی دیر ٹھہریئے۔ میں

ایک منٹ میں آیا ہوں"

وہ زینے کی راہ اپنے کمرے میں گیا۔ چند منٹ بعد ایک خط اور تمسکات کا ایک پیکٹ ہاتھ میں لئے واپس آیا اور کونوریہ نامی کلرک کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "یہ لو۔ انہیں لے کر رائھ شیلڈ کے دفتر میں جاؤ۔ یہ خط اور تمسکات انہیں دے دینا تمہیں تین لاکھ فرانک مل جائیں گے۔ وہ لاکر انہیں دے دو"

آئرن ماسٹر نے اپنی گستاخی کی معذرت کرنا چاہی لیکن مسٹر فاول نے ٹوکتے ہوئے کہا "جی نہیں کچھ مضائقہ نہیں کاروبار میں دوستی اور مروت کی توقع نہیں کی جاتی۔ آپ بالکل حق بجانب ہیں۔ میرے کلرک کے ساتھ جائیے اور اپنا روپیہ وصول کر لیجئے"

ادھر سے مڑ کر کلرکوں کو کام کرنے کا حکم دیا۔ سب اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ صرف پراسپر سامنے خاموش کھڑا تھا۔

مسٹر فاول: "تمہیں صحیح صحیح کل حالات بتانے چاہئیں۔ اپنے کمرے میں آؤ"

خزانچی چپ چاپ آگے آگے اور مالک پیچھے پیچھے آہنی کمرے میں پہنچے۔ وہاں ہر چیز ترتیب سے اپنی جگہ رکھی تھی۔ ایسی کوئی بھی علامت نظر نہ آتی تھی جس سے ظاہر ہوتا کہ چور یہاں کے حالات سے بخوبی واقف نہ تھا سیف کا دروازہ کھلا تھا۔ اوپر کے خانے میں کچھ سونا پڑا تھا۔ جس کو چور لے جانا بھول گئے یا شاید انہوں نے اس کی پرواہ ہی نہ کی۔

اب مسٹر فاول کی طبیعت اپنے اعتدال پر آچکی تھی - اس نے بات یوں شروع کی "کچھ اور بھی تو بتاؤ"

خزانچی نے کانپ کر جواب دیا "جناب کیا بتاؤں - سب کچھ آپ کی خدمت میں عرض کر چکا ہوں"

مسٹر فاول "کیا ؟ بس اتنے ہی بیان پر اصرار ہے - اس پر تو کوئی بھی یقین نہیں کرنے کا - میری بات سنو - دیکھو مجھ پر اعتماد کرو - تمہارے بچ سکنے کی یہی ایک صورت ہے - میں تمہارا مالک ہوں - لیکن اس کے ساتھ تمہارا دوست بھی ہوں - میں اس بات کو ہرگز نظر انداز نہیں کر سکتا کہ تم پندرہ سال سے میری ملازمت میں ہو - اور اس عرصے میں تم نے نہایت وفاداری صداقت اور محنت سے کام کیا ہے"

پراسپر نے اپنے مالک کو اس پدرانہ اور مشفقانہ انداز میں بات کرتے کبھی نہ دیکھا تھا - اس لئے اس کے چہرے پر حیرانگی نمودار ہو گئی ۔

مسٹر فاول نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا "کیا میں نے تم سے ہمیشہ باپ کی طرح سلوک نہیں کیا ؟ بلکہ تم تو مدت تک میرے اہل خانہ میں بھی شامل رہے - پھر خود ہی اس مسرت بھری زندگی سے اکتا کر علیحدہ ہو گئے"

گزشتہ یادوں سے ناشاد خزانچی کا دل بھر آیا - اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا ۔

Taj Tamil Foundation

بنکر نے کہا۔ "بیٹے کو باپ سے کچھ نہیں چھپانا چاہئے۔ کیا مجھے معلوم نہیں کہ پیرس میں جوان آدمی کی دل فریبی کے بے اندازہ سامان ہیں جن سے بچنا محال ہے پراسپر! کچھ بولو تو!"

پراسپر: "آپ مجھ سے کیا کہلوانا چاہتے ہیں؟"

مسٹر فاول: "بس سچ سچ بتا دو۔ دیانت دار آدمی بھی غلطی کا مرتکب ہو سکتا ہے لیکن وہ ہمیشہ اپنی غلطی کی تلافی کر دیتا ہے۔ کہدو کہ میں جوان ہوں میرا خون گرم ہے اس لئے روپے کا لالچ مجھ پر غالب آگیا تھا۔"

بیچارے پراسپر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا "نہیں! میں!!"

بنکر نے دکھ بھری آواز میں کہا "بچے! تم سمجھتے ہو میں تمہارے حالات سے بے خبر ہوں؟ مجھے معلوم نہیں کہ تم اپنی زندگی کس طرح گزار رہے ہو؟ تم بارہ ہزار فرانک تنخواہ پاتے ہو۔ قدرتی طور پر تمہارے ساتھی کلرک تم پر رشک کرتے ہیں۔ ایک گمنام خط سے مجھے تمہاری تمام حرکتوں اور بیوقوفیوں کا علم ہو چکا ہے۔ تمہارے حالات سے آگاہی حاصل کرنا میرے لئے نازیبا تھا۔ میری زندگی اور میری عزت جن لوگوں کے سپرد ہے۔ ان کے حالات سے میرا آگاہ رہنا بہت ضروری ہے۔"

پراسپر احتجاج کرنا چاہتا تھا لیکن مسٹر فاول نے مہلت نہ دی اور اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا: "ہاں! میری عزت! اسی شخص کو جو ابھی ابھی

گیا ہے۔ آج وہ میری ساکھ کو خاک میں ملا سکتا تھا۔ معلوم ہے تمھیں جو رقم میں نے مسٹر وڈ کلیھران کو دی ہے اس کی اصل مالیت کس قدر ہے ؟"

بینکر کو امید تھی کہ پراسپر کچھ بولے گا اور اپنی خطا مان لے گا لیکن پراسپر خاموش رہا۔ بینکر نے پھر اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "پراسپر آؤ! ہمت سے کام لو۔ میں آج باہر جا رہا ہوں۔ مجھے امید ہے میرے واپس آنے تک تم رقم کا کم سے کم بڑا حصہ واپس رکھ سکو گے۔ کل ہم اس واقعہ کو بھلا ڈالیں گے "

مسٹر فاول اٹھ کر دروازے کی طرف چلا۔ تو پراسپر نے اس کا بازو پکڑ کر تلخ لہجے میں کہا۔ "آپ کی فراخ دلی بیکار ہے۔ جب میں نے کچھ لیا ہی نہیں تو واپس کہاں سے رکھوں۔ روپیہ واقعی چور لے گئے ہیں "

مسٹر فاول: "بیوقوف لڑکے! چوری کس نے کی ؟"

پراسپر: "میں حلفیہ کہتا ہوں کہ میں نے نہیں کی "

بینکر کا چہرہ غصے سے تمتما اٹھا۔ اس نے چلا کر کہا "بدمعاش! کیا مطلب ہے تیرا ؟ یہ کہنا چاہتا ہے کہ چوری میں نے کی ہے ؟"

پراسپر نے سر جھکا لیا اور کوئی جواب نہ دیا۔

مسٹر فاول نے آپے سے باہر ہو کر کہا "یہ بات ہے تو اب میرے اور تیرے درمیان قانون ہی فیصلہ کرے گا۔ تیرے بچانے کے لئے جو کچھ

بھی ہو سکتا تھا میں کر چکا۔ پولیس کا ایک افسر میرے کمرے میں پہنچ چکا ہو گا۔ بلاؤں اسے؟"

پراسپر نے مایوسی سے گھٹی ہوئی آواز میں کہا: "ضرور بلائیے۔"

بلنکر نے ایک لڑکے کو حکم دیا: "سپرنٹنڈنٹ پولیس میرے کمرے میں بیٹھا ہے اسے بلا لاؤ۔"

Taj Tahir Foundation

فصل سوم

دنیا میں اگر کوئی ایسا انسان ہو سکتا ہے۔ جو کسی بھی واقعہ سے متعجب اور متاثر نہ ہو۔ تو وہ سپرنٹنڈنٹ پولیس ہے ؛

مسٹر فادل نے جس شخص کو اپنے کمرے سے بلا بھیجا تھا۔ وہ فوراً آ گیا۔ اس کے پیچھے سیاہ لباس پہنے ایک کوتاہ قد آدمی بھی تھا ؛

مسٹر فادل نے علیک سلیک کے بعد کہا "غالباً آپ کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ کیا افسوسناک حالات پیش آئے، جن سے مجبور ہو کر مجھے آپ کو تکلیف دینی پڑی ؛"

سپرنٹنڈنٹ پولیس "مجھے بتایا گیا ہے کہ چوری ہو گئی ہے ؛"

مسٹر فادل "ہاں! نرالی اور عجیب چوری جو سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں کر ہوئی۔ اس سامنے والے سیف سے جو کھلا ہوا ہے چوری ہوئی ہے۔ آپ دیکھتے ہیں سیف کو کھولا گیا ہے۔ توڑا نہیں گیا۔ اس کی چابی (پراسپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) صرف خزانچی کے پاس رہتی ہے۔ کھولنے کا خفیہ لفظ

بھی اسی کو معلوم ہے؟"

خزانچی نے آہستہ سے کہا "سپرنٹنڈنٹ صاحب! ایک چابی مالک کے پاس رہتی ہے اور خفیہ لفظ بھی انھیں معلوم ہوتے ہیں۔"

مسٹر فاول: "ہاں یہ درست ہے۔ ایک چابی میرے پاس بھی رہتی ہے اور کھولنے کا خفیہ لفظ بھی مجھے معلوم ہے۔"

پولیس افسر نے بھانپ لیا کہ دونوں ایک دوسرے کو ملزم ٹھہرانے کی کوشش میں ہیں۔ اس نے غور اور توجہ سے دونوں پر نگاہ ڈالی کہ شاید ان کے اوضاع سے کوئی مفید بات معلوم ہو جائے۔"

خزانچی کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ وہ بے حرکت سا کرسی پر بیٹھا تھا۔ بنکر کھڑا تھا۔ لال پیلا، تیز و تند اور بڑے غصے میں حالات بیان کر رہا تھا۔

"نقصان کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ ساڑھے تین لاکھ فرانک کی رقم معمولی رقم نہیں۔ یہ اتنا بڑا نقصان ہے کہ بڑے سے بڑے تجارت خانے کو بھی مشکلات میں ڈال سکتا ہے۔ آج ہی مجھے ایک بہت بڑی رقم ادا کرنی تھی۔"

سپرنٹنڈنٹ پولیس: "اوہ! واقعی؟"

اس کے لہجہ سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ اس کے دل میں کوئی شبہ پیدا ہوا ہے۔ بنکر نے بھی یہ دیکھ لیا اس لئے جلدی سے کہا: "یہ ادائیگی میں نے کر دی ہے۔ اگرچہ اس میں کافی خسارہ اٹھانا پڑا ہے۔ میں آپ کو یہ بھی بتا دینا چاہتا

ہوں کہ اگر میرے احکام کو نظر انداز نہ کیا گیا ہوتا تو یہ روپیہ سیف میں نہ رکھا جاتا۔
میں بڑی رقمیں یہاں رکھنا پسند نہیں کرتا۔ اس لئے خزانچی کو ہدایت دے
رکھی ہے کہ عین ضرورت کے وقت روپیہ بنک سے نکلوایا جائے"۔

سپرنٹنڈنٹ نے پراسپر سے پوچھا "سنا آپ نے؟"

خزانچی نے جواب دیا "ہاں جناب! درست فرماتے ہیں"۔

پولیس افسر کا شبہ اس جواب سے زائل ہو گیا۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس "چوری ہوئی ہے۔ مگر کس نے کی؟ کیا چور باہر سے
آیا تھا؟"

پراسپر: "مجھے یقین ہے کہ چور باہر سے نہیں آیا"۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اپنے ساتھی سے کہا "مسٹر فین فرلاٹ! آپ
دیکھئے۔ شاید آپ کو کوئی ایسا سراغ مل جائے جو ان حضرات کی نظر میں نہ
آیا ہو"۔

مسٹر فین فرلاٹ اپنی پھرتی اور چالاکی کی وجہ سے گلہری کے نام سے
مشہور تھا۔ ناک اوپر کو مڑی ہوئی۔ ہونٹ پتلے۔ چھوٹی چھوٹی گول آنکھیں
پانچ سال سے پولیس کی ملازمت میں ہے جاہ طلب شخص ہے لیکن
ابھی تک کوئی ایسا کارنامہ سرانجام نہیں دے سکا جو اس کی شہرت کا موجب
بنتا۔ غور سے کمرے کا جائزہ لینے کے بعد اس نے کہا "میرے خیال میں

اجنبی شخص: "باہر سے اس کمرے میں داخل ہونا بہت مشکل ہے"۔

پھر اس نے اردگرد دیکھا اور پوچھا: "وہ سامنے والا دروازہ رات کو بند کر دیا جاتا ہے؟"

پراسپر: "ہر رات بند کر دیا جاتا ہے۔ اور اس میں تالہ لگا دیا جاتا ہے"۔

فین فرلاٹ: "اس کی چابی کس کے پاس رہتی ہے؟"

پراسپر: "چوکیدار کے پاس۔ میں شام کو جاتے وقت ہر روز چابی اس کے سپرد کر جاتا ہوں"۔

فین فرلاٹ: "چوکیدار اس وقت یہاں موجود ہے؟"

بینکر: "ہاں"۔

بینکر نے دروازہ کھول کر چوکیدار کو آواز دی: "انسلم!"

چوکیدار نوجوان شخص ہے۔ دس سال سے مسٹر فاول کی ملازمت میں ہے اس پر شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ پھر بھی کمرے میں داخل ہوا تو پتے کی طرح کانپ رہا تھا۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اس سے پوچھا: "کل رات تم ساتھ والے کمرے میں سوئے تھے؟"

چوکیدار: "ہاں جناب۔ میں ہمیشہ اسی کمرے میں سوتا ہوں"۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس: "کتنے بجے سوئے تھے؟"

چوکیدار: "ساڑھے دس بجے کے قریب پچھلی شام میں نے ایک ساتھی ملازم کے ساتھ ایک ہوٹل میں بسر کی تھی۔"

سپرنٹنڈنٹ پولیس: "رات کو تم نے کوئی کھڑکا یا شور وغیرہ سنا تھا؟"

چوکیدار: "نہیں، میں بہت ہلکی نیند سوتا ہوں۔ کسی رات مالک مکان کمرے کی طرف جائیں۔ تو ان کے پاؤں کی آہٹ سے فوراً جاگ جاتا ہوں۔ گذشتہ شب میں نے کوئی آواز نہیں سنی۔"

سپرنٹنڈنٹ پولیس: "کیا مسٹر فاول اکثر راتوں کو نیچے آیا کرتے ہیں؟"

چوکیدار: "نہیں صاحب! بہت کم۔"

سپرنٹنڈنٹ پولیس: "کیا گذشتہ رات وہ نیچے آئے تھے؟"

چوکیدار: "نہیں! میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ گذشتہ رات وہ نیچے نہیں آئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے کافی بہت زیادہ پی لی تھی جس سے رات بھر مجھے نیند نہ آئی تھی۔"

سپرنٹنڈنٹ نے چوکیدار کو رخصت کر دیا۔ مسٹر فین فرلانٹ پھر اپنی جستجو میں مصروف ہو گیا۔ ایک دروازہ کھول کر پوچھا "یہ سیڑھیاں کس طرف کو جاتی ہیں؟"

مسٹر فاول: "میرے ذاتی کمرے کی طرف۔ وہی کمرہ جس میں آپ پہلے آئے تھے۔"

فین فرلانٹ: "میں یہ سیڑھیاں دیکھنا چاہتا ہوں۔"

مسٹر فاول :" کوئی مشکل نہیں۔ تشریف لائیے حضرات۔ پراسپر تم بھی آؤ۔"

مسٹر فاول کا ذاتی دفتر دو حصّوں میں بٹا ہوا تھا۔ ایک پُر تکلف ساز و سامان سے آراستہ انتظار خانہ تھا۔ دوسرے میں اس کا ذاتی دفتر تھا۔ جس کا ساز و سامان سادہ قسم کا تھا۔

دونوں کمروں کے تین دروازے ہیں۔ ایک دروازہ اس سیڑھی میں کھلتا ہے جس سے یہ لوگ آئے ہیں۔ دوسرا دروازہ بینکر کی خواب گاہ میں کھلتا ہے اور تیسرا بڑے زینے کی دہلیز میں۔ کاروباری اور ملاقاتی لوگ اس تیسرے دروازے سے آتے ہیں۔

فین فرلاٹ پچھلے کمرے میں نگاہ دوڑانے کے بعد انتظار کے کمرے میں گیا۔ سوائے پراسپر کے سب اس کے ساتھ گئے۔

پراسپر بالکل مدہوشی کی حالت میں تھا۔ تاہم اس پر یہ بات روشن ہو رہی تھی کہ حالات ایسا پلٹا کھا رہے ہیں۔ کہ اسے اپنے مالک کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ ابتدا میں پراسپر کا خیال تھا کہ مالک معاملے کو اس حد تک طول نہیں دے گا۔ وہ جانتا تھا کہ میری کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں۔ لیکن اس میں میری نسبت خود مالک کا نقصان زیادہ ہے۔

پراسپر اسی سوچ میں تھا کہ یکایک بینکر کی خواب گاہ کا دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت لڑکی اندر آئی، نازک بدن، بلند قامت اور صبح کا لباس پہنے

ہوئے جس سے اس کے خوبصورت بدن کا رڈول پن نمایاں تھا۔ گندم گوں بڑی اور ملائم آنکھیں خوبصورت کالے بال۔ یہ مسٹر آندرے فاول کی بھتیجی ماڈلین ہے۔ ماڈلین اس خیال سے آئی تھی کہ اس کا چچا اپنے کمرے میں اکیلا ہوگا۔ پراسپر کو دیکھا تو حیران سی رہ گئی۔

پراسپر بھی ماڈلین کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس کا نام آہستہ سے اس کے منہ سے نکلا۔ دونوں ذرا دیر سر جھکائے چپ رہے۔ پھر ماڈلین نے آہستہ کہا۔

"تم ہو پراسپر؟"

پراسپر: "ہاں! تمہارا کھیل کا ساتھی پراسپر ہے۔ اس پر بزدلانہ اور شرمناک چوری کا الزام لگایا گیا ہے۔ سورج غروب ہونے سے پہلے قید خانے پہنچ جائے گا۔"

ماڈلین: (خوفزدہ ہو کر) "اوہ! تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟"

پراسپر: "تمہاری چچی یا تمہارے چچا زاد بھائیوں نے تمہیں نہیں بتایا؟"

ماڈلین: "نہیں۔ میں ابھی ان سے ملی نہیں۔ بتاؤ ماجرا کیا ہے؟"

خزانچی سوچ میں پڑ گیا۔ پھر اس نے غمزدہ ہو کر سر ہلایا اور کہا "ماڈلین! میرے لیے جس ہمدردی کا آپ نے اظہار کیا ہے۔ میں اس کے لئے شکر گزار ہوں۔ لیکن تفصیل سن کر آپ کو دکھ ہوگا۔ اس لیے خاموش رہتا ہوں۔"

ماڈلین نے تحکمانہ انداز میں ٹوکا۔ "لیکن میں جاننا چاہتی ہوں۔"

خزانچی نے جواب دیا۔ "افسوس! ماڈلین آہ! بہت جلد آپ کو میری

بدبختی اور میری شرمناک حالت کا علم ہو جائے گا۔"

ماڈلین نے اصرار کیا۔ حکم دیا۔ منتیں کیں۔ لیکن پراسپر نہ بتانے کا ارادہ کر چکا تھا، اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا "تمہارے چچا اور سپرنٹنڈنٹ پولیس ساتھ والے کمرے میں ہیں۔ اب یہاں آنے والے ہیں۔ ان کے پہنچنے سے پہلے مہربانی کر کے چلی جائیں تاکہ وہ آپ کو یہاں نہ دیکھ سکیں"۔

اس نے ماڈلین کو نرمی سے دروازہ سے باہر دھکیل دیا۔ مسٹر فاول اور سپرنٹنڈنٹ پولیس دیکھ بھال کے بعد واپس آ گئے۔

جب پراسپر کمرے میں تنہا رہ گیا۔ تو فین فرلاٹ اسے برابر دیکھتا رہا۔ اس خیال سے کہ شاید تنہائی میں اس کے چہرے پر کوئی ایسی علامت نمودار ہو جائے۔ جس سے حقیقت کا پتہ لگانے میں مدد مل سکے۔ اس نے ماڈلین اور پراسپر کی ملاقات کو اچھی طرح دیکھا تھا اور ان کی باتیں سن لی تھیں۔ جو کچھ دیکھا اور سنا تھا۔ اس کی بنا پر ایک نظریہ قائم کر لیا۔ اور ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی کر لیا۔ کہ اپنا نظریہ کسی کو نہ بتائے گا۔

فین فرلاٹ کا نظریہ یہ تھا۔ کہ ماڈلین اور پراسپر ایک دوسرے پر عاشق ہیں۔ اور ہنکر کو یہ پسند نہیں۔ اس لئے پراسپر سے پیچھا چھڑانے کے لئے خود اس نے چوری کر کے اس کا الزام پراسپر پر لگا دیا ہے۔

اوپر کی منزل کو دیکھ کر یہ لوگ خزانچی کے کمرے میں آ گئے۔ سپرنٹنڈنٹ

پولیس نے یہاں بتایا کہ دیکھ بھال کے بعد ہماری رائے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ہماری رائے اب بھی وہی ہے جو کمروں کو دیکھنے سے پہلے تھی۔

سراغرسان ریلیف کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اسے وہاں ایک ایسی بات نظر آئی۔ کہ اپنا تعجب چھپا نہ سکا۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس نے کوئی انتہا درجہ اہم انکشاف کیا ہے۔ سب اس کے گرد کھڑے ہو گئے اور پوچھا "کیا دیکھا ہے"؟ کچھ دیر بعد اس نے جواب دیا "سیف شتابی میں کھولا یا بند کیا گیا تھا اور کسی کا کسی سے کچھ مقابلہ بھی ہوا تھا جس میں کش مکش عمل میں آئی تھی"۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس: "یہ کس طرح معلوم ہوا"؟

ڈیکٹو نے خوردبین شیشہ اسے دیا۔ اور ایک خفیف سی رگڑ کا نشان دکھایا۔ جس سے بارہ یا پندرہ سنٹی میٹر تک سیف کا رنگ اڑ گیا تھا۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس: "ہاں خراش نظر آتی ہے۔ لیکن اس سے ثابت کیا ہوتا ہے"؟

فین فرلاٹ: "کچھ بھی نہیں"۔

لیکن حقیقت میں فین فرلاٹ کا خیال ایسا نہیں تھا اس خراش سے اس کے نظریے کی تائید ہوتی تھی۔ کیوں کہ خزانچی اگر چوری کرتا تو بغیر کسی شتابی یا عجلت کے لاکھوں فرانک سیف سے نکال سکتا تھا۔ لیکن مینکر رات کے

وقت دبے پاؤں اپنی سیف سے چوری کرنے آیا ہوگا اور کسی وجوہ کی بنا پر عجلت میں ہوگا۔ اس لئے بہت ممکن ہے کہ گھبراہٹ میں یہ خراش اُس نے ڈال دی ہو۔

اب سر اغرسان نے اس معمے کو حل کرنے کا عزم کر لیا تھا۔ اس لئے اُس نے اپنے دل میں فیصلہ کر لیا کہ اپنے انکشافات کسی کو نہ بتائے گا۔ مادلین اور پراسپر کی ملاقات کا حال بھی کسی کو نہ بتائے گا۔ اس نے سپرنٹنڈنٹ پولیس سے کہا:

"دو دن کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ چور اس جگہ سے بہت اچھی طرح واقف تھا۔ سیف توڑا نہیں گیا۔ بلکہ آسانی سے کھولا گیا ہے۔ اور ایسے شخص نے کھولا ہے جس کے پاس چابی تھی اور سیف کھولنے کے نقطہ کا بھی اسے علم تھا۔"

سر اغرسان کے اس رسمی اعلان سے سپرنٹنڈنٹ پولیس کی تسلی ہو گئی۔ اس لئے اس نے فوراً کہا: "مسٹر فاول! میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔" پراسپر اور ڈیٹیکٹو اُٹھ کر دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ خزانچی ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ سر اغرسان اس پر نگاہ برابر جمائے ہوئے تھا۔ اگرچہ اب وہ پراسپر کو مجرم تصور نہیں کرتا تھا۔

دفتر کے تمام ملازم تفتیش کے نتیجے کے منتظر تھے۔ کاؤلیوں سے زیادہ

صبر نہ ہو سکا۔ اس نے پراسپر سے معلوم کرنا چاہا۔ پراسپر نے کندھے ہلا کر کہا "ابھی کچھ فیصلہ نہیں ہوا"۔

پراسپر کی بے قراری اور گھبراہٹ اب دور ہو چکی تھی۔ اس کا چہرہ اپنے معمول پر آگیا تھا۔ اس پر وہی سرد تمکنت برسنے لگی تھی جو لوگوں کو بے تکلف نہ ہونے دیتی اور جس کی بدولت پراسپر نے کئی دشمن پیدا کر لئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد پراسپر نے کاغذ کا ایک ٹکڑا لے کر اس پر چند سطریں لکھیں۔ سر اغرسان نے یہ دیکھا۔ تو مضطرب سا ہو گیا۔ اُسے خیال ہوا کہ اب ضرور کوئی قطعی بات معلوم ہو جائے گی۔

پراسپر نے چھوٹا سا رقعہ لکھا۔ کاغذ کی چھوٹی سی تہ بنائی اور کاؤنٹون کی طرف پھینک کر کہا "جی!"

پراسپر نے یہ کام ایسی مہارت اور خاطر جمعی سے کیا کہ سر اغرسان بھی حیران رہ گیا۔ ادھر بینکر کے احترام کی وجہ سے یا شاید اس خیال سے کہ تنہائی میں گفتگو کرنے سے مزید معلومات حاصل ہو سکیں گی۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اسے یوں مخاطب کیا۔

"جناب شہر نہیں کہ اس نوجوان نے آپ کی چوری کی ہے۔ اگر اسے گرفتار نہ کروں۔ تو فرض کی ادائیگی میں کوتاہی ہو گی۔ گرفتاری کے بعد اسے مجسٹریٹ کے عدالت میں پیش کیا جائے گا جو اس کی گرفتاری کو جائز قرار دے گا۔ یا اسے رہا کر دے گا"۔

اس بات سے بلنکر کے دل پر چوٹ لگی۔ دھیمی آواز میں اس کے منہ سے نکلا "پراسپر! پراسپر!!"

سپرنٹنڈنٹ کو متعجب دیکھ کر بلنکر نے کہا "مجھے اس کی دیانتداری پر ہمیشہ انتہا درجہ یقین رہا بلکہ اس حد تک کہ میں اپنی تمام ہستی اس کے سپرد کر دینے میں تامل نہ کرتا۔ میں نے قریباً گھٹنے ٹیک کر اس سے وعدہ کیا تھا۔ کہ اپنے قصور کا اعتراف کر لو تو میں تمہاری خطا معاف کر دوں گا۔ لیکن اس پر مطلق اثر نہ ہوا۔ اب مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس معاملہ میں طرح طرح کی ذلتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مگر اس کے باوجود مجھے وہ اب بھی اسی قدر عزیز ہے جتنا اس واقعہ سے پہلے تھا"

سپرنٹنڈنٹ پولیس: "دلتیں کیسی؟"

مسٹر فاول: (جلدی سے) مجھ سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔ اپنے کاروبار اور کارروائی کے متعلق صحیح حالات جج کو بتانا پڑیں گے۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس: بے شک آپ سے کچھ باتیں ضرور پوچھی جائیں گی۔ مگر آپ کی مسلمہ دیانت داری . . .

مسٹر فاول۔ مگر وہ بھی تو دیانت دار تھا۔ آج صبح تین لاکھ فرانک کی جو ادائیگی میں نے کی ہے۔ اس کے لئے رقم مہیا نہ پہنچا سکتا تو چوری کا الزام کس پر عائد ہوتا؟ کسی شریف آدمی پر شبہ کرنے کا امکان یا گنجائش پیدا ہو جاتے۔ تو اس کے لئے

اس سے زیادہ تکلیف دہ بات اور کوئی نہیں ہو سکتی "۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس نے دیکھا کہ بنکر سخت تکلیف کی حالت میں ہے۔ اس نے ہمت دلاتے ہوئے کہا "حوصلہ رکھئے جناب! ہفتے بھر میں ہم اس قدر ثبوت بہم پہنچا لیں گے۔ کہ مجرم کو سزا مل جائے۔ اب میں اسے بلاتا ہوں"۔

پراسپر نے اپنی گرفتاری کی خبر بڑے سکون سے سنی اور صرف اتنا کہا۔

"میں حلفیہ کہتا ہوں کہ میں بے قصور ہوں"۔

مسٹر فادل خزانچی کے لئے بہت زیادہ فکرمند تھا۔ اس نے ایک آخری کوشش کی "اب بھی وقت ہے۔ سوچو۔"

پراسپر نے گویا اس کی بات سنی ہی نہیں۔ جیب سے چابی نکالی۔ اور میز پر رکھ کر کہا "یہ آپ کے سیف کی چابی ہے۔ خدا کرے آپ کو جلد معلوم ہو جائے کہ میں نے آپ کا کچھ نہیں چرایا۔ رجسٹر اور کاغذات وہ رکھے ہیں۔ جس شخص کو آپ میری جگہ مقرر کریں گے اسے ان کی ضرورت ہو گی۔ میں آپ کو یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ ساڑھے تین لاکھ فرانک کے علاوہ میرے حساب میں اور بھی کمی ہے"۔

اس نے مزید کمی کا ذکر کیا۔ تو سامعین کے دل میں اس کے متعلق جو شبہ تھا اور بھی قوی ہو گیا۔ حتیٰ کہ مراغرسان کو بھی اس کی بے قصوری پر شبہ ہونے لگا۔ لیکن پراسپر کی تشریح سے اس کمی کی اہمیت کم ہو گئی۔

پراسپر: میرے پاس جو رقم تھی۔ اس میں تین ہزار پانچ سو فرانک کم ہیں دو ہزار

فرانک میں نے اپنی تنخواہ کے پیشگی وصول کر لئے ہیں۔ اور دو ہزار فرانک عملے کے چند ساتھیوں کو ان کی تنخواہ کے پیشگی دے دیئے ہیں۔ آج مہینے کا آخری دن ہے۔ کل ہماری تنخواہیں دی جائیں گی۔"

سپرنٹنڈنٹ نے پوچھا۔ "تمہیں ایسا کرنے کا اختیار دیا گیا تھا؟"

پراسپر: "نہیں۔ لیکن مجھ سے پہلے خزانچی کا یہی دستور تھا۔ میں نے اس کی تقلید کی ہے۔ اور یقین ہے کہ مسٹر فاول مجھے ساتھیوں کی درخواست قبول کرنے سے نہ روکتے۔"

مسٹر فاول: "ٹھیک ہے۔"

سپرنٹنڈنٹ پولیس کی تحقیقات ختم ہو گئی۔ اس نے کہا۔ "اب میں جاتا ہوں۔" پراسپر کو اپنے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔

اس خوفناک حکم نے پراسپر کی متانت میں کوئی فرق پیدا نہ کیا۔ ہیٹ اور چھتری اٹھا کر بولا۔ "چلئے۔ میں آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔"

سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اپنا پورٹ فولیو بند کر کے مسٹر فاول کو سلیوٹ کیا۔ اور روانہ ہو گیا۔ مسٹر فاول کھڑا انہیں جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ آنکھوں میں آنسو امڈ آئے تھے۔ آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا۔ "کاش اس نے اس سے دگنی رقم چرائی ہوتی۔ لیکن میرے لئے ممکن ہوتا کہ اسے پہلے کی طرح قدر و عزت سے رکھ سکتا۔"

فین فرلاٹ یوں ہی جیسے چھتری کی تلاش میں رک گیا تھا۔ اس لئے مسٹر فاول

کی یہ بات اسی کے کان میں پڑ گئی۔ اس کے رک جانے کی اصلی وجہ یہ تھی۔ کہ وہ پراسپر کے اِس رقعے پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ جو اس وقت کاویلون کی جیب میں تھا۔ اس نے سوچا کہ فی الحال میں کاویلون کو نظر سے اوجھل نہ ہونے دوں گا۔ اور جب وہ رقعہ کسی کو دے رہا ہوگا تو عین اس وقت اسے اچانک پکڑ لوں گا۔

مسٹر فاول کے مکان سے باہر جانے کا ایک ہی دروازہ تھا۔ یہ کھلا دروازہ ریوڈوپرا ونس پر ہے۔ سراغرسان بنک سے نکل کر ایسی جگہ کھڑا ہو گیا۔ جہاں سے نہ صرف دروازہ کی نگرانی ہو سکتی تھی۔ بلکہ بنچوں پر کھڑے ہو کر کاویلون کو بھی دیکھا جا سکتا تھا۔ جو کھڑکی کے پاس والی میز پر بیٹھا کام کر رہا تھا۔

سراغرسان کو کافی دیر انتظار کرنا پڑا۔ اس دوران میں وہ اس واقعہ کی تفصیلات اور حقائق پر غور کرتا رہا۔ آخر کاویلون نے اُٹھ کر دفتر کا کوٹ اتار دیا۔ دوسرا کوٹ پہنا۔ اور ہیٹ پہن کر باہر دروازے میں نمودار ہوا۔ وہاں اس نے پہلے دائیں دیکھیں۔ پھر بائیں اور اس کے بعد مونٹ گمبٹری کی طرف روانہ ہو گیا۔ سراغرسان نے خیال کیا کہ کاویلون خطرہ محسوس کر رہا ہے۔ لیکن یہ بات نہ تھی کاویلون کے دائیں بائیں دیکھنے کا مطلب صرف اتنا تھا کہ دونوں میں سے چھوٹا راستہ اختیار کرے۔ تاکہ فارغ ہو کر جتنی جلدی ممکن ہو۔ پھر اپنے

کام پر واپس پہنچ جائے ۔

کاویلون بہت تیز رفتاری سے جا رہا تھا۔ سراغرسان بھی اس کے پیچھے پیچھے تھا۔ کاویلون ریوچانتال پہنچ کر اندر چلا جانا چاہتا تھا۔ دہلیز میں تین قدم گیا ہوگا کہ سراغرسان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔ کاویلون نے سراغرسان کو پہچان لیا اور بہت گھبرایا۔ بچ کر نکلنا چاہتا تھا۔ لیکن کوئی راستہ نہ تھا۔

اس نے ڈرتے ہوئے سراغرسان سے پوچھا: "کیا بات ہے؟"

فین فرلاٹ شائستہ اطواری کی وجہ سے گلہری کے نام سے مشہور تھا نہایت مہذبانہ انداز میں جواب دیا۔ "میری اس جرأت کو معاف فرمائے۔ مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے۔"

کاویلون: "لیکن میں آپ کو پہچانتا نہیں۔"

فین فرلاٹ: "لیکن میں آج صبح آپ کی زیارت کر چکا ہوں۔ میرے ساتھ ایک منٹ کے لئے اس گلی میں چلیئے۔" انکار کی گنجائش نہ تھی۔ اس لیے کاویلون فین فرلاٹ کے ساتھ گلی میں چلا گیا ریوچانتال کے کوچے میں بھیڑ بھاڑ نہیں ہوئی۔ چہل قدمی کے لیے موزوں جگہ ہے۔ سراغرسان نے بات شروع کی۔ "آج صبح مسٹر برانسپر برٹومی نے آپ کی طرف ایک رقعہ پھینکا تھا۔ ٹھیک ہے؟"

کاویلون کا چہرہ تمتما اٹھا اس نے کہا۔ "آپ کو غلطی ہوئی ہے۔"

ڈیکٹو: "نہیں میں درست کہہ رہا ہوں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ آپ سچ نہیں بول رہے"۔

کاویلون: "یقین کیجئے۔ پراسپر نے مجھے کچھ نہیں دیا"۔

ڈیکٹو: معاف فرمائے۔ میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ انکار نہ کریں۔ کیونکہ میں مجبور ہو گیا تو آپ کے چاروں ساتھی کارکوں سے شہادت دلوا دوں گا کہ انہوں نے پراسپر کو آپ کی طرف رقعہ پھینکتے دیکھا تھا"۔

کاویلون پر واضح ہو گیا کہ انکار کی گنجائش نہیں۔ اس لئے اپنا طرز عمل بدلتے ہوئے کہا۔ "ہاں! ٹھیک ہے پراسپر نے رقعہ مجھے دیا تھا۔ لیکن وہ ذاتی قسم کا تھا۔ پڑھ کر میں نے جلا دیا"۔

بہت ممکن تھا کہ کاویلون ٹھیک کہہ رہا ہو۔ تاہم فین فرلاٹ نے ایک اور کوشش کی۔ اس نے کہا "معاف فرمائے آپ درست نہیں کہہ رہے۔ وہ رقعہ جیپسی کو پہنچانے کے لئے تھا"۔

اب کاویلون نا امید ہو گیا۔ بولا "جناب میں قسمیہ کہتا ہوں....."

سراغرسان: "حلف نہ اٹھائے۔ دنیا بھر کے حلف بے فائدہ ہیں۔ رقعہ آپ کی جیب میں ہے۔ اور اسے دینے کو آپ اس گھر میں جا رہے تھے"۔

کاویلون: نہیں! جناب! نہیں!!۔

ڈیکٹو نے انکار کی پرواہ نہ کی اور کہا "احسان فرمائیے۔ وہ رقعہ مجھے

پڑھ لیجئے دیر نہ کیجئے۔"

کاویلون: "ہرگز نہیں۔"

سراغرسان نے کاویلون کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ کاویلون نے ہاتھ چھڑا کر بھاگ جانے کی کوشش کی۔ لیکن سراغرسان کی طاقت اس کی شائستگی اور تہذیب سے کم نہ تھی۔ اس نے نرمی کہا "دیکھئے۔ ہاتھ دکھ جائے گا۔ رقعہ مجھے دے دیجئے۔"

کاویلون: "میرے پاس کوئی رقعہ نہیں۔"

سراغرسان: "آپ مجھے سختی کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ جانتے ہیں نتیجہ کیا ہوگا؟ ابھی دو سپاہی بلا کر آپ کو گرفتار کر دوں گا اور تلاشی لے لوں گا۔"

کاویلون نے سوچا جہاں تک میرے بس میں تھا میں نے دوستی کا حق ادا کر دیا۔ اس نے میرا ہاتھ پکڑ رکھا ہے۔ میں رقعے کو ضائع بھی نہیں کر سکتا۔ اس لئے رقعہ سراغرسان کو دیدوں تو اسے بے وفائی نہیں کہا جا سکتا۔ بولا "میں آپ کے قابو میں ہوں۔ مجبوراً تعمیل کرتا ہوں۔"

اپنی بے بسی پر لعنتیں کرتے ہوئے اس نے بٹوے میں سے رقعہ نکالا اور سراغرسان کے ہاتھ میں دے دیا۔ سراغرسان کی خوشی کی حد نہ رہی۔ مسرت سے ہاتھ لرز رہے تھے۔ اس نے رقعہ پڑھا:۔

"عزیزم نینا!

مجھ سے محبت ہے تو ایک لمحہ کی تاخیر کئے بغیر میری ہدایت پر عمل کرو۔ رقعہ ملتے ہی اپنی ہر چیز — ہر ایک چیز — لے کر پیرس کے دوسری طرف کسی آراستہ مکان میں جا رہو۔ بالکل کسی کو نظر نہ آؤ۔ یوں رہو جیسے غائب ہو گئی ہو۔ واضح رہے کہ میری زندگی کا دار و مدار تمہارے ہی طرز عمل پر ہے۔ مجھ پر ایک بہت بڑی رقم چرانے کا الزام لگایا گیا ہے جس کی بنا پر مجھے گرفتار کیا جانے والا ہے۔ میز کے دراز میں پانچ سو فرانک ہیں وہ لے لو۔ کاویلون کو اپنے پتے سے آگاہ کر دینا۔ جو باتیں میں لکھ نہیں سکتا کاویلون زبانی بتا دے گا۔

پراسپر"

کاویلون اپنے ہی خیالات میں غرق نہ ہوتا۔ تو دیکھ لیتا کہ رقعہ پڑھ کر یہ اغرسان کو مایوسی ہوئی ہے۔ فین فرلاٹ کا خیال تھا۔ کہ رقعہ بہت اہم ہوگا۔ پڑھنے کے بعد کھلا کہ عشقیہ مکتوب ہے۔ لفظ "ہر چیز" کے نیچے لکیر ضرور ڈالی گئی تھی۔ لیکن اس کے کئی معنی ہو سکتے تھے۔

سر اغرسان نے کاویلون سے پوچھا "مادام نینا جیلپسی مسٹر پراسپر بوٹومی کی دوست ہیں؟"

کاویلون "اس کی داشتہ ہے۔"

سراغرسان:" نمبر ۳۹ میں رہتی ہے نا؟"

کاویلون:" تم نے مجھے نمبر ۳۹ میں جاتے دیکھ لیا تھا۔ اس لئے تمہیں معلوم ہونا چاہئے۔ کہ کہاں رہتی ہے؟"

سراغرسان:" یہ گھر اُس نے اپنے نام پر لے رکھا ہے؟"

کاویلون:" نہیں، پراسپر کے ساتھ رہتی ہے۔"

سراغرسان:" کون سی منزل میں؟"

کاویلون:" پہلی منزل میں۔"

مسٹر فین فرلاٹ نے رقعہ احتیاط سے تہ کر کے جیب میں رکھ لیا اور کہا "آپ نے جو اطلاعات مجھے دی ہیں۔ اس کے لئے میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ اور اس کے عوض میں آپ کی یہ خدمت کر سکتا ہوں کہ۔ رقعہ ملوام جیپسی کو خود پہنچا دوں۔"

کاویلون مزاحمت کرنا چاہتا تھا۔ لیکن فین فرلاٹ نے اس کی زبان یہ کہہ کر بند کر دی "دیکھو! میں خیر خواہی سے مشورہ دیتا ہوں کہ سیدھے واپس اپنے دفتر چلے جاؤ۔ اور اس معاملہ میں مزید دلچسپی نہ لو۔"

کاویلون:" لیکن پراسپر میرا مربی اور دوست ہے۔"

سراغرسان:" اس لئے تمہیں اور بھی احتیاط کی ضرورت ہے۔ تم پراسپر کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ بلکہ عین ممکن ہے اُسے نقصان پہنچاؤ۔"

کاویلون :۔ "لیکن جناب مجھے یقین ہے پراسپر سراسر بے قصور ہے"۔

مسٹر فین فرلاٹ کی ذاتی رائے بھی یہی تھی لیکن کاویلون پر اس کا اظہار مناسب نہ سمجھا۔ اس لئے کہا "بہت ممکن ہے ایسا ہی ہو۔ بے قصور ہے تو رہا ہو جائے گا۔ اس میں تمہارا فائدہ بھی ہے۔ کیوں کہ اگر اس پر جرم ثابت ہو گیا۔ تو تم پر بھی شبہ کیا جائے گا۔ اس لئے میرا مشورہ مانو اور فوراً اپنے دفتر واپس چلے جاؤ"۔

کاویلون دفتر کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس کا دل رنج و غم میں ڈوبا ہوا تھا۔ سوچ رہا تھا کہ پراسپر کی مدد کس طرح کی جا سکتی ہے اور مادام جیپسی کو کیوں کر خبردار کیا جا سکتا ہے۔

کاویلون رخصت ہو گیا۔ تو فین فرلاٹ نے اندر جا کر نچلی منزل کی گھنٹی بجائی۔ ایک لڑکا باہر آیا۔ فین فرلاٹ نے رقعہ دکھا کر کہا کہ مادام سے ملنا چاہتا ہوں لڑکا اسے ڈرائنگ روم میں لے گیا جس میں نہایت خوب صورت فرنیچر رکھا تھا۔ مادام نینا جیپسی فوراً وہاں آ گئیں۔

وہ نازک اندام چھوٹی سی خاتون تھی۔ ہاوانہ کی دوغلی نسل کی طرح بھورے سنہری بال لمبی ابریشمی پلکیں۔ بڑی بڑی سیاہ آنکھیں۔ ہونٹ ذرا بھاری۔ مگر کھلتے تو نہایت خوبصورت موتیوں کی طرح سفید دانت دکھائی دے جاتے تھے۔

اس نے ابھی گھر کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ ارغوانی لبادے میں بہت خوبصورت

معلوم ہوتی تھی۔ سر اغرسان پہلی نظر میں ششدر رہ گیا۔ مادام نے اس فرسودہ لباس شخص کو اپنے ڈرائنگ روم میں دیکھا تو تعجب ہوا۔ نخوت آمیز لہجہ میں پوچھا۔

"کیا بات ہے؟"

سر اغرسان نے مودبانہ بتایا "مسٹر برٹومی کی طرف سے ایک رقعہ آپ کے لئے لایا ہوں۔"

مادام جیپسی: "پراسپر کی طرف سے؟ آپ انہیں جانتے ہیں؟"

سر اغرسان: "— ہاں، مجھے یہ شرف حاصل ہے۔ بلکہ میں ان کے دوستوں میں سے ہوں۔ ایسے دوستوں میں سے جن میں اس قدر جرأت ہے کہ اب بھی اپنی دوستی کو نہیں چھپاتے۔"

سر اغرسان متانت سے بات کر رہا تھا۔ جس کا مادام جیپسی پر اثر ہوا:

مادام: "مجھے پہیلیاں بوجھنا نہیں آتا۔ صاف کہئے ان اشاروں سے آپ کا مطلب کیا ہے؟"

سر اغرسان: (جیب سے رقعہ نکال کر) اس کو پڑھ لیجئے۔"

مادام جیپسی نے خوبصورت آنکھوں پر عینک لگا کر رقعہ ایک نظر میں پڑھ لیا۔ پہلے اس کے چہرے کا رنگ پیلا پڑا پھر سرخ ہو گیا اور وہ کانپنے لگی۔ پھر اس نے اس زور سے سر اغرسان کی کلائی پکڑی کہ وہ بیتاب ہو گیا۔ جیپسی نے پوچھا:

"صاف طور پر بتائیے اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ کو معلوم ہے رقعہ میں کیا لکھا ہے؟"

فین فرلاٹ ڈرنے والا آدمی نہ تھا پھر بھی مادام نینا کے غصے کے سامنے

وہ دُب گیا اور دھیمی آواز میں بولا "پراسپر پر الزام لگایا گیا ہے کہ اس نے ساڑھے تین لاکھ فرانک چرائے ہیں"۔

جیپسی: "پراسپر چور! احمقانہ بات ہے۔ اسے چوری کی کیا ضرورت ہے؟ اس کی مالی حالت بہت اچھی ہے۔ ہے یا نہیں؟

مسٹر اغرسان: نہیں۔ لوگ کہتے ہیں وہ دولت مند نہیں ہے۔ اپنی تنخواہ پر گزارہ کرتا ہے۔

اس جواب سے مادام مینا کے خیالات اُلجھ سے گئے۔ تاہم اس نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا: "اس کے پاس ہمیشہ کافی روپیہ ہوتا ہے....."

اس کے بعد وہ فوراً رُک گئی۔ اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ پراسپر اگر چوری کرتا ہے تو اسی کے لئے کرتا ہوگا۔ مگر چند لمحے سوچنے کے بعد یہ شبہ زائل ہو گیا۔ اس نے بلند آواز میں کہا: "ہرگز نہیں! پراسپر نے میرے لئے ایک پیسے کی چوری نہیں کی۔ خزانچی اپنی معشوقہ کے لئے ہی چوری کر سکتا ہے۔ لیکن پراسپر کو مجھ سے عشق نہیں۔ اس لئے اس نے میرے لئے چوری ہرگز نہیں کی"۔

شائستہ اطوار فلین فرلاٹ نے کہا: "خوبصورت خاتون! آپ جو کچھ کہہ رہی ہیں وہ سچ ہے؟"

جیپسی: "ہاں۔ میں حقیقت بیان کر رہی ہوں۔ مجھے وہ آسودہ اور خوش ضرور رکھتا ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ میں اس کی شریکِ زندگی بھی ہوں۔ اس کی زندگی میں میری

حیثیت محض ایک حادثے کی ہے۔

سراغرسان: "لیکن کیوں؟"

مادام حبیبی نے بات کاٹتے ہوئے کہا "یہی تو سوال ہے کہ کیوں؟ اس کا جواب اگر تم دے سکو تو تمہاری عقلمندی کی قائل ہو جاؤں، ایک سال سے سمجھنے کی کوشش کر رہی ہوں لیکن ایسے آدمی کے دل کا حال کون پتہ لگائے جس کے خیالات و جذبات اس کی آنکھوں سے ظاہر نہیں ہونے پاتے۔ لوگ پراسپر کو کمزور آدمی سمجھتے ہیں۔ یہ ان کی بھول ہے۔ یہ بھورے بالوں والا شخص ایسی مضبوط فولادی میخ ہے۔ جس پر سرکنڈے کا رنگ کر دیا گیا ہو۔"

مادام مینا اس شخص کو پراسپر کا دوست سمجھ رہی تھی۔ اور شدید جذبات کی رو میں اسے اپنے دلی جذبات سے آگاہ کر رہی تھی۔ اور سراغرسان اس قدر قیمتی معلومات حاصل ہو جانے سے اپنی قابلیت پر نازاں تھا۔ اس نے پوچھا "لوگ کہتے ہیں پراسپر بڑا جوئے باز ہے؟"

مادام حبیبی نے شانے ہلا کر کہا "ہاں ٹھیک ہے میں نے دیکھا ہے پیشانی پر بل ڈالے بغیر بھاری بھاری رقمیں جیتتا یا ہار دیتا ہے۔ لیکن جوئے باز وہ ہرگز نہیں۔ اس کا جوا کھیلنا بالکل ایسے ہی ہے جیسے روٹی کھانا یا شراب پینا۔ بغیر کسی ہیجان کے یا سرگرمی کے۔ اس قدر ٹھنڈے دل سے کھیلتا ہے۔ کہ کبھی کبھی مجھے شبہ ہوتا ہے۔ کہ اس کا دل ٹوٹا ہوا ہے۔ میرے دل سے یہ خیال کبھی دور نہ ہوگا، کہ پراسپر زندگی

کا کوئی بہت خوفناک راز اپنے دل میں چھپائے ہوئے ہے"۔

سراغرسان: "پراسپر نے اپنی گذشتہ زندگی کے حالات آپ کو نہیں سنائے؟"

جیپسی: "بتا نہیں چکی کہ اسے مجھ سے محبت نہیں ہے"۔

مادام نینا جیپسی رونے لگی۔ چند منٹ بعد اس عالی حوصلہ عورت نے سوچا کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہنے کا وقت نہیں ہے۔ چلا کر بولی: "لیکن مجھے تو اس سے محبت ہے۔ مجھے اس کو بچانا چاہیئے۔ میں اس کے مالک اور ججوں سے ملوں گی اور شام سے پہلے اسے رہا کرالوں گی۔ اسے رہائی نہ ملی تو اس کے ساتھ میں بھی جیل چلی جاؤں گی"۔

تجویز نہایت شرافت مندانہ تھی۔ لیکن سراغرسان نے اس کی تائید نہ کی۔ وہ چاہتا تھا کہ مناسب موقعہ آنے تک دام سامنے نہ آئے۔ اس لیے تسلی دیتے ہوئے اس تجویز کی خامیاں بتائیں "محترم خاتون! اس سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ آپ کی کامیابی کی کوئی صورت نہیں بلکہ اندیشہ ہے کہ اس کا نتیجہ الٹا نہ نکلے۔ شاید شبہ کیا جائے کہ چوری میں آپ کا بھی ہاتھ ہے"۔

جیپسی نے چلا کر کہا۔ "مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ مجھے یقین ہے مجھ پر شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور بالفرض مجھ پر شبہ ہو جائے تو اور بھی اچھا ہوگا۔ کسی اچھے کام میں تکلیف برداشت کرنا برا نہیں۔ پراسپر بے قصور ہے مجھے اس کا یقین ہے۔ اور اگر وہ مجرم ثابت ہو ہی جائے۔ تو میں اس کی سزا میں شریک ہونا چاہتی ہوں"۔

مادام جیپسی نے کپڑے پہن کر ہیٹ سر پر رکھا۔ اور فین فرلاٹ کو ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ مگر فین فرلاٹ کا ترکش ابھی تیروں سے خالی نہ ہوا تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ خاتون ذاتی مفاد کی پرواہ نہیں کرتی۔ تو پراسپر کے مفاد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا "چلئے خاتون۔ میں تیار ہوں لیکن اس سے پہلے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے۔ میں آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ آپ کا یہ اقدام ایسا ہے جس کی رقعہ لکھتے وقت مسٹر برٹومی کو توقع نہ تھی۔ اس لئے یہ اسے فائدہ کی نسبت نقصان زیادہ پہنچائے گا"

جوان خاتون نے جواب دیا "بعض لوگوں کو ان کی مرضی کے خلاف بچانے کی ضرورت بھی ہوا کرتی ہے۔ مجھے معلوم ہے پراسپر موت قبول کرلے گا۔ بغیر جدوجہد"

سراغرسان "عزیز خاتون! معاف فرمائیے۔ برٹومی مجھے اس قسم کا آدمی معلوم نہیں ہوتا۔ بلکہ یقین ہے کہ اس نے اپنے بچاؤ کی کوئی تجویز ضرور نکالی ہوگی۔ اس لئے اغلب یہی ہے کہ غیر متوقع طور پر اگر آپ پہونچ گئیں۔ تو اپنے بچاؤ میں اسے ناکامی ہوگی"

مادام جیپسی نے بولنے سے پہلے فین فرلاٹ کے اعتراض پر غور کیا اور پھر کہا "لیکن مجبور سے نہیں ہو سکتا کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیکار بیٹھی رہوں اور پراسپر کو بچانے کی کوئی کوشش نہ کروں"

سراغرسان نے دیکھ لیا کہ اب وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہا ہے چنانچہ کہا "آپ نہایت آسان طریقے سے اپنے محبوب کی مدد کر سکتی ہیں" اور وہ اس طرح کہ اسکی ہدایت پر عمل کریں۔

آپ کا مقدس فرض یہی ہے۔"

مادام مذبذب ہوگئی۔ فین فرلاٹ نے میز پر سے پرائیویٹ کار قعہ اٹھا کر کہا۔" عین گرفتاری کے وقت مسٹر برٹومی نے آپ سے خواہش کی۔ کہ اگر آپ کو ان سے محبت ہے تو یہاں سے چلی جائیں اور کہیں چھپ جائیں۔ اس کے باوجود آپ تذبذب میں پڑی ہوئی ہیں۔ یقین فرمائیے انھوں نے یہ خواہش بے دلیل نہیں کی ہوگی۔"

یہ دلیل مسٹر فین فرلاٹ کے ذہن میں کمرے میں داخل ہوتے ہی آگئی تھی۔ لیکن ابھی تک اس کا اظہار نہ کیا تھا۔

مادام جیسی بھی ایسی کند ذہن نہ تھی کہ یہ دلیل اس کی سمجھ میں نہ آتی۔ چنانچہ اس نے کہا۔" دلیل! ممکن ہے وہ اپنے میرے تعلقات کو چھپانا چاہتے ہوں۔ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ اب میں سمجھ گئی۔ میری موجودگی ان کے خلاف سنگین قسم کا جرم بن جائے گی۔ وہ اس سے پوچھیں گے۔ تم نے یہ سب کچھ کہاں سے اسے دیا۔ روپیہ کہاں سے لیا۔"

سر اغرسان نے تائید میں سر جھکا دیا۔

مادام جیسی:۔" اس صورت میں یہاں سے فوراً چلے جانا چاہیئے۔ ممکن ہے۔ پولیس کو معلوم ہو چکا ہو۔ اور وہ یہاں پہنچنے والی ہو۔"

فین فرلاٹ:۔" اوہ! نہیں۔ اتنی جلدی نہیں۔"

مادام جیلیپی نے فوراً کمرے سے نکل کر نوکروں کو آواز دی۔ انہیں حکم دیا کہ میری تمام چیزیں فوراً بکسوں میں بند کر دو۔ اور خود بھی کام میں مصروف ہو گئی یکایک اسے ایک خیال آیا۔ وہ فین فرلاٹ کے پاس آئی اور کہا "تیاری ہو گئی۔ لیکن جاؤں کہاں؟"

فین فرلاٹ:۔ "مسٹر برٹومی نے لکھا ہے پیرس کی دوسری طرف ایسے کمرے لے لیجئے جو فرنیچر سے آراستہ ہوں"

جیلیپی لیکن مجھے ان کا پتہ نہیں"

سراغرساں نے ایسا ظاہر کیا جیسے غور کر رہا ہے۔ پھر اپنی خوشی کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا "مجھے ایک ہوٹل معلوم ہے۔ میرے تعارف کرانے سے وہاں آپ سے شہزادیوں کا سا سلوک کیا جائے گا۔ البتہ اس کا فرنیچر زیادہ شاندار نہیں ہے"

جیلیپی:۔ ہے کہاں؟

فین فرلاٹ:۔ دریا کے اُس پار۔ اس کا نام ہوٹل ڈو گرانڈ آرکینج ہے۔ ریڈٹ مائیکل گھاٹ پر ہے۔ مادام الیگزنڈرہ اس کی مہتمم ہے"

بینا کو فیصلہ کرنے میں تاخیر کرنے کی عادت نہ تھی۔ اس نے فوراً کہا "لیجئے یہ قلم ـــ تعارف نامہ لکھ دیجئے"

فین فرلاٹ نے ایک منٹ میں لکھ دیا۔ اور کہا "مادام یہ تین سطریں

لکھ دی ہیں وہاں دے دیجئے گا۔ وہ لوگ آپ کو بہت آرام سے رکھیں گے"۔
جیپسی :۔ بہت خوب! اب صرف کاویلون کو اس پتہ سے آگاہ کرنے کا کام
باقی رہ گیا ہے۔ لیکن۔ ہاں۔ یہ رقعہ پہنچانا تو اس کے سپرد کیا گیا تھا؟"

سر اغرسان نے بات کاٹتے ہوئے کہا:" کاویلون فارغ نہ تھا۔ میں
اسے ملوں گا اور آپ کے پتے سے آگاہ کردوں گا"۔

مادام جیپسی گاڑی منگوانا چاہتی تھی۔ فین فرلاٹ نے یہ خدمت اپنے
ذمے لے لی۔ باہر نکل کر ایک گاڑی ٹھہرائی اور گاڑی بان سے کہا:" ایک
خاتم آرہی ہیں۔ اگر تمھیں سینٹ مائیکل کے پھاٹک چلنے کو کہیں تو چابک چٹخا کر چل
پڑنا۔ اور اگر کسی دوسری جگہ چلنے کو کہیں تو گاڑی سے اتر کر باگیں درست کرنا"۔

سر اغرسان سڑک پار کر کے ایک سرائے میں چلا گیا۔ ایک منٹ
بعد چابک چٹخنے کی آواز آئی۔ جو ساری گلی میں سنائی دی۔ مادام بیناکر انڈ ایرکینج
کی طرف روانہ ہو گئی۔ اور ——

سر اغرسان مسرت سے اپنے ہاتھ ملنے لگا۔

چوتھی فصل

جس وقت مادام نینا گرانڈ آر کینج کی طرف جا رہی تھی۔ پراسپر برٹومی پولیس اسٹیشن میں بیٹھا ہوا تھا۔

وہاں اسے دو گھنٹے بٹھایا گیا۔ وہ دو سپاہیوں سے باتیں کر رہا تھا۔ جو اس کی حفاظت پر مقرر کئے گئے تھے۔ پراسپر کے چہرے میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی تھی۔ چہرہ گویا سنگ مرمر کا بنا ہوا تھا۔ دوپہر کا کھانا ایک قریبی ہوٹل سے منگوایا۔ اور پیٹ بھر کے کھایا۔ شراب انگوری کی پوری بوتل پی لی۔

اس دوران میں کم سے کم دس افسر اسے دیکھنے آئے۔ سب نے ایک ہی رائے کا اظہار کیا۔ "بہت سرکش جوان ہے"۔

آخر پراسپر کو بتایا گیا کہ گاڑی آ گئی ہے۔ وہ فوراً اٹھا۔ سگرٹ سلگانے کی اجازت مانگی۔ اور سیڑھیوں سے نیچے اتر آیا۔ دروازے پر ایک گل فروش لڑکی سے کالج میں لگانے کا پھول خریدا۔ لڑکی نے دعا دی۔ اس کا شکریہ ادا کر کے گاڑی میں بیٹھ گیا جو ریڈ ڈومونٹ میٹر کے راستے پر چل پڑی۔

بہت سہانا موسم تھا۔ پراسپر نے اپنے پہرہ داروں سے کہا۔ "کیا اچھا موسم ہے۔ عجیب بات ہے کہ اچھے موسم کا احساس اس سے پہلے مجھے کبھی نہ ہونے پایا تھا"

ایک پہرے دار نے جواب دیا۔ "ہاں! یقین آسکتا ہے"

کلرک کے دفتر میں حسب معمول اندراجات عمل میں آئے۔ پراسپر نے نخوت امیز غرور سے سوالات کے جواب دئے۔ جب اسے جیبیں خالی کرنے کو کہا گیا تو اس کی آنکھ سے چنگاریاں برسنے لگیں۔ اسے مزید بے احترامی کا سامنا کرنا پڑتا لیکن ایک ادھیڑ عمر کے آدمی کی مداخلت سے بچ گیا۔ یہ شخص صاحب وجاہت معلوم ہوتا تھا۔ سفید مکٹائی اور سنہری فریم کی عینک لگا رکھی تھی۔ آنکھ ان کی آگ تاپ رہا تھا۔ اور اس جگہ بالکل بے تکلف معلوم ہوتا تھا۔ یہ شخص محکمہ جاسوسی کا مشہور افسر لیکوک تھا۔ وہ پراسپر کو نظر جمائے دیکھ رہا تھا۔ پراسپر کے ورود پر اس نے کافی استعجاب کا اظہار کیا تھا۔

معمولی ضابطے پورے ہونے کے بعد پراسپر کو ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا۔ تنہا رہ گیا۔ تو پراسپر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ اب تک اپنے غصّے کو دبائے تھا۔ اب بے قابو ہو کر سب پر لعنت بھیجی۔ کفر بکا۔ اور مٹھیوں سے دیوار کو پیٹتا رہا۔

اصل میں پراسپر یہ ٹومی ویسا شخص نہ تھا۔ جیسا بظاہر نظر آتا تھا۔ اس

کا دل تند آرزوں اور تمناؤں سے لبریز تھا۔ اس کا مزاج آتشین تھا۔ چوبیس سال کی عمر میں ایک روز اس کے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ میں بھی متمول لوگوں کی طرح دولت مند بن جاؤں۔ یہ خواہش بڑھتی چلی گئی۔ اس نے متمول لوگوں کی زندگی کا مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی پہلے اسی کی طرح غریب تھے۔ مگر انھوں نے فعالیت۔ عقل مندی اور جرأت کی بدولت دنیا میں کامیابی حاصل کر لی تھی۔

پراسپر نے ان کی تقلید کا عزم کیا۔ خواہشات کو قابو میں رکھنا سیکھا۔ صرف اپنے کردار ہی کی اصلاح پر کفایت نہ کی۔ بلکہ اپنا ظاہر بھی بدل ڈالا۔ پراسپر کی کوششیں رائیگاں نہ گئیں۔ اسے جاننے والے کہنے لگے کہ وہ ضرور بڑا آدمی بنے گا۔ لیکن انجام کیا ہوا؟ آج وہ جیل خانے میں پڑا ہے۔ اس پر چوری کا مکروہ الزام لگایا گیا ہے جو اگرچہ ثابت نہ ہوا۔ جب بھی اس پر ایسا داغ چھوڑ جائے گا جو اسے ہمیشہ مشتبہ بنائے رکھے گا۔

رات بھر اس کی آنکھ نہ لگی۔ صبح کو نیند آئی۔ تو تحقیقات کے لیے جگا دیا گیا۔ راستے میں پہرہ دار نے کہا "تم خوش قسمت آدمی ہو۔ تمھاری تحقیقات ایک نیک نفس آدمی کے سپرد ہوئی ہے"۔

پہرے دار نے ٹھیک کہا تھا۔ مسٹر پیڑ جنٹ میں وہ تمام اوصاف موجود تھے جو اچھے مجسٹریٹ میں ہونے چاہئیں۔ ذہین۔ مستقل مزاج بے تعصب طبیعت نہ بہت سخت نہ بہت نرم۔ بہت بردبار شخص تھا۔ پراسپر کو اس

شخص کی عدالت میں پیش ہونا تھا۔

کافی فاصلہ طے کر کے پہرہ دار اور پراسپر ایک تنگ اور لمبی دہلیز میں داخل ہوئے۔ جس میں بہت سے دروازے تھے۔ ہر دروازے پر نمبر لکھا ہوا تھا۔ ہر کمرے میں ایک مجسٹریٹ بیٹھا تھا۔

پہرہ دار نے کہا "یہ ہے وہ جگہ جہاں تمھاری قسمت کا فیصلہ ہوگا"

پراسپر اور پہرے دار بلوط کی ایک لمبی بنچ پر بیٹھ گئے۔ وہاں اور بھی کئی آدمی بیٹھے اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے۔ دہلیز میں بہت سے سپاہی اور گواہ کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ تھوڑے تھوڑے وقفے سے عدالت کا دربان دروازہ کھول کر کسی کا نام اور نمبر پکارتا تھا۔

آخر پراسپر بروٹمی کو آواز پڑی۔

نیم تاریک دہلیز سے پراسپر عدالت کے کمرے میں داخل ہوا۔ تو کھڑکی کی تیز روشنی سے اس کی آنکھیں چوندھیا گئیں۔

اس کمرے میں کوئی خاص طور غیر معمولی چیز نہ تھی۔ بہت بڑے ڈسک پر مجسٹریٹ ایسی جگہ بیٹھا تھا۔ جہاں وہ خود تو سائے میں تھا لیکن ملزم اور گواہ کے چہرے پر کھڑکی سے تیز روشنی پڑتی تھی۔ دائیں ہاتھ ایک کلرک بیٹھا تھا۔

پراسپر صرف مجسٹریٹ کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے مجسٹریٹ کو دیکھتے ہی اندازہ لگا لیا۔ کہ اس کے متعلق پہرہ دار نے جس رائے کا اظہار کیا تھا وہ صحیح ہے۔

مجسٹریٹ کا چہرہ گرویدہ کر لینے والا اور اطمینان بخش تھا۔ مجسٹریٹ نے پراسپر سے کہا:۔ "کرسی پر بیٹھ جاؤ"۔

پراسپر نے مجسٹریٹ کی اس توجہ سے متاثر ہو کر اسے نیک فال تصور کیا۔

مسٹر پڑیجنٹ نے کلرک کی طرف اشارہ کر کے "سیگال! کارروائی کرو" مڑ کر پراسپر سے پوچھا "تمھارا نام کیا ہے"؟

پراسپر:۔ "آگسٹ پراسپر برٹومی۔ جناب"۔

مجسٹریٹ:۔ عمر؟

پراسپر:۔ پانچ مئی کو ۳۵ سال کا ہو جاؤں گا۔

مجسٹریٹ:۔ پیشہ کیا ہے؟

پراسپر:۔ آندرے فاول کے بنک میں خزانچی ہوں بلکہ تھا۔

مجسٹریٹ کا غلامات دیکھنے کے لیے رکا اور پھر کہا "رہتے کہاں ہو؟"

پراسپر:۔ ہیوکیئر میں۔ ڈوگارڈ کے ڈیپارٹمنٹ میں۔

مجسٹریٹ:۔ والدین زندہ ہیں؟

پراسپر:۔ دو سال ہو گئے والدہ کا انتقال ہو گیا۔ والد حیات ہیں۔

مجسٹریٹ:۔ پیرس ہی میں رہتے ہیں؟

پراسپر:۔ نہیں صاحب، وہ ہیوکیئر میں میری ہمشیرہ کے ہاں رہتے ہیں۔ میری ہمشیرہ میڈی کینال کے ایک انجینئر سے بیاہی ہوئی ہے۔

Taj Tahir Foundation

پراسپر نے آخری سوال کا جواب گھبرائی ہوئی سی آواز میں دیا۔ انسان کی زندگی میں کبھی ایسے لمحات آتے ہیں کہ عزیزوں کی یاد سے تسلی ہوتی ہے۔ کبھی ایسے لمحات آتے ہیں جب وہ چاہتا ہے کہ کاش میں دنیا میں تنہا ہوتا۔

مسٹر پیٹر بخدٹ نے پراسپر کے تاثر کو دیکھ کر بات جاری رکھی۔ اور پوچھا۔ تمہارے والد کیا کام کرتے ہیں؟

پراسپر:۔ صاحب۔ وہ میڈی کینال میں ملازم تھے۔ اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔

مجسٹریٹ:۔ تمہارے خلاف الزام ہے کہ تم نے اپنے مالک کے سیف سے ساڑھے تین لاکھ فرانک چرائے ہیں۔ اس کے جواب میں تم کیا کہتے ہو؟

پراسپر:۔ جناب میں بے قصور ہوں۔ حلفیہ کہتا ہوں کہ میں بے قصور ہوں۔

مجسٹریٹ:۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ اگر تم بے گناہ ہو تو بھروسہ رکھو تمہاری بے گناہی ثابت کرنے میں میں تمہاری مدد کروں گا۔ تم اپنی بریت میں کچھ کہہ سکتے ہو؟

پراسپر:۔ حضور میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ صرف اپنی گذشتہ زندگی کی شہادت دے سکتا ہوں۔

مجسٹریٹ:۔ (اسے ٹوکتے ہوئے) دیکھو۔ واقعہ یہ ہے کہ جس طریقے سے چوری ہوئی ہے اس سے شبہ یا تم پر کیا جا سکتا ہے یا مسٹر فاول پر۔ تمہارے خیال میں کسی اور پر بھی اس چوری کا شبہ ہو سکتا ہے؟

پراسپر:۔ نہیں حضور۔

مجسٹریٹ :۔ تمہارے بیان کے مطابق تم بے قصور ہو تو اس صورت میں مسٹر فاول ہی مجرم ہو سکتا ہے؟

پراسپر نے کوئی جواب نہ دیا۔

مجسٹریٹ :۔ (اپنی بات دہراتے ہوئے) تمہارے خیال میں ایسی کوئی وجہ ہے جس کی بنا پر اس نے اپنی چوری خود ہی کی ہو؟ اگر ہے تو گو وہ بہت معمولی ہی ہو بتا دو۔

پراسپر پھر بھی خاموش رہا۔ مجسٹریٹ نے کہا:۔ "میرا خیال ہے ابھی تک تم مسئلہ پر غور نہیں کر سکے۔ تمہارا بیان لکھا گیا ہے۔ اسے پڑھا جاتا ہے۔ سن کر اس پر دستخط کر دو۔ تمہیں واپس جیل لے جائیں گے۔

خزانچی یہ الفاظ سن کر سخت افسردہ ہو گیا۔ بیان پڑھا گیا لیکن اس نے ایک لفظ بھی نہ سنا۔ دستخط کر دئے۔ عدالت سے نکل کر اس قدر لڑکھڑا رہا تھا کہ پہرہ دار کو سہارا دینا پڑا۔

پراسپر کی آج کی پیشی محض رسمی کارروائی تھی۔ قانون کا حکم ہے۔ کہ گرفتاری کے بعد ہر شخص کو ۲۴ گھنٹے کے اندر عدالت میں پیش کر دیا جائے۔

پراسپر ایک گھنٹہ اور دہلیز میں ٹھہرا تو دربان کو نمبر ۳ کو آواز دیتے سنا۔ گواہ نمبر ۳ مسٹر فاول تھا۔ جو بنچ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی ہیئت بالکل بدلی ہوئی تھی۔ اب اس میں کریہ النفسی کا نام و نشان نظر نہ آتا تھا۔ خزانچی کے خلاف اس

کے دل میں شعلے بھڑک رہے تھے۔

مجسٹریٹ نے مسٹر فاول سے حسب معمول سوالات کئے۔ ان کا جواب دینے کے بعد اس نے پورے جوش سے پیسپر کے خلاف الزام لگانا اور دشنام طرازی شروع کر دی۔ یہاں تک کہ مجسٹریٹ کو ٹوکنا پڑا۔

مجسٹریٹ:۔ تمام باتوں کو ترتیب وار لینا چاہیئے۔ مہربانی کر کے صرف میرے سوال کا جواب دیجئے۔ آیا آپ کو اپنے خزانچی کی دیانت داری پر شبہ تھا؟

مسٹر فاول:۔ یقیناً نہیں۔ حالانکہ ہزاروں وجوہ تھیں جن کی بنا پر مجھے شبہ کرنا چاہیئے تھا۔

مجسٹریٹ:۔ وہ وجوہ کیا تھیں؟

مسٹر فاول:۔ میرے خزانچی کو جوئے کی عادت ہے بعض اوقات جوئے میں بھاری رقوم ہار بیٹھتا۔ ایک دفعہ میرے ایک گاہک سے مل کر ایسا شرمناک کھیل کھیلا جس کی ابتدا عمدت سے اور انتہا پولیس پر ہوئی۔

مجسٹریٹ:۔ آپ تسلیم کریں گے کہ ایسے آدمی کے سپرد روپیہ کرنا قانوناً قابل مواخذہ نہیں تو عاقبت اندیشی سے دور ضرور ہے؟

مسٹر فاول:۔ لیکن جناب وہ ہمیشہ سے ایسا نہ تھا۔ ایک سال پہلے وہ اخلاق کا نمونہ تھا۔ میرے گھر میں رہتا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ وہ میری بھتیجی ماڈلین پر عاشق ہے۔

مسٹر پرینجنٹ کی عادت تھی کہ جب اپنے خیال میں وہ کوئی اہم نکتہ دریافت کرتا تو بھویں سکیڑ لیتا تھا۔

مجسٹریٹ :۔ شاید اس کی علیحدگی کی وجہ بھی یہی ہو؟"

مسٹر فاول :۔ نہیں۔ میں تو خوشی سے اپنی بھتیجی کا رشتہ دینے کے لیے تیار تھا۔ ماڈلین خوب صورت ہونے کے علاوہ دولت مند بھی ہے۔

مجسٹریٹ :۔ تو آپ کوئی ایسی وجہ نہیں بتا سکتے۔ جو خزانچی کے اس روّیے کا موجب بنی ہو؟

بینکر نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا "بالکل نہیں۔ مجھے یہی خیال تھا کہ مسٹر راؤل لیگورس نامی ایک جوان آدمی نے اسے گمراہ کر دیا ہے۔"

مجسٹریٹ :۔ یہ شخص کون ہے؟

مسٹر فاول :۔ میری بیوی کا رشتہ دار ہے ملنسار آدمی ہے۔ کافی دولت مند ہے۔ اپنے عیش و عشرت کے مصارف برداشت کر سکتا ہے۔

مجسٹریٹ لیگورس کا نام اپنی لمبی فہرست میں درج کر رہا تھا۔ اور معلوم ہوتا تھا مسٹر فاول کی بات نہیں سن رہا۔ لکھ چکا تو بات جاری رکھتے ہوئے پوچھا۔ "آپ کو یقین ہے کہ چوری گھر کے کسی آدمی نے نہیں کی؟"

مسٹر فاول :۔ ہاں! مجھے اس کا پورا یقین ہے۔

مجسٹریٹ :۔ آپ کی چابی ہر وقت آپ کے پاس رہتی ہے؟

مسٹر فاول :۔ ہر وقت ۔ اور اگر کبھی اپنے ساتھ نہ رکھوں تو اپنے ڈسک کے دراز میں رکھ دیتا ہوں ۔

مجسٹریٹ :۔ چوری کی رات چابی کہاں تھی ؟

مسٹر فاول :۔ میرے ڈسک میں ۔

مجسٹریٹ :۔ ــــ "تو اس صورت میں ــــ"

مسٹر فاول نے بات کاٹتے ہوئے کہا ۔ "معاف فرمائیے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ میرا سیف چابی ہی سے نہیں کھل سکتا ۔ اس کے کھولنے کے لئے پانچوں بٹنوں کے حروف کو اس طرح ترتیب دینا ضروری ہے ۔ کہ وہ لفظ بن جائے جس پر سیف بند کیا گیا تھا ۔"

مجسٹریٹ :۔ آپ نے کبھی یہ لفظ کسی کو بتایا تھا ؟

مسٹر فاول :۔ نہیں جناب ۔ اس کے علاوہ پر اسپر جب چاہتا لفظ تبدیل کر لیتا تھا ۔ اور مجھے بتا دیتا تھا ۔ یہ لفظ مجھے اکثر بھول جاتا تھا ۔

مجسٹریٹ :۔ چوری کے دن یہ لفظ آپ کو بھول گیا تھا ؟

مسٹر فاول :۔ نہیں جناب چوری سے ایک دن پہلے لفظ تبدیل کیا گیا تھا ۔ اس کے نرالا ہونے کی وجہ سے مجھے تعجب ہوا تھا ۔

مجسٹریٹ :۔ یہ لفظ کیا تھا ؟

مسٹر فاول :۔ "جیپسی" ج ۔ ی ۔ پ ۔ س ۔ ی ۔ (بینکر نے لفظ کے ہجے کئے) ۔

Taj Tahir Foundation

مسٹر پٹریجنٹ نے لفظ لکھ لیا۔

مجسٹریٹ :۔ ایک اور سوال کا جواب دیجئے۔ چوری کی رات آپ شام سے گھر رہی تھے؟

مسٹر فاول :۔ نہیں جناب۔ اس رات میں ایک دوست کے ہاں کھانے پر مدعو تھا۔ رات کے ایک بجے گھر پہنچا۔ میری بیوی سو چکی تھی میں بھی پڑ کر سو رہا۔

مجسٹریٹ :۔ آپ کو علم تھا کہ سیف میں روپیہ موجود ہے؟

مسٹر فاول :۔ نہیں۔ میں نے حکم دے رکھا تھا کہ سیف میں چھوٹی رقم ہی رکھی جائے۔

مسٹر پٹریجنٹ خاموش ہو گیا۔ یہ نکتہ بہت اہم ہے سیف میں ساڑھے تین لاکھ فرانک کی رقم کے موجود ہونے کا علم بلنکر کو نہ تھا خزانچی کو اتنی بڑی رقم سیف میں رکھنے کی اجازت نہ تھی لیکن اس نے مالک کے حکم کی پرواہ نہ کی نتیجہ ظاہر ہے۔

بلنکر نے جب دیکھا کہ اب اس سے مزید سوالات نہیں پوچھے جائیں گے۔ تو اس نے سوچا کہ جو بات میرے دل میں ہے اس کے بیان کر دینے کا اب موقعہ ہے۔ چنانچہ اس نے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ مجھ پر شبہ نہیں ہو سکتا لیکن جب تک خزانچی پر اس کا جرم ثابت نہ ہو جائے۔ میں چین سے نہیں سو سکتا۔ بہت بڑی رقم چوری ہوئی ہے۔ میری درخواست ہے کہ میرے کاروبار کی تفتیش کر لی جائے۔ اور اس بات کا اطمینان کر لیا جائے کہ مجھے چوری کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

مجسٹریٹ نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "بس ختم ہو گیا بیان۔ آپ مہربانی کر کے اس پر دستخط کر دیجئے۔

بینکر کمرے سے نکل گیا تو کلرک نے کہا۔ "بہت الجھا ہوا معاملہ ہے۔ خزانچی مضبوطی سے اپنی بات پر اڑا رہے۔ اور عقل مندی سے کام لے تو میرے خیال میں اسے سزا دینا آسان نہیں ہے ٭

مجسٹریٹ :۔ شاید اب میں باقی گواہوں کے بیان لوں گا ٭

چوتھا گواہ مسٹر فاول کا بیٹا لوسین تھا۔ وہ بائیس سالہ نفاست پسند با سلیقہ نوجوان تھا۔ اس نے بیان کیا کہ مجھے پراسپر بہت عزیز ہے۔ پراسپر بہت دیانت دار آدمی ہے۔ میرے علم میں ایسی کوئی وجہ نہیں جس سے مجبور ہو کر پراسپر نے چوری کی ہو میرے خیال میں وہ اس قدر جوا نہیں کھیلتا جتنا لوگ کہتے ہیں۔ اپنی آمدنی میں گزارہ کرتا ہے ٭

اپنی چچازاد بہن ماڈلین کے متعلق اس نے کہا۔ "میرا ہمیشہ یہی خیال رہا کہ پراسپر ماڈلین سے محبت کرتا ہے اور ان کی شادی ہو جائے گی۔ جب وہ چلا گیا تو میرا خیال تھا کہ ان میں کوئی جھگڑا ہو گیا ہے اور صلح ہو جائے گی"

لوسین اپنے بیان پر دستخط کر کے رخصت ہو گیا ٭

اس کے بعد کاویلون کی باری آئی۔ اس بے چارے کی حالت قابل رحم تھی۔ اس نے اپنی غلطی کی تلافی کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ کاویلون نے مسٹر فاول پر تو کوئی الزام نہ لگایا۔ البتہ اپنے بیان میں یہ کہہ دیا۔ کہ میں پراسپر کا دوست ہوں اور مجھے یقین ہے کہ اس نے چوری نہیں کی۔ بدبختی سے میں اس کی بیگناہی کا ثبوت پیش نہیں کر سکتا ٭

کاویلون کے بعد بینک کے چھ سات اور ملازموں کے بیانات ہوئے۔ لیکن ان

میں کوئی خاص بات نہ تھی۔

ان میں سے ایک نے ایک تفصیل دی جس کو مجسٹریٹ نے لکھ لیا۔ اس نے بتایا مجھے معلوم ہے۔ کہ مسٹر پراسپر نے مسٹر اوڈل ڈویگارس کے ذریعے سٹاک ایکسچینج میں بہت سا روپیہ کمایا ہے۔

گواہوں کی شہادتیں ختم ہونے کے بعد مجسٹریٹ نے دربان کو بھیجا کہ مین فرلاٹ کو ڈھونڈھ لائے۔ وہ کچھ دیر بعد اسے لے آیا۔ سراغرسان نے رقعے والا قصہ بیان کیا اور رقعہ بھی پیش کر دیا جس کو مادام جیپسی سے چرا لیا تھا۔ پراسپر اور مادام جیپسی کی زندگیوں کے جو حالات جمع کئے تھے وہ بھی مجسٹریٹ کو بتا دیے۔

سراغرسان کی کہانی ختم ہوئی تو مجسٹریٹ نے کہا۔ "ظاہر تو کچھ ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس نوجوان شخص نے چوری کی ہے۔"

مگر مین فرلاٹ کی رائے یہ نہ تھی۔ مجسٹریٹ کو غلط راستے پر دیکھ کر اسے خوشی ہوئی۔

اگلے دن مجسٹریٹ نے مادام جیپسی کے بیانات لیے۔ مسٹر فادل اور کاویلون کو بلایا گیا۔ گواہوں میں سے صرف دو شخص حاضر نہ ہو سکے۔ ایک وہ پیادہ جسے پراسپر نے بنک بھیجا تھا۔ وہ بیمار تھا اس لیے حاضر نہ ہو سکا۔ اور دوسرا مسٹر اوڈل ڈویگارس۔

پانچویں فصل

قید کے پہلے دو دن تو پراسپر کو چنداں طویل معلوم نہ ہوئے۔ لکھنے کا سامان فراہم کر دیا گیا تھا۔ اس نے اپنی صفائی کی تیاری کر لی۔ اس کے بعد دوسری پیشی کا انتظار بیتابی سے کرنے لگا۔

پیر کی صبح کو ٹھڑی کا دروازہ کھلا اور اس کا باپ اندر آیا۔ کافی عمر رسیدہ آدمی تھا۔ بال بالکل سفید ہو چکے تھے۔

پراسپر فوراً گھٹنے ٹیک کر ہونے کے لئے آگے بڑھا۔ لیکن باپ نے اسے پیچھے دھکیل دیا اور کہا "دور رہو!"

پراسپر نے چیختے ہوئے کہا: "آپ بھی۔ آپ بھی مجھے مجرم سمجھتے ہیں؟"

باپ نے ٹوکتے ہوئے جواب دیا۔ "اس شرمناک تماشے کو بند کرو۔ مجھے سب معلوم ہو چکا ہے۔"

پراسپر:۔ لیکن ابّا میں بے قصور ہوں۔ میں اپنی مرحوم والدہ کی یاد کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں بے قصور ہوں۔

مسٹر برٹومی نے غصّے سے کہا "بدبخت کفر نہ بک۔ شکر ہے کہ تیری ماں زندہ نہیں۔ زندہ ہوتی۔ تو پراسپر تیرا یہ جرم اُس کی جان لے لیتا۔

پھر دیر تک خاموشی رہی۔ آخر پراسپر نے کہا۔ "ابّا! آپ میرے دل کے ٹکڑے کر رہے ہیں۔ میں ایک عجیب سازش کا شکار ہوا ہوں۔ مجھے اس وقت اپنی پوری ہمّت اور جرأت کی ضرورت ہے۔

مسٹر برٹومی۔ "شکار؟ کیا تم اپنے مالک پر تہمت لگا رہے ہو؟ اس شخص پر جس نے تم پر بے شمار احسان کئے ہیں؟ اسے لوٹنا ہی بہت بڑی خطا ہے۔ لیکن اس پر یہ الزام تراشی؟ کیا یہ بھی جھوٹ ہے کہ تم نے مجھے پیرس آنے کو تیار ہونے کے لئے لکھا تھا تاکہ تمہارے لئے مسٹر فاول کی بھتیجی کی طلب گاری کروں؟"

پراسپر: نے نحیف آواز میں کہا۔ "نہیں"۔

باپ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا "اس بات کو ایک سال ہونے کو آیا، اس کا لحاظ بھی تمہیں بُری صحبت اور جرم سے نہ روک سکا؟

پراسپر: "لیکن ابّا! مجھے اب بھی اُس سے محبت ہے۔ مجھے بات تو کرنے دیجئے۔

برٹومی: بس بہت ہو ٹی۔ میں تمہارے مالک سے مل چکا ہوں۔ میں نے سب کچھ سن لیا ہے۔ مجسٹریٹ سے بھی مِل آیا ہوں۔ اُسی نے تم سے ملاقات کی اجازت دی ہے میں تمہاری رہائش کے کمرے اور اُس کا پُر تکلف سامان

بھی دیکھ آیا ہوں - مجھے چوری کی وجہ کا پتہ بھی چل گیا ہے - خاندان میں تم پہلے چور ہو۔"

مسٹر برٹومی نے دیکھا کہ اس کا بیٹا سن نہیں رہا - اس لئے خاموش ہو گیا اور پھر کہا! "لیکن میں تمہیں ملامت کرنے نہیں آیا - میری بات سنو - یہ سارے تین لاکھ فرانک جو تم نے چرائے ہیں - ان میں سے کس قدر باقی ہیں؟"

پراسپر:۔ "ابا! میں پھر کہتا ہوں کہ میں بے قصور ہوں۔"

برٹومی:۔ "مجھے اسی جواب کی توقع تھی - تمہاری خطا کی تلافی کا بوجھ اب تمہارے عزیزوں پر آپڑا ہے جس روز تمہارے جرم کی خبر پہنچی - تمہارے بہنوئی نے اسی روز تمہاری بہن کے جہیز کے ستر ہزار فرانک مجھے دے دیئے اس کے علاوہ میرے پاس بھی ایک لاکھ چالیس ہزار فرانک ہیں - کل دو لاکھ دس ہزار فرانک بنتے ہیں - یہ رقم میں مسٹر فاول کو دے ڈالنا چاہتا ہوں۔"

اس بات سے پراسپر چونک اٹھا - اس نے چیخ کر کہا۔ "آپ ہرگز ایسا نہ کریں۔"

مسٹر برٹومی:۔ "میں سورج غروب ہونے سے پہلے یہ رقم ادا کر دوں گا - باقی رقم کی ادائیگی کے لئے مسٹر فاول سے مہلت لے لوں گا - پنشن کے مجھے ڈیڑھ ہزار فرانک ملتے ہیں - پانچ سو فرانک میں گزارہ کر سکتا ہوں اور ابھی اتنا ضعیف بھی نہیں ہوا کہ کہیں ملازمت نہ کر سکوں۔"

مسٹر برٹومی اپنے بیٹے پر غصّے کی نگاہیں ڈال کر چپ ہو گیا۔

پراسپر: "ابّا آپ کو ایسا کرنے کا حق ہرگز نہیں ہے۔ اگر آپ میری بات پر اعتبار کرنا نہیں چاہتے تو نہ کیجئے۔ لیکن آپ کا یہ اقدام مجھے تباہ کر ڈالے گا۔ میں تباہی کے گڑھے کے کنارے کھڑا ہوں۔ اور آپ مجھے اس میں دھکیل دینا چاہتے ہیں؟ ابّا! عدالت تذبذب میں ہے اور آپ سنے بغیر میرے خلاف فیصلہ صادر کر رہے ہیں۔"

پراسپر کے لہجے سے باپ کسی قدر متاثر ہوا۔ اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا "لیکن تمہارے خلاف شہادت بہت قوی ہے۔"

پراسپر نے جواب دیا "اس سے کیا ہوتا ہے میں اپنی بے قصوری ثابت کر دوں گا۔ یا اس کوشش میں جان ہار دوں گا۔ نتیجہ جو بھی ہو۔ مجھے سزا ملے یا نہ ملے۔ میری بدبختی کا سبب بننے والا مسٹر فادل کے گھر میں موجود ہے۔ میں اسے ڈھونڈھ نکالوں گا۔ ماڈلین نے ایک روز مجھ سے یہ کیوں کہا تھا کہ میں اسے بھول جاؤں؟ اسے مجھ سے اسی قدر محبّت ہے جس قدر مجھے اس سے ہے۔ پھر اس نے مجھے ریس نکالا کیوں دیا؟"

ملاقات کا گھنٹہ گزر گیا۔ مسٹر برٹومی اپنے بچے کی بے قصوری کا قائل ہو کر وہاں سے نکلا۔ باپ بیٹا آنسو بہاتے ایک دوسرے سے بغل گیر ہوئے۔ باپ کے جاتے ہی پراسپر کی کوٹھڑی کا دروازہ پھر کھلا اور پہرہ دار اسے

پیشی کے لئے لے جانے کو اندر آیا۔ اس دفعہ پراسپر سر بلند کئے مضبوط قدم سے گیا۔

جب وہ اس کمرے سے گزرا جہاں پولیس والے اور سراغرسان بیٹھے تھے تو سنہری عینک والے آدمی نے کہا۔ "مسٹر برلوڈمی! حوصلہ رکھو۔ اگر تم بے قصور ہو تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔"

پراسپر نے متعجب ہو کر پہرہ دار سے پوچھا: "یہ شخص کون ہے؟"

پہرہ دار نے جواب دیا: "کیا تم مشہور و معروف سراغرسان لیکوک کو نہیں جانتے؟"

"اگر تمہارا مقدمہ فین فرلاٹ کی بجائے اس کے ہاتھ میں ہوتا تو مدت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے وہ تمہیں جانتا ہے۔"

پراسپر: "اس سے پہلے میں اس سے کبھی نہیں ملا۔"

پہرے دار — "یہ نہ کہو۔ بھیس بدلنے میں وہ جادوگر ہے۔"

اس دفعہ پراسپر کو بنچ پر انتظار نہ کرنا پڑا۔ مسٹر پرچینٹ نے انتظام کیا تھا کہ باپ بیٹے کی ملاقات ختم ہوتے ہی تحقیقات شروع ہو جائے جس کا مقصد یہ تھا کہ ملاقات سے بیٹے کے دل میں جو ہیجان پیدا ہو اُس کے فرو ہونے سے پیشتر حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کی جائے۔

مجسٹریٹ نے اپنی توقع کے خلاف پراسپر کو مطمئن اور مصمم دیکھا تو اسے

تعجب ہوا اس نے سب سے پہلے پوچھا: "تم نے سوچ بچار کر لی ہے؟"

پراسیپر: "میں جرم کا مرتکب نہیں ہوا اس لئے کسی سوچ بچار کی ضرورت نہیں۔"

مجسٹریٹ: "تم اس بات کو بھول رہے ہو کہ نرم سلوک کا مستحق ہونے کو صداقت اور پشیمانی کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔"

پراسیپر: "حضور مجھے نہ نرمی کی ضرورت ہے نہ عفو کی۔"

مجسٹریٹ: "بتاؤں کہ روپیہ کہاں خرچ ہوا ہے؟ بتا دوں تو کیا جواب دو گے؟"

پراسیپر: "جناب اس صورت میں مجھے یہاں نہیں ہونا چاہئے۔"

مجسٹریٹ بالعموم اپنے معمولی طریقوں سے کامیاب ہو جاتا تھا۔ لیکن اس مقدمے میں ان سے کام نہ چلا۔

مجسٹریٹ: "تو اب بھی تم یہی کہتے ہو کہ چوری مالک نے کی ہے؟"

پراسیپر: "مالک نے کی ہے یا کسی دوسرے شخص نے۔"

مجسٹریٹ: "نہیں مالک کے بغیر اور کوئی نہیں کر سکتا۔ نفط اس کے سوا اور کسی کو معلوم نہ تھا۔ کوئی ایسی وجہ ہے۔ جس سے اس نے اپنی چوری آپ کی ہو؟"

پراسیپر: "حضور مجھے ایسی کوئی وجہ معلوم نہیں۔"

مجسٹریٹ: "تو میں بتاتا ہوں اس کی وجہ۔"

خزانچی کا سکون توڑنے کے لئے یہ اس کی آخری کوشش تھی۔

مجسٹریٹ:" بتا سکتے ہو گذشتہ سال تم نے کل کس قدر روپیہ خرچ کیا ہے؟"

پراسپر:" (فوراً) پچاس ہزار فرانک"

مجسٹریٹ:" یہ رقم تم نے کہاں سے حاصل کی؟"

پراسپر:" بارہ ہزار فرانک مجھے والدہ کی میراث سے ملے۔ چودہ ہزار فرانک میری تنخواہ اور کمیشن کے ہوئے۔ آٹھ ہزار فرانک میں نے سٹاک ایکسچینج میں کمائے۔ باقی میں نے قرض لیا تھا"

مجسٹریٹ:" قرض کس سے لیا؟"

پراسپر:" مسٹر راؤل ڈولیگورس سے"

راؤل ڈولیگورس چوری کے دن سے باہر گیا ہوا تھا اس لئے اس کی شہادت ابھی تک نہ ہو سکی تھی

مجسٹریٹ:" بتاؤ اس کی کیا وجہ تھی کہ تم نے بنک سے روپیہ ایک دن پہلے نکلوایا؟"

پراسپر:" کیوں کہ مسٹر ڈوکلیمران نے مجھ سے کہا تھا کہ علی الصباح اسے روپیہ کی ضرورت ہے"

مجسٹریٹ:" کلیمران تمہارا دوست ہے؟"

پراسپر:" نہیں یہ شخص مجھے پسند نہیں۔ وہ مسٹر ڈولیگورس کا دوست ہے"

مجسٹریٹ:" چوری کے دن شام کے بعد تم کہاں رہے؟"

پراسیپر: "دفتر سے نکل کر میں ریل میں مسٹر راؤل ڈولیگورس کے دیہاتی مکان پر گیا جو سینٹ جرمین میں ہے۔ اس نے پندرہ سو فرانک طلب کئے تھے۔ وہ دینے گیا تھا۔ مسٹر راؤل ڈولیگورس مکان پر موجود نہ تھا۔ اس لئے میں یہ رقم اس کے ملازم کے پاس چھوڑ آیا۔"

مجسٹریٹ: "تمھیں علم تھا کہ مسٹر راؤل ڈولیگورس سفر پہ جانے والے ہیں؟"

پراسیپر: "نہیں۔ مجھے اس کا علم نہیں تھا۔"

مجسٹریٹ: "اپنے دوست کے مکان سے واپس آنے کے بعد تم کہاں رہے؟"

پراسیپر: "پیرس واپس آیا اور ایک دوست کے ہمراہ بولوارڈ رسٹوران میں کھانا کھایا۔"

مجسٹریٹ: "اور اس کے بعد؟"

پراسیپر ہچکچانے لگا۔

مجسٹریٹ: "تم نہیں بتاتے تو میں تمھیں بتاتا ہوں کہ تم اس کے بعد کہاں رہے۔ تم ریولی چاپتال گئے۔ کپڑے بدلے اور ولسن نامی عورت کی پارٹی میں گئے۔ جوان عورتوں میں سے ہے۔ جو خود کو ڈراما کی آرٹسٹ کہہ کر تھیٹر کی توہین کر رہی ہیں۔"

پراسیپر: "حضور آپ کی اطلاع صحیح ہے۔"

مجسٹریٹ: "وہاں بہت سی تفریحات ہوتی ہیں۔ ٹھیک ہے؟"

پراسیپر: "بعض اوقات۔"

مجسٹریٹ: "تو تم اس طرح کے مقامات پر اکثر آتے جاتے ہو؟ کیا تم اسی قسم کی

ایک عورت کو لیسنزی نام کے ایک شرمناک ہنگامے میں بھی شریک ہوئے تھے"؟

پراسیکیوٹر: "میرا خیال تھا، میں چوری کی واردات کے متعلق شہادت دے رہا ہوں"؟

مجسٹریٹ: "ہاں، ہاں۔ جوئے بازی کا انجام چوری ہی ہوا کرتا ہے۔ کیا تم نے اس عورت ولسن کے ہاں اٹھارہ سو فرانک جوئے میں نہیں ہارے تھے"؟

پراسیکیوٹر: "معاف فرمائیے۔ صرف گیارہ سو فرانک"۔

مجسٹریٹ: "اور صبح تم نے ایک ہزار فرانک کا بل ادا کیا تھا"؟

پراسیکیوٹر: "جی جناب"۔

مجسٹریٹ: "اس کے علاوہ پانچ سو فرانک تمہاری میز کے دراز میں تھے۔ اور تمہاری گرفتاری کے وقت چار سو فرانک تمہاری جیب سے نکلے۔ ساڑھے چار ہزار فرانک کی رقم چوبیس گھنٹے میں تمہارے پاس تھی"؟

اس قلیل عرصے میں ان کے ٹھیک ٹھیک معلومات فراہم کر لینے پر پراسیکیوٹر ہکا بکا رہ گیا۔ آخر اس نے کہا: "آپ کی اطلاعات صحیح ہیں جناب"۔

مجسٹریٹ: "یہ روپیہ تم نے کہاں سے لیا۔ حالانکہ ایک دن پہلے تمہارے پاس اس قدر پیسے نہ تھے کہ ایک چھوٹا سا بل ادا کر سکتے"؟

پراسیکیوٹر: "جس روز کا آپ ذکر فرما رہے ہیں۔ اس روز میں نے ایک دلال کی معرفت تین ہزار فرانک کے تمسکات فروخت کئے تھے۔ اور دو ہزار فرانک اپنی تنخواہ

سے پیشگی لئے تھے۔ مجھے کسی بات کے چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

مجسٹریٹ: "تمہیں کسی بات کے چھپانے کی ضرورت نہیں۔ سوال یہ ہے کہ تم نے یہ رقعہ اپنے ایک ساتھی کو پُراسرار طریقے سے کیوں دیا تھا؟"

یہ وار کاری تھا۔ پراسپر کی نگاہ مجسٹریٹ کی متجسّس نگاہ کے سامنے نہ ٹھہر سکی۔

پراسپر: (بڑبڑاتے ہوئے) "میرا خیال ہے میں چاہتا تھا۔"

مجسٹریٹ: "تم اپنی داشتہ کو چھپانا چاہتے تھے؟"

پراسپر: "جناب والا۔ یہی بات ہے۔ میرا خیال ہے جب کسی کے خلاف کوئی الزام عائد کیا جاتا ہے تو اس کی زندگی کی تمام کمزوریاں اس کے خلاف بطور شہادت استعمال کی جاتی ہیں۔"

مجسٹریٹ: "تمہارا مطلب ہے، کہ عورت کا حال معلوم ہونے سے الزام زیادہ سنگین ہو جانے کا اندیشہ تھا؟ تو تمہاری ایک داشتہ ہے؟"

پراسپر: "حضور میں جوان ہوں۔"

مجسٹریٹ: "عدالت دفتی بے راہ رویوں کو برداشت کر سکتی ہے لیکن اس قسم کے شرمناک تعلق سے درگزر نہیں کر سکتی۔ جو شخص یہاں تک گر جائے کہ ایک بدکار عورت کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگے۔ تو وہ اس عورت کو پستی سے نہیں اٹھا سکتا بلکہ خود اس سطح تک گر جاتا ہے جہاں وہ عورت ہے۔"

Taj Tahir Foundation

پراسیپر: "جناب والا ــ"

مجسٹریٹ: "میرا خیال ہے تمہیں معلوم ہوگا کہ یہ عورت کون ہے جسے تم نے اپنی شریف والدہ کا نام عارضی طور پر دے دیا ہے؟"

پراسیپر: "جب میں اس سے ملا تو مادام جیپسی ایک گھرانے میں اتالیق تھی۔ اس کی ولادت اولپورٹو میں ہوئی۔ وہ ایک پرتگیزی کنبے کے ساتھ یہاں آئی تھی۔"

مجسٹریٹ: "وہ جپسی نہیں ہے۔ وہ کبھی اتالیق بھی نہیں رہی۔ اور وہ پرتگیز بھی نہیں ہے۔"

پراسیپر اس کی تردید کرنا چاہتا تھا لیکن مسٹر ٹریجنٹ نے خاموش رہنے کو کہا اور خود کوئی کاغذ ڈھونڈنے لگا۔

مجسٹریٹ: "ہاں۔ یہ رہا، لوسنو، پالمیرہ چوکاریلہ۔ پیدائش پیرس سنہ ۱۸۴۰ء جیکس چوکاریلہ اور اس کی بیوی کیرولین پائیڈلنٹ کی بیٹی۔ بارہ سال کی عمر میں پالمیرہ چوکاریلہ کو ایک جلد ساز کے پاس شاگرد بٹھایا گیا۔ سولہ سال کی عمر تک وہاں رہی۔ سترہ سال کی عمر میں پنساری ڈومبا کے گھر ملازم ہوئی جو ریو سینٹ ڈینس میں رہتا تھا۔ تین مہینے وہاں رہی۔ سنہ ۱۸۵۷ء میں اس نے یکے بعد دیگرے آٹھ دس جگہ کام کیا۔ سنہ ۱۸۵۷ء میں وہ ملازمت سے سبکدوش ہوگئی اور پلیس چوائے سیول میں پنکھوں کے ایک سوداگر کے ہاں کام کرنے گئی۔"

"۱۸۵۸ء کے آخر میں یہ لڑکی تونیس نامی ایک خاتون کے ہاں ملازم ہوئی جو اسے لزبن لے گئی۔ ۱۸۶۱ء میں پیرس واپس آگئی اور سینٹ کورٹ کی عدالت سے ضرب شدید پہنچانے کے جرم میں اسے تین مہینے قید کی سزا ہوئی۔ پرتگال سے واپس آئی تو نام نینا جیپسی نام رکھ لیا۔"

پراسیپر: "لیکن جناب میں آپ کو یقین دلاتا ہوں ——"

مجسٹریٹ: "—— ہاں۔ ہاں۔ میں مانتا ہوں کہ یہ کہانی اس قدر دل کش نہیں جو اس نے تمھیں سنائی ہے۔ لیکن اِس کے سچا ہونے میں شبہ نہیں ہے۔ جیل سے نکلنے کے چھ مہینے بعد اس کی آشنائی ایک تجارتی دلال سے ہوئی جس نے اسے باسٹیل کے نزدیک رہنے کا مکان لے دیا۔ اس شخص کا نام کالی داس تھا۔ وہ اس پر عاشق تھا اور پھر وہ تمھارے ساتھ نکل گئی۔ تمھیں کالی داس کے انجام کی خبر ہے؟"

پراسیپر: "بالکل نہیں۔"

مجسٹریٹ: "اس بیچارے کو اس سے اس قدر محبت تھی کہ دیوانہ ہو گیا۔ اِس نے اُس شخص کو قتل کرنے کا عہد کیا جس کے ساتھ وہ چلی گئی تھی۔ لیکن خیال ہے کہ اس نے خودکشی کر لی کیوں کہ سامان بیچ کر مفقود الخبر ہو گیا تھا۔"

"یہ ہے وہ عورت جسے تم نے اپنی ساتھی بنا رکھا ہے۔ کم سے کم تم یہ تو تسلیم کرو گے کہ تمھارے تنزل کا باعث یہی عورت ہوئی ہے"؟

پراسیکیوٹر: "حضور میں کیسے تسلیم کر لوں۔ واقعہ کی صورت یہ نہیں ہے"۔

مجسٹریٹ: "بہر حال اس پر تمھیں بہت زیادہ خرچ کرنا پڑتا تھا۔ ٹھہرو (مجسٹریٹ نے ایک بل نکالا) پچھلے سال تم نے اس کے درزی کو دو ہزار فرانک ادا کئے"

پراسیکیوٹر: "میں اپنی خوشی سے اس پر روپیہ خرچ کرتا تھا"۔

مجسٹریٹ: "تم شہادت کو جھٹلاتے ہو۔ تمھارے عادات و اطوار میں جو تبدیلی واقع ہوئی ہے کیا وہ اس لڑکی کی وجہ سے نہیں ہوئی؟ اس سے انکار کر سکتے ہو؟"

پراسیکیوٹر: "ہاں جناب! مجھے انکار ہے"۔

مجسٹریٹ: "تو پھر تم اُس گھر سے خود بخود کیوں نکل گئے جہاں تم ایک دوسری نوجوان لڑکی سے محبت کر رہے تھے؟"

پراسیکیوٹر: "میں اس کی وجہ آپ کو نہیں بتا سکتا"۔

مجسٹریٹ نے اطمینان کا سانس لیا ہے۔ اس نے قیدی کا ایک کمزور پہلو معلوم کر لیا تھا۔

مجسٹریٹ: "کیا ماڈموازل ماڈلین نے تمھیں جواب دے دیا تھا؟"

پراسیکیوٹر خاموش رہا۔

مجسٹریٹ: (اپنی بات کی تکرار کرتے ہوئے) بولو — میں تمھیں آگاہ کرتا ہوں کہ یہ نکتہ بہت اہم ہے"۔

پراسیکیوٹر: "خاموش رہنے سے خواہ کتنا ہی نقصان پہنچے۔ میں خاموش رہوں گا"۔

مجسٹریٹ کا خیال تھا کہ اس کے بعد پراسیکیوٹر شاید کچھ اور بھی کہے لیکن اسے خاموش دیکھا۔ تو پھر اپنی بات جاری رکھی ؎

"تم نے ایک سال میں پچاس ہزار فرانک اڑا کر اپنا سرمایہ ختم کر دیا ہے اس لئے اب تم اس قسم کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ آئندہ کے متعلق کیا سوچا ہے؟

پراسیکیوٹر: "کچھ نہیں"

مجسٹریٹ: "جب تک روپیہ تھا خرچ کرتے رہے۔ جب اپنا روپیہ ختم ہو گیا تو مالک کے سیف سے اڑا لیا؟"

پراسیکیوٹر: "آہ! جناب اگر میں قصوروار ہوتا تو اس وقت یہاں نہ ہوتا۔ میں ہرگز دفتر واپس نہ جاتا"

مجسٹریٹ: (اطمینان کا تبسم نہ چھپا سکا) مجھے معلوم تھا کہ تم یہ دلیل پیش کرو گے۔ تم نے فرار نہ ہو کر عقلمندی کا ثبوت دیا ہے۔ کئی ایک گزشتہ واقعات سے ثابت ہو گیا ہے کہ فرار ہونا بے فائدہ بات ہے۔ چنانچہ ہوشیار آدمی کی طرح تم اپنی جگہ سے نہ ہلے، تم نے دل میں سوچا ہو گا "بالفرض مصیبت نہ ٹلی۔ اور مجھے قید کی سزا ہو گئی تو پرواہ نہیں۔ قید کی مدت پوری کر کے باہر آؤں گا تو یہ رقم میرے پاس ہو گی۔ بہت سے لوگ ساڑھے تین لاکھ فرانک کے عوض اپنی زندگی کے پانچ سال قربان کر سکتے ہیں"؎

پراسیکیوٹر: "لیکن جناب میرا ارادہ چوری کرنے کا ہوتا تو صرف ساڑھے تین لاکھ

فرانک کیوں چراتا کچھ دیر انتظار کر کے دس لاکھ فرانک کیوں نہ چراتا"؟

مجسٹریٹ:" نہیں۔ انتظار ہمیشہ نہیں ہو سکتا"۔

پراسیپر: (کچھ دیر سوچنے کے بعد) "ایک بات مجھے یاد آئی ہے جس سے مجھے شاید کچھ مدد مل سکے۔ پیادہ روپیہ لے کر بنک سے واپس آیا۔ تو میں دفتر سے نکلنے والا تھا مجھے یاد ہے کہ میں نے اس کے سامنے نوٹوں کو گنا۔ اور سیف میں رکھ کر تالہ لگا دیا تھا"۔

مجسٹریٹ:" اس کا بیان بھی لیا جائے گا۔ اب تمہیں واپس تمہاری کوٹھڑی میں لے جایا جائیگا"۔

پراسیپر کے جانے کے بعد مجسٹریٹ نے کلرک سے پوچھا۔ ایک میڈیکل سرٹیفکیٹ پیش کیا گیا تھا کہ پیادہ اینٹونین بیماری کی وجہ سے عدالت میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ اس وقت یہ شخص کہاں ہے"؟

سیگال نے جواب دیا۔" حضور وہ اس وقت ڈولبو نے ہسپتال میں ہے"۔

مجسٹریٹ:" بہت خوب۔ میں وہیں جا کر اس کا بیان لئے لیتا ہوں۔ گاڑی منگواؤ"۔

ہسپتال پہنچ کر انہیں معلوم ہوا کہ اینٹونین بیان دینے کے ناقابل نہیں ہے۔ چنانچہ مجسٹریٹ اور کلرک اس کے پاس چلے گئے۔

پیادہ معمولی سوالات کے جواب دیتا رہا۔ اس نے بتایا میرا نام اینٹونین پوشہ ہے۔ میری عمر چالیس سال ہے۔ میں کیڈاؤ جک میں پیدا ہوا تھا۔ میں نے شادی نہیں کی۔ اس کے بعد مجسٹریٹ نے پوچھا:" تم میں اتنی طاقت ہے کہ سب

سوالات، کا جواب دے سکو؟"

پیادہ: "جی جناب والا"

مجسٹریٹ: "۲۷ فروری کے دن ساڑھے تین لاکھ فرانک بنک سے تم ہی لائے تھے؟"

پیادہ: "ہاں جناب"

مجسٹریٹ: "بنک سے کس وقت واپس پہنچے تھے؟"

پیادہ: "دیر ہوگئی تھی۔ میں واپس پہنچا تو پانچ بج چکے تھے"

مجسٹریٹ: "تمھیں کچھ یاد ہے تم نے نوٹ مسٹر برٹومی کو دیئے تو اُس نے کیا کیا تھا؟ اچھی طرح یاد کر کے جواب دو"

پیادہ: "مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ مسٹر برٹومی نے پہلے نوٹوں کو گنا۔ پھر ان کو چار پیکٹوں میں رکھا۔ پھر چاروں پیکٹ سیف میں رکھ کر تالہ لگا دیا۔ اور چلا گیا۔ یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے"

مجسٹریٹ: "تمھیں ٹھیک یاد ہے کہ جو کچھ تم نے بیان کیا درست ہے؟"

مسٹر پریجنٹ کے متین لہجے سے پیادہ سہم گیا

چپراسی: "یقین! میں اس کی صحت پر اپنے سر کی بازی لگا سکتا ہوں"

اس سے زیادہ اس نے اور کچھ نہ کہا کہ کہیں دباؤ ڈال کر اس کا بیان بدل نہ دیا جائے۔ اور واقعی اگر زور ڈالا جاتا تو اس کا بیان بدلنا مشکل نہ تھا

مجسٹریٹ نے باہر آ کر کلرک سے کہا: "مسئلہ پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے"

چھٹی فصل

گرانڈ آرکینج ہوٹل جہاں مادام جیپسی نے پناہ لی ہے سینٹ مائیکل کے گھاٹ پر سب سے اچھا اور نفیس ہوٹل ہے۔

اس کی مالک مادام الیگزنڈرا کبھی بہت حسین اور دلکش خاتون تھی۔ اب فربہ ہو گئی ہے۔ تاہم اس کی آنکھیں چمکدار اور دانت موتیوں کی طرح سفید ہیں۔ البتہ بے چاری کی ناک سُرخ ہے۔ اپنے خاوند کی عاشق ہے۔

جس وقت مسٹر پریجنٹ ہسپتال سے نکل رہا تھا تو وہ کھانا تیار کر کے اپنے خاوند کا انتظار کر رہی تھی۔

نین فرلاٹ آخر آ گیا۔ تین سال ہوئے ان کی ملاقات ہوئی تھی۔ مادام نے نجی تحقیقاتوں کے لئے اسے ملازم رکھ لیا تھا۔ پھر ان کی شادی ہو گئی۔ دونوں نے سرمایہ ملا کر گرانڈ آرکینج ہوٹل لے کر اس کا ساز و سامان درست کیا جس سے خاصی آمدنی ہونے لگی۔ لوگ ان کو عزت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ نین فرلاٹ کے خفیہ پولیس میں ملازم ہونے کو اخفا میں رکھا گیا ہے۔

فین فرلاٹ نے بیوی کو چوما۔ بیوی نے کہا: "بہت دیر کر دی تم نے"

فین فرلاٹ :۔ میں بہت تھکا ہوا ہوں۔ سارا دن مسٹر فاول کے بقچہ بردار سے بلیارڈ کھیلتا رہا۔ اس نے ہر بازی جیتی۔ بلیارڈ کمال کا کھیلتا ہے۔ بلیارڈ کے سوا اسے اور کچھ نہیں آتا۔ پرسوں اس سے آشنائی ہوئی تھی۔ اب وہ میرا گہرا دوست بن گیا ہے۔ اگر میں اینٹونین پیادے کی جگہ حاصل کرنے کے لیے درخواست دوں تو ضرور میری مدد کرے گا۔

مادام الیگزنڈرا:۔ کیا؟ پیادہ کی جگہ کی درخواست؟

فین فرلاٹ :۔ ہاں تحقیقات کے سلسلے میں مجھے وہاں پیادہ بننا پڑے گا۔

مادام الیگزنڈرا:۔ کیا بقچہ بردار سے کوئی بات معلوم نہیں ہوئی؟

فین فرلاٹ :۔ اس نے کام کی کوئی بات نہیں بتائی۔ بینکر پرہیزگار اور نیک شخص ہے اس میں کوئی بری عادت نہیں۔ شراب نہیں پیتا۔ جوا نہیں کھیلتا داشتہ نہیں رکھتا۔ بہت دولت مند ہے۔ خرچ کفایت شعاری سے کرتا ہے۔ بیوی بچوں کا عاشق ہے۔ اس کے ہاں مہمان اکثر آتے ہیں۔ لیکن خود بہت کم باہر جاتا ہے۔

مادام الیگزنڈرا:۔ بیوی کی عمر کیا ہے؟

فین فرلاٹ :۔ پچاس کے قریب۔

مادام الیگزنڈرا۔ خاندان کے دوسرے افراد کے حالات بھی معلوم کئے؟

فین فرلاٹ :۔ ہاں۔ چھوٹا لڑکا فوج میں کسی عہدے پر ہے۔ بڑا لڑکا لوسین والدین کے پاس رہتا ہے اور اچھے اخلاق کا نمونہ ہے۔ بیوی اور بھتیجی کے متعلق کچھ معلوم نہیں کر سکا ۔

مادام الیگزنڈرا :۔ جانتے ہو تمہاری جگہ میں ہوتی تو کیا کرتی ؟

فین فرلاٹ :۔ نہیں ۔

مادام الیگزنڈرا :۔ میں مسٹر لیکوک سے مشورہ لیتی ۔

فین فرلاٹ ۔ نام سن کر اچھل پڑا "خوب مشورہ دیا جو میں کر رہا ہوں اس کی ہوا تک اسے پہنچ جائے تو نوکری سے موقوف ہو جاؤں ۔

مادام الیگزنڈرا :۔ میرا مطلب ہے یونہی سرسری طور پر اس کی رائے لے لو ۔

فین فرلاٹ :۔ ہاں شاید یوں کرنا مفید ہو۔ لیکن وہ اس قدر ہوشیار ہے کہ فوراً تاڑ جائے گا۔ خیر سوچوں گا۔ مادام نینا جیپسی کا کیا حال ہے ؟

یہ لڑکی سمجھ رہی تھی کہ پراسپر کی ہدایت کے مطابق گرانڈ آرکنیج ہوٹل میں آئی ہے۔ اور یہاں آنے کا مشورہ اسے خیر خواہی سے دیا گیا تھا مسٹر برنجیٹ کے سمن پہنچے۔ تو پولیس کی کارگزاری کی بہت تعریف کی کہ اتنی جلد ہی اس کی چھینے کی جگہ کا کھوج لگا لیا۔ حالانکہ وہ یہاں اپنے اصلی نام یعنی پالمیرہ چاکوریلہ کے نام سے مقیم تھی ۔

فادام الیگزنڈرا:۔ "لڑکی ابھی نیچے نہیں اتری۔ اسے ذرا شبہ نہیں ہوا"
معلوم نہیں مجسٹریٹ نے اسے کیا کہا تھا کہ واپس آئی تو سخت طیش میں تھی
اور جا کر مسٹر فاول سے فساد کرنے پر تل گئی۔ پھر اس نے ایک خط لکھ کر جین کو
ڈاک میں ڈالنے کے لیے دیا۔ یہ رہا وہ خط"

خط پر پتہ یہ لکھا تھا:

موسیو ایل ڈو کلیمران آئرن ماسٹر ہوٹل ڈولوودور

کی معرفت

مسٹر راؤل ڈوبگورس کو ملے

(بہت ضروری)"

فین فرلاٹ نے لفافہ احتیاط سے کھول کر خط پڑھا:۔

"مسٹر راؤل!

پراسپر چوری کے الزام میں جیل میں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس نے چوری
نہیں کی۔ تین دن ہوئے میں نے اس بارے میں آپ کو خط لکھا تھا"

(فین فرلاٹ نے رک کر کہا۔ "لیکن مجھے علم ہوئے بغیر اس نے خط کیسے
بھیج دیا۔ غالباً عدالت جاتے وقت ڈاک میں ڈالا ہوگا۔" پھر پڑھتا ہے)

"آپ نے اس کا جواب نہیں دیا۔ اگر پراسپر کے بہترین دوست بھی اس
مصیبت میں اس سے علیحدہ ہو گئے تو اور کون اس کی مدد کرے گا۔ اگر آپ

نے میرے اس خط کا بھی جواب نہ بھیجا تو میں بلا تامل وہ ساری باتیں پراسپر کو بتا دوں گی جو تمہارے اور ڈوکلیمران کے درمیان ہوئی تھیں اور میں نے سنی تھیں۔ میں نے جو وعدہ کیا تھا اس کی ذرہ بھر پرواہ نہیں کروں گی لیکن مجھے امید ہے کہ میں آپ پر بھروسہ کر سکتی ہوں۔ میں کل دوپہر اور چار بجے کے درمیان گرانڈ آرکینج ہوٹل میں آپ کی منتظر رہوں گی۔"

نینا جیپسی

نین فرلاٹ نے جلدی سے خط کی نقل لے کر اسے پھر لفافے میں بند کر دیا۔ دربان نے دروازہ کھول کر اشارہ کیا تو نین فرلاٹ جلدی سے اٹھ کر پچھلے کمرے میں چھپ گیا۔ مادام جیپسی اندر آئیں۔

مادام الیگزنڈرا نے اسے دیکھ کر تعجب کا اظہار کیا اور پوچھا۔ "بیٹی کیا باہر جا رہی ہو؟"

مادام جیپسی:۔ ہاں مجھے باہر جانا ہے۔ میں آپ سے یہ کہنے آئی ہوں کہ کوئی شخص مجھے ملنے آئے تو اسے کہہ دیں میری واپسی تک یہیں ٹھہرے۔

مادام الیگزنڈرا:۔ تمہاری تو طبیعت ٹھیک نہیں۔ کہاں جا رہی ہو؟

مادام جیپسی:۔ مجھے یہ رقعہ ملا ہے پڑھ لیجئے۔

مادام الیگزنڈرا بلند آواز سے رقعہ پڑھنے لگی تاکہ پچھلے کمرے میں نین فرلاٹ بھی سن لے:۔

"پراسپر کا ایک خیر خواہ جو نہ آپ کے پاس آسکتا ہے اور نہ آپ کو اپنے پاس بلا سکتا ہے آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔ آج پیر کی شام پورے ۹ بجے سنیٹ جیکس کے سامنے والے اومنی بس کے دفتر میں تشریف لائیے۔ تاکہ وہ جو بات آپ کو بتانا چاہتا ہے بتا دے۔ میں نے ملاقات کے لیے یہ مقام اس لیے چنا ہے کہ آپ کے دل میں کوئی خدشہ پیدا نہ ہو۔"

مادام الیگزانڈرا نے چلّا کر کہا: "کیا تم ملاقات کرو گی؟"

مادام جیلیسی :۔ ضرور ۔

مادام الیگزانڈرا :۔ لیکن یہ عقل مندی سے بعید ہے ۔

مادام جیلیسی :۔ (باہر جاتے ہوئے) کچھ ڈر نہیں ۔

دروازے میں پہنچی تو فین فرلاٹ بجلی کی طرح پچھلے کمرے سے باہر آگیا اور سختی سے بولا۔ "کیا گرانڈ آرمینج کی حیثیت شارع عام کی ہے کہ ہر کارے جب چاہیں کسی کو دکھائی دیے بغیر آتے جاتے رہیں ؟"

فین فرلاٹ نے مصنوعی بالوں کی ٹوپی سر پر رکھی اور گھنی ڈاڑھی لگا کر مزدور کا بھیس بدلا۔ باہر جاتے ہوئے کہا: "میں اس کے پیچھے جاتا ہوں جو بات وہ چھپا رہی ہے معلوم کرنا چاہتا ہوں مسٹر ڈوکلیمران کے نام وہ خط ڈاک میں ڈلوا دینا ۔"

مادام جیلیسی دس منٹ پہلے روانہ ہوئی تھی۔ فین فرلاٹ تیز قدمی

سے اس کے پاس پہنچ گیا اور اومنی بس کے دفتریں اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا۔

پورے نو بجے ایک شخص اندر آیا اور سیدھا مادام جیپسی کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ یہ شخص میانہ قد تھا۔ خوب صورت مونچھیں۔ لباس اچھا۔ مگر ایسا نہ تھا کہ خواہ مخواہ اس پر نظر پڑے۔

فین فرلاٹ نے فیصلہ کیا کہ اس کا پیچھا کر کے معلوم کروں گا کہ یہ کون ہے۔ بدقسمتی سے ان کی باتوں کا ایک لفظ بھی اس کے کان تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اس لیے وہ صرف ان کے چہرے کی کیفیت دیکھ رہا تھا۔

جوان خاتون پہلے سخت حیران سی نظر آئی۔ پھر خوفزدہ ہو کر اٹھنے لگی۔ لیکن اسے جلدی اطمینان دلا دیا گیا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ باتیں سن کر ڈر رہی ہے۔ پہلے انکار کیا۔ بعد میں معقول دلیل سن کر رضامند ہو گئی۔ ایک دفعہ قریب تھا کہ رو پڑے اس کے بعد یوں معلوم ہوا جیسے ہنسنا چاہتی ہے۔

فین فرلاٹ سوچ ہی رہا تھا کہ ان کے نزدیک جا بیٹھے۔ کہ اس شخص نے مادام جیپسی کو باہر چلنے کے لئے ہاتھ رکھنے کو اپنا بازو پیش کیا اور دونوں باہر نکل گئے۔

باہر نکل کر ایک گاڑی میں سوار ہو گئے۔ فین فرلاٹ نے گاڑی کے پیچھے لمبی دور لگانے کے لیے کمر باندھ لی۔

گابلوارڈ سینٹ دینے پہنچی تو سراغرسان کے پہلو میں درد کی ٹیس

اٹھی جس سے مجبور ہو کر وہ گاڑی کے پیچھے لٹک گیا۔ آخر گاڑی ایک سرائے کے سامنے رکی۔ ڈرائیور اتر کر سرائے میں چلا گیا۔ سرافرسان ایک دروازے میں کھڑے ہو کر سواریوں کے اترنے کا انتظار کرنے لگا۔

پانچ منٹ انتظار کیا۔ گاڑی سے کوئی نہ نکلا۔ فین فرلاٹ احتیاط سے گاڑی کے قریب آیا۔ تو دیکھتا کیا ہے کہ گاڑی خالی ہے!

سرافرسان کی حیرانی دور ہوئی۔ تو اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ لوگ گاڑی کے ایک دروازے سے سوار ہوئے اور دوسرے سے اتر گئے اور اس طرح تعاقب سے بچ گئے۔

اس نے ڈرائیور سے پوچھنا چاہا۔ مگر بد دماغ ڈرائیور نے اس پر جھک چڑھایا اور ایک لفظ نہ کہا۔

فین فرلاٹ مایوس ہو کر واپس سینٹ مائیکل کے گھاٹ آیا۔ اور جلدی سے پوچھا۔ "لڑکی واپس آگئی ہے؟"

جواب ملا — "نہیں۔ البتہ اس کے لیے دو پارسل آئے رکھے ہیں"۔

فین فرلاٹ نے احتیاط سے پارسل کھولے۔ ان میں معمولی کپڑے قمیض مضبوط جوتے اور سوتی ٹوپیاں تھیں۔ بظاہر بھیس بدلنے کا سامان تھا۔

فین فرلاٹ کا ارادہ تھا۔ کہ اپنی ناکامی کا حال بیوی کو نہ بتائے گا۔ لیکن پھر ارادہ بدل کر ساری کہانی سنا ڈالی۔

Taj Tahir Foundation

مادام جیپسی ایک بجے تک واپس نہ آئی۔ اور جب آئی تو چھوٹتے ہی پوچھا۔
"میرے لیے کوئی چیز پہنچی ہے؟"

مادام الیگزانڈرا نے اثبات میں جواب دیا۔ اور پوچھا کہ مسٹر برٹمی کے دوست سے ملاقات ہوئی؟

مادام جیپسی :۔ ہاں۔ مادام! اس نے ایسا مشورہ دیا ہے کہ میں نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے۔ کل میں آپ کے ہوٹل سے چلی جاؤں گی۔

مادام الیگزانڈرا:۔ کیا کوئی خاص واقعہ ہو گیا ہے؟

مادام جیپسی :۔ نہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں جو آپ سے تعلق رکھتی ہو (اس نے شمع جلائی اور چلی گئی)۔

فین فرلاٹ چھپ کر یہ باتیں سن رہا تھا۔ مادام جیپسی کے جانے کے بعد باہر نکلا۔ فین فرلاٹ نے اپنی بیوی سے مشورہ کرنے کے بعد مسٹر لیکوک سے صلاح لینے کا فیصلہ کر لیا۔

اگلے دن صبح سویرے فین فرلاٹ مسٹر لیکوک کے ہاں پہنچا تو اس قدر گھبرایا ہوا تھا کہ گھنٹی بجانے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔

نوکر نے دروازہ کھولا اور کہا "آپ بہت ٹھیک وقت پر آئے ہیں۔ صاحب آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔"

فین فرلاٹ بہت تذبذب حالت میں تھا۔ ملاقات کے کمرے میں گیا تو مسٹر لیکوک نے اسے خوش آمدید کہا اور قلم رکھ کر کہا: "بہت خوب دوست تم

آخر آ گئے۔ ہا۔ برٹومی والا مسئلہ ٹھیک نہیں چل رہا۔ ٹھیک ہے نا؟ تم نے اس کو بری طرح الجھا دیا ہے"۔

مسٹر لیکوک اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور دفعتاً مڑ کر درشت اور طنزیہ لہجے میں کہا: "ماسٹر گلہری! ایسے شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہو گی جو اپنے افسروں کے اعتماد سے ناجائز فائدہ اٹھائے اور اپنے انکشافات میں سے صرف اس قدر انھیں بتائے جس سے وہ غلط راستے پر چل پڑیں۔ اور خود بینی کی وجہ سے عدالت اور ملزم دونوں کو نقصان پہنچائے؟"

فین فرلاٹ ہیبت زدہ ہو کر پیچھے ہٹا اور کہنے لگا: "میں کہوں گا ——"

مسٹر لیکوک: "یہی کہو گے کہ ایسے شخص کو سزا ملنی چاہیئے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ اسے سزا ملنی چاہیئے۔ کوئی پیشہ عزت اور قدردانی سے جس قدر محروم ہے، اس پیشے کے کرنے والوں کو اپنا اعتماد اور ساکھ قائم رکھنے کی اسی قدر زیادہ ضرورت ہوتی ہے"۔

فین فرلاٹ: "لیکن حضور! میں حلفیہ کہتا ہوں ——"

لیکوک: "چپ رہو۔ چاہتے ہو کہ تمھیں حکم دیا جائے کہ ثابت کرو تم نے اپنی ساری معلومات مجسٹریٹ کو بتا دی تھیں؟ ہر شخص خزانچی پر الزام ثابت کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور تم ہو کہ مسٹر گو کو مجرم قرار دینے کی کوشش میں لگے ہوئے ہو"۔

فین فرلاٹ کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ لیکوک واقعی خفا ہے یا تصنع سے

کام لے رہا ہے۔ اس نے عاجزی سے کہا: "حضور آپ بالکل درست فرماتے ہیں۔"

مسٹر لیکوک نے بات جاری رکھتے ہوئے۔ "اور تم معاملہ فہم بھی نہیں ہو۔ دیکھو پیشی کے پہلے دن جب تم مجسٹریٹ کے سامنے بیان دینے آئے تو میں یقینی طور پر تو نہیں کہہ سکتا لیکن میرا گمان ہے کہ تمہارے پاس ایسے ثبوت موجود تھے جن سے معلوم ہو سکتا تھا کہ سیف کسی کی چابی سے کھولا گیا تھا۔"

فین فرلاٹ:۔ کس طرح؟

لیکوک:۔ تمہیں وہ خراش یاد ہے جس کا تم نے ذرہ بین کے ساتھ غور سے معائنہ کیا تھا۔ اگر تم بٹنگر اور خزانچی کی چابیوں کو بھی غور سے دیکھ لیتے تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ وہ خراش کس کی چابی سے پڑی ہے۔

فین فرلاٹ نے زور سے اپنا ماتھا پیٹا اور کہا: "گدھا ہوں میں۔"

لیکوک:۔ بالکل تم ایک نہایت اہم سراغ سے استفادہ کرنے سے چوک گئے۔ خیر بیٹھو۔ مفصل بتاؤ تمہیں کیا معلوم ہوا ہے؟

فین فرلاٹ نے تمام حقائق بیان کئے جو اسے معلوم تھے۔ البتہ جان بوجھ کر یہ نہ بتایا کہ مادام جیپسی اور وہ شخص گذشتہ شام اسے چکمہ دینے گئے تھے۔ وہ اپنی بات ختم کر چکا تو مسٹر لیکوک نے کہا۔ "ماسٹر گلہری! معلوم ہوتا ہے۔ تم کچھ بھول گئے ہو۔ خالی گاڑی کا پیچھا کتنی دور تک کیا تھا؟"

فین فرلاٹ کا چہرہ سُرخ ہو گیا۔ اُس نے کہا: "حضور کو اس کا علم بھی ہو گیا؟"

فوراً اُسے ایک خیال آیا اور کرسی سے اچھل پڑا: "وہ خوب صورت مونچھوں والے آپ ہی تھے؟"

فین فرلاٹ کی شکل تعجب سے ایسی بن گئی کہ مسٹر لیکوک اپنا تبسم نہ چھپا سکا۔

فین فرلاٹ:۔ آہ۔ جناب آپ عالی شان ایکٹر بن سکتے ہیں۔ لیکن بھیس تو میں نے بدل رکھا تھا۔"

لیکوک:۔ "ہاں لیکن بڑا بھونڈا گھنی ڈاڑھی اور مزدور کا کرتہ بھیس بدلنے کے لیے کافی نہیں۔ اصل راز آنکھوں کی شکل تبدیل کرنے میں ہے۔"

یہی وجہ تھی کہ لیکوک پولیس کے دفتر میں ہمیشہ سنہری فریم والی عینک لگائے رہتا تھا۔

فین فرلاٹ:۔ اس صورت میں آپ کو علم ہو گیا ہو گا کہ مادام جیپسی کیوں مسٹر ڈوکلیمران کا انتظار کئے بغیر گرانڈ آرکیڈ سے جا رہی ہے؟

لیکوک:۔ "وہ میری ہدایت پر عمل کر رہی ہے۔"

فین فرلاٹ:۔ تو پھر مجھ سے بڑا احمق دنیا میں کوئی نہیں۔

لیکوک:۔ نہیں گلہری تم احمق نہیں ہو۔ اصل میں بات یہ ہے کہ اپنی بساط سے

بڑا کام تم نے اپنے ذمے لے لیا ہے ۔

فین فرلاٹ نے دیکھا کہ افسر خندہ پیشانی سے پیش آرہا ہے۔ اس کے دل میں شبہ سا پیدا ہوا بولا: "حضور آپ چور پر انگلی رکھ سکتے ہیں؟"

لیکوک :۔ تم سے زیادہ نہیں۔ تم ایک رائے قائم کر چکے ہو میں تو ابھی یہ بھی نہیں کر پایا۔ صرف ایک چیز ہے جو میری نظر میں یقینی ہے اور وہ سیف کی خراش ہے ۔

بات کرتے کرتے لیکوک نے سیف کے دروازے کا فوٹو نکالا جس میں ہر چیز صاف صاف آرہی تھی۔ خراش بھی ۔

لیکوک :۔ یہ ہے وہ خراش۔ یہ اوپر سے نیچے آئی ہے۔ چابی کے سوراخ سے شروع ہوتی ہے۔ ترچھی ہے اور بائیں سے دائیں طرف کو جاتی ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ یہ اس زینے کے دروازے کی طرف ختم ہوتی ہے جو بلنکر کے کمروں کی طرف جاتا ہے۔ چابی کے سوراخ کے نزدیک خراش گہری ہے۔ جہاں ختم ہوتی وہاں خفیف سا نشان نظر آتی ہے ۔

فین فرلاٹ :۔ میں نے دیکھ لیا جناب ۔

لیکوک :۔ قدرتی طور پر تمہیں یہی خیال آیا ہوگا۔ کہ یہ خراش چور نے ڈالی ہے۔ دیکھو مسٹر فاول کے سیف جیسا یہ ایک چھوٹا سا سیف ہے۔ چابی لے کر اس پر خراش ڈالو ۔

ڈیکٹو نے کوشش کی۔ چابی کی نوک سیف پر رکھ نے کے بعد کہا :۔ روغن بہت سخت ہے "

لیکوک :۔ اور بلیکر کے سیف کا روغن اس سے بھی زیادہ سخت ہے معلوم ہوا کہ سیف پر جو خراش آئی ہے ۔ وہ چور کے کانپتے ہوئے ہاتھوں میں گرتی ہوئی چابی سے نہیں آئی ۔ تین دن میں نے خراش کو سمجھنے کی کوشش میں صرف کئے ۔ آخر کل بات سمجھ میں آئی ؛

مسٹر لیکوک خواب گاہ کے دروازے کی طرف گیا ۔ چابی نکال کر ہاتھ میں پکڑ لی اور کہا :۔ "یہاں آؤ ۔ میرے ساتھ کھڑے ہو جاؤ ۔ فرض کرو میں سیف کا دروازہ کھولنا چاہتا ہوں ۔ اور تم روکنا چاہتے ہو ۔ جب تم دیکھو کہ میں سوراخ میں چابی ڈالنے لگا ہوں ۔ تو غیر شعوری طور پر تم کیا کرو گے "؟

فین فرلاٹ :۔ میں دونوں ہاتھ سے آپ کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچوں گا ۔ تاکہ آپ چابی سوراخ میں نہ ڈال سکیں ؛

لیکوک :۔ کرو اس طرح ؛

فین فرلاٹ نے تعمیل کی ۔ تو چابی جسے مسٹر لیکوک نے سوراخ سے نکال لیا تھا دروازے سے گھسٹتی آئی ۔ جس سے اوپر سے نیچے کی طرف گہری خراش آگئی ۔ بالکل ویسی ہی ہے جیسی فوٹو میں تھی ؛

فین فرلاٹ کی زبان حیرت سے بند ہو گئی ؛

لیکوک نے پوچھا :۔ "سمجھ گئے!"

فین فرلاٹ :۔ ہاں حضور! سمجھ گیا۔ اب تو ایک بچے کی سمجھ میں بھی آسکتا ہے۔ چوری کے وقت سیف کے پاس لازمی طور پر دو شخص تھے۔ ایک سیف سے نوٹ نکالنے چاہتا تھا۔ اور دوسرا رد کنے کی کوشش کر رہا تھا۔

لیکوک :۔ تم بہت آگے جا رہے ہو اور احتمال کو حقیقت قرار دے رہے ہو۔

فین فرلاٹ :۔ نہیں۔ حضور آپ جیسا شخص غلطی نہیں کر سکتا۔

لیکوک :۔ ہمارے انکشاف سے کیا ثابت ہوا؟

فین :۔ اول یہ کہ خزانچی بے قصور ہے۔

لیکوک :۔ کیوں؟

فین فرلاٹ :۔ اس لیے کہ وہ جب چاہتا سیف سے روپیہ نکال سکتا تھا گواہ کے سامنے چوری کرنے کی اسے ضرورت نہ تھی۔

لیکوک :۔ لیکن یہی دلیل بلنکر کے حق میں درست آتی ہے۔ وہ بھی بے قصور ہے۔

فین فرلاٹ :۔ (کچھ دیر سوچنے کے بعد) آپ درست فرماتے ہیں تو کیا کیا جائے؟

لیکوک :۔ اس شخص کو ڈھونڈو جس نے روپے نکالے ہیں۔ دوسروں پر شبہ کیا جا رہا ہے اور وہ مزے سے بے فکر بیٹھا ہے۔

فین فرلاٹ :۔ لیکن بلنکر اور خزانچی ہی دو شخص ہیں جن کے پاس چابی تھی۔

لیکوک :۔ چوری کی شام بلنکر اپنی چابی میز کے دراز میں رکھ گیا تھا۔

فین فرلاٹ :۔ اکیلی چابی سے سیف نہیں کھل سکتا۔ اس کے ساتھ لفظ کی ضرورت ہے ؛

مسٹر لیکوک نے شانہ ہلا کر پوچھا :۔ "لفظ کیا تھا ؟"

فین فرلاٹ :۔ "جیسپی"

لیکوک :۔ خزانچی کی داشتہ کا نام۔ جب تمہیں ایسے آدمی کا پتہ چل جائے جس کی خزانچی سے اس قدر دوستی ہو کہ لفظ اس سے معلوم کر سکے۔ اور مسٹر فاول سے بھی اس کے تعلقات اتنے گہرے ہوں۔ کہ اس کی خواب گاہ میں داخل ہو سکے۔ تو تمہیں چور کا پتہ مل جائے گا ؛

فین فرلاٹ کو تعجب تھا کہ اس کا افسر اسے مشورہ دے رہا ہے۔ حالانکہ اس کی حیثیت حکم دینے کی ہے۔ اس لئے اس نے پوچھا :۔ "حضور! اس کیس میں آپ کو ذاتی دلچسپی ہے ؟"

لیکوک :۔ ماسٹر گلہری! تم بہت متجسس واقع ہوئے ہو اپنے تجسس کو اتنا آگے نہ لے جاؤ بعض وجوہ کی بنا پر میں اس کیس میں ظاہر ہونا نہیں چاہتا اس لئے تمہاری مدد کر رہا ہوں۔ اور تمہیں منع کرتا ہوں کہ میرا تعلق اس کیس سے ظاہر نہ ہونے پائے ہمیں کامیابی ہو گئی تو نیک نامی صرف تمہاری ہو گی ؛

فین فرلاٹ :۔ حضور میں احتیاط برتوں گا ؛

لیکوک:" اب سب سے پہلا کام جو تمہیں کرنا ہے وہ یہ ہے کہ یہ فوٹوگراف لے کر مسٹر پیٹر یجنٹ کے پاس جاؤ۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اس مقدمے میں بہت الجھا ہوا ہے۔ خراش کی تشریح اس کے روبرو جس طرح میں نے کی ہے کہ دینا۔ یقین رکھو اس کے بعد وہ خزانچی کو رہا کر دے گا۔ کارروائی شروع کرنے سے پہلے خزانچی کی رہائی میرے لئے ضروری ہے۔"

فین فرلاٹ:" مجسٹریٹ کو یہ بھی بتا دوں کہ خزانچی اور رہنیکر کے علاوہ مجھے کسی اور پر بھی شبہ ہے؟"

لیکوک:" ضرور۔ اسے یہ بھی بتا دینا کہ تم پر اسپر پر نگرانی رکھو گے۔"

فین فرلاٹ:" جیپسی کے متعلق پوچھے تو کیا کہوں؟"

لیکوک:" کہہ دینا اسے تم نے ایک ایسے گھر میں رکھا ہے۔ جہاں وہ اس شخص کی نگرانی کر رہی ہے جس پر تمہیں شبہ ہے۔"

فین فرلاٹ جانے لگا تو لیکوک نے اشارے سے روک کر کہا:" میری بات ختم نہیں ہوئی۔ تم گاڑی چلا سکتے ہو؟ اور گھوڑے کی دیکھ بھال کر سکتے ہو؟"

فین فرلاٹ:" ہاں جناب کر سکتا ہوں۔"

لیکوک:" تو مجسٹریٹ کے ہاں سے فارغ ہو کر فوراً اپنے گھر جا کر خدمت گار کا لباس پہنو اور یہ رقعہ ملازمت دلانے والے دفتر کے کلرک کو دے دینا یہ دفتر ڈیلور ماٹینیس کے کونے پر ہے۔ وہ تمہیں ڈوکلیمران سے متعارف کرا دے گا۔ ڈوکلیمران کو

ملازم کی ضرورت ہے ۔

فین فرلاٹ: "حضور معاف فرمائیے۔ لیکن ڈوکلیمران شرائط میں پورا نہیں اترتا۔ وہ خزانچی کا دوست نہیں ہے ۔"

لیکوک: "(سختی سے) جو کہتا ہوں کرو۔ ڈوکلیمران خزانچی کا دوست نہیں۔ لیکن وہ راؤل ڈو لیگورس کا سرپرست ہے۔ ان دونوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ حالانکہ ان کی عمر میں بہت زیادہ فرق ہے۔ ہمیں معلوم کرنا ہے کہ اس تعلق کی بناء کیا ہے۔ اس کے پاس گاڑی ہے تم اس کے گاڑیبان بن جاؤ ۔"

فین فرلاٹ: "حضور کے احکام کی تعمیل کی جائے گی ۔"

لیکوک: "اس بات کا خیال رہے۔ کہ ڈوکلیمران شکی طبیعت کا آدمی ہے تم اپنا نام جوزف ڈوبے رکھنا۔ اس نام کے یہ تین کیرکٹر سرٹیفکیٹ ہیں۔ آنکھیں کھلی رکھنا اور اچھے ملازم کی طرح کام کرنا بہت زیادہ دیانت دار بھی نہ بننا ورنہ شبہ کیا جائے گا۔ میں تمہیں روزانہ ملتا رہوں گا لیکن تم یہاں مت آنا۔ کیوں کہ ممکن ہے تمہارا پیچھا کیا جائے۔ کوئی غیر متوقع واقعہ پیش آجائے تو اپنی بیوی کو اطلاع دے دینا وہ مجھے خبر کر دے گی ۔"

فین فرلاٹ کے جانے کے بعد دروازہ بند ہوا۔ تو تھوڑی ہی دیر میں لیکوک پھر خوب صورت مونچھوں والا تنومند شخص بن گیا۔ اپنے آپ سے کہا: "اب میں نے پورا اہتمام کر لیا ہے۔ کوئی بات فراموش نہیں کی اور کسی بات کو اتفاق کے حوالے

نہیں کیا۔"

فین فرلاٹ اڑتا ہوا قصر عدالت میں پہنچا۔ اسے اپنی تیز بینی ثابت کرنے کا موقعہ ملا تھا بلکہ یوں کہئے کہ کسی اور کی تیز بینی کو اپنی تیز بینی قرار دینے کا موقعہ ملا تھا۔

مجسٹریٹ کی پوری طرح تسلی ہو گئی۔ اس نے فین فرلاٹ کے نظریئے کو تسلیم کر کے اس کی فراست کی تعریف کی۔ فین فرلاٹ رخصت ہونے لگا تو اُسے کہا "غالباً عزانچی کل رہا ہو جائے گا۔"

پھر مجسٹریٹ اس قسم کے حکمنامے کا مسودہ لکھنے لگا جس سے ملزم کو رہائی تو مل جاتی ہے لیکن عزت اور اعتبار واپس نہیں ملتا۔ جس میں کہا جاتا ہے کہ وہ مجرم نہیں لیکن یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ بے قصور ہے۔

مجسٹریٹ نے اپنے کلرک کی طرف منہ پھیر کر کہا:

"یہ بھی ان جرائم میں سے ہے جن کے مجرموں کو کبھی سزا نہیں مل سکے گی۔ یہ تو گدام خانے کے لئے ایک اور فائل ہے۔"

فائل کے باہر کی طرف کیس کا نمبر دیتے ہوئے لکھا:

"فائل نمبر ۱۱۳"

سائویں فصل

پراسپر برٹومی کو ۹ دن حوالات میں رکھنے کے بعد بدھ کی صبح رہا کر دیا گیا۔ مقدمہ دائر ہو کر رہا ہونے سے سوسائٹی میں سابقہ حیثیت ضرور بحال ہو جاتی ہے لیکن اس قسم کی رہائی سے آدمی پر شبہ کا دائمی داغ البتہ لگ جاتا ہے۔ پراسپر نے اس صورتِ حال کو اس شدت سے محسوس کیا کہ خودکشی پر آمادہ ہو گیا۔ پھر اس نے سوچا۔ "نہیں مجھے خودکشی نہیں کرنی چاہیئے۔ میں اپنی بے گناہی ثابت کرنے سے پہلے نہیں مروں گا۔"

وہ سخت شکستہ دلی کی حالت میں اپنے مکان کی طرف روانہ ہوا۔ نینا جیپسی سے اسے محبت نہ تھی۔ تاہم اس خیال سے کچھ تسکین ہوئی کہ وہ اس سے محبت کرتی اور اس پر اعتماد رکھتی ہے۔

یہ چاپتال پہونچا۔ تو دربان نے رہائی پر مبارکباد دی۔ پراسپر نے اس تکلیف دہ موضوع کو نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا۔ "معلوم ہے مادام کہاں گئی ہیں؟"

دربان:۔ نہیں جناب! آپ کی گرفتاری کے دن یہاں سے چلی گئی تھیں۔ اس کے

بعد میں ان سے نہیں ملا "۔

پراسپر:۔ "میرے نوکر کہاں ہیں؟"

دربان:۔ "آپ کے والد صاحب نے انھیں تنخواہیں دے کر رخصت کر دیا تھا"۔

پراسپر:۔ "میرے کمرے کی چابی تمہارے پاس ہے؟"

دربان:۔ "آپ کے والد آج آٹھ بجے صبح تشریف لے گئے۔ روانہ ہوتے وقت فرمایا۔ کہ ان کے ایک عزیز دوست یہاں رہیں گے۔ اور یہ کہ آپ کی واپسی تک انھیں مالک سمجھا جائے۔ یہ صاحب خوبصورت مونچھوں والے تنومند سے آدمی ہیں "۔

پراسپر کو یہ سُن کر تعجب ہوا۔ لیکن اس نے اپنے تعجب کا اظہار نہ کیا۔ اوپر جاکر گھنٹی بجائی۔ اس کے والد کے دوست نے دروازہ کھولا اور بے تکلفی سے کہا "آپ سے مل کر مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے۔ آپ کو مجھے یہاں دیکھ کر تعجب ہوا ہوگا۔ آپ کے والد خود مجھے آپ سے متعارف کرانا چاہتے تھے لیکن کسی ضرورت کی وجہ سے آج صبح آٹھ بجے ہی کیئر تشریف لے گئے۔ انھیں آپ کی بے گناہی کا یقین ہو گیا ہے۔ اور علی ہذا القیاس مجھے بھی۔ یہ خط چھوڑ گئے ہیں۔ اُمید ہے اس سے میرا تعارف ہو جائے گا"۔

خط پڑھ کر پراسپر نے اس سے مصافحہ کیا اور کہا "والد نے لکھا ہے کہ آپ ان کے عزیز دوست ہیں اور یہ کہ میں آپ پر اعتماد کروں اور آپ کے

مشورے پر عمل کروں؟"

اس نے جواب دیا۔" ٹھیک ہے۔ صبح آپ کے والد نے کہا۔" ورڈیورے!
یہ میرا نام ہے میرا بیٹا مشکل میں پھنس گیا ہے۔ اس کی مدد کرنا چاہیئے۔" اچھا تو آؤ
کام شروع کر دیں۔ اب تم کیا کرنا چاہتے ہو؟

اس سوال نے خزانچی کے غصے کو بیدار کر دیا۔ اس نے کہا۔" میں اپنا انتقام
لینا چاہتا ہوں۔ جس بدذات نے مجھے تباہ کیا ہے اس کا کھوج لگا کر اسے عدالت
کے سپرد کرنا چاہتا ہوں۔"

ورڈیورے:" اس کام کو سرانجام دینے کے لئے تمہارے پاس وسایل ہیں؟"

پراسپیرو:" کچھ نہیں۔ لیکن آدمی جب کسی کام کے لئے زندگی وقف کر دے۔
تو کامیاب ہو کر رہتا ہے۔"

ورڈیورے:" مسٹر پراسپیرو آپ نے درست کہا ہے۔ میری تجویز یہ ہے۔ سب سے
پہلے سامان بیچ کر آپ یہ جگہ چھوڑ دیں اور نظروں سے اوجھل ہو جائیں۔"

پراسپیرو:" چھپ جاؤں! لیکن یہ تو اقبالِ جرم کے برابر ہے؟"

ورڈیورے:" آپ کے دشمن کو غافل کر کے ہی پکڑا جا سکتا ہے۔ جب تک
آپ اس کی نظر میں رہیں گے وہ احتیاط سے کام لے گا۔"

پراسپیرو: (تھوڑی دیر سوچنے کے بعد)" آپ ٹھیک فرماتے ہیں۔ میں آپ کے
مشورے پر عمل کروں گا۔"

Taj Tamir Foundation

وردڈیورے :" مجھے معلوم تھا آپ میرا مشورہ قبول کرلیں گے۔ اخراجات کے لئے آپ کے پاس روپے ہیں؟ نہیں؟ تو سامان بیچنے سے جو روپیہ ملے گا کام آسکے گا۔ مجھے یقین تھا کہ آپ اس رائے کو قبول کریں گے۔ اس لئے میں نے پہلے ہی ایک دوکاندار بلا لیا تھا۔ تصویریں چھوڑ کر باقی سامان کے وہ بارہ سو فرانک آپ کو دے دے گا۔"

پراسپر کو جھجکتے دیکھ کر مسٹر وردڈیورے نے کہا:" جانتا ہوں آپ کو اس سے رنج ہوگا۔ لیکن مجبوری کا نام صبر ——

"مسٹر ڈی لیگورس آپ کے دوست ہیں۔ ہیں یا نہیں؟"

پراسپر:" ہاں ہم گہرے دوست ہیں۔"

وردڈیورے:" یہ ہیں کون؟"

پراسپر: (رنجیدہ سا ہوکر) مسٹر ڈی لیگورس مسٹر فادل کا بھتیجا ہے۔ کافی دولتمند ہے۔ صاحب عزت اور ہوشیار نوجوان ہے۔ میں نے اس سے زیادہ نیک اور وفادار آدمی نہیں دیکھا۔"

وردڈیورے:" خوشی کی بات ہے کہ اس مجموعۂ کمالات سے میری ملاقات بھی ہونے کو ہے بات یہ ہے کہ میں نے آپ کی اجازت لئے بغیر ان سے وقت مقرر کرلیا ہے کہ اس وقت وہ یہاں آپ سے ملیں۔"

پراسپر:" (چلاکر) کیا آپ کا خیال ہے ——"۔

ورڈیورے: "—— کوئی خیال نہیں۔ میں انہیں صرف دیکھنا چاہتا ہوں"۔

اسی وقت گھنٹی کی آواز سنائی دی۔

ورڈیورے: "کوئی ایسی جگہ بتائیے جہاں سے میں چھپ کر اسے دیکھ سکوں"۔

پراسپر: "میرے اس کمرے میں چلئے جائیے۔ دروازہ کھلا رہنے دیں۔

دوبارہ گھنٹی کی آواز آئی۔

ورڈیورے نے ذہن نشین کرانے کے انداز میں کہا: "پراسپر اگر آپ کو اپنی زندگی کی پرواہ ہے۔ تو اپنے آئندہ ارادوں کے اور میرے متعلق ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکالئے۔ صرف یہی ظاہر کریں کہ آپ دل شکستہ، کمزور اور مذبذب کی حالت میں ہیں"۔

پراسپر نے راؤل کے لئے دروازہ کھولا۔ راؤل خوب صورت جوان تھا۔ عمر یہی بیس سال لیکن بیس سال سے زیادہ معلوم نہ ہوتا تھا۔ بھورے بال۔ پیشانی ہوشمند۔ نیلی ذہین آنکھیں۔ اس نے اندر آتے ہی پراسپر کی گردن میں باہیں ڈال دیں اور کہا: "میرے عزیز پراسپر"۔ لیکن لہجے میں تصنع نمایاں تھا۔

راؤل: "تمہارے خط نے مجھے حیرانی میں ڈال دیا۔ میں سوچ رہا تھا کہ پراسپر پاگل تو نہیں ہو گیا۔ دوڑتا ہوا یہاں پہنچا ہوں"۔

پراسپر سوچ رہا تھا کہ خط جو میں نے نہیں لکھا اس میں کیا لکھا گیا ہو گا۔

راؤل: "پراسپر! تمہیں یوں ہمت نہیں ہار دینی چاہئے۔ جوان ہو۔ نئے سرے

سے زندگی شروع کر سکتے ہو۔ میرے پاس کافی دولت ہے آدھی تمھیں دیدوں گا"

پراسپر کے دل پر اس ہمدردی کا گہرا اثر ہوا۔ اس نے جواب دیا

"شکریہ راؤل لیکن دنیا بھر کی دولت مجھے فائدہ نہیں پہنچا سکتی"

راؤل: "آخر کیوں؟ اب تم کیا کرنا چاہتے ہو؟ پیرس ہی میں رہنے کا ارادہ ہے؟"

پراسپر: "معلوم نہیں۔ سوچ رہا ہوں"

راؤل: "تمہیں زندگی نئے سرے شروع کرنی پڑے گی۔ جب تک اس چوری کی حقیقت معلوم نہ ہو جائے تمہیں پیرس میں نہیں رہنا چاہئے"

پراسپر: "اور اگر اس کی حقیقت کبھی معلوم نہ ہوئی تو؟"

راؤل: "اس صورت میں اور بھی ضروری ہے کہ لوگ تمہیں بھول جائیں۔ تھوڑی دیر ہوئی کلیمران سے تمہارا ذکر ہو رہا تھا۔ اس نے کہا: "اگر میں پراسپر کی جگہ ہوتا تو امریکہ چلا جاتا۔ وہاں سے دولت پیدا کر کے واپس آتا اور ان لوگوں سے انتقام لیتا جنہوں نے مجھے تباہ کیا ہے"

پراسپر: "میں اس پر غور کروں گا۔ مسٹر فاول کیا کہتے ہیں؟"

راؤل: "ان سے ملے ایک مہینہ ہو گیا ہے۔ کاویلون کی زبانی معلوم ہوا کہ بہت زیادہ پریشان ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کسی سخت عارضے میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ مادام فاول اور ماڈلین اچھی ہیں۔ جائداد یہ کے ہاں فینسی ڈریس رقص کی دعوت

ہونے والی ہے۔ اس میں شرکت کی تیاری میں لگی رہتی ہیں۔ اچھا فی الحال میں رخصت ہوتا ہوں۔ ہمت نہ ہارو۔ ضرورت ہو تو مجھے یاد رکھنا۔ تم جانتے ہو کہ تم مجھ پر بھروسہ کر سکتے ہو"۔

ہاتھ ملا کر رائول چلا گیا۔ وہ گلی میں پہنچا ہوگا کہ خوب صورت مونچھوں والے آدمی کی آواز نے پراسپر کو سوچ سے بیدار کیا۔

ورڈیورے: "اچھا دوست ہے! جہاں تک وعدے کا تعلق ہے۔ اپنی آدھی کیا ساری دولت کا وعدہ کرتا تو تعجب نہ ہوتا۔ اس لئے کہ اس قسم کے وعدوں کی پابندی ضروری نہیں ہوتی۔ البتہ مجھے اس بات کا یقین ہو گیا ہے۔ کہ آپ کے سمندر پار پہونچنے کی خبر پر خوشی سے دس ہزار فرانک نثار کر سکتا ہے"۔

پراسپر: "کیوں؟ آخر کس لئے؟"

ورڈیورے: "شاید اس کی وجہ بھی وہی ہو۔ جس کی بنا پر وہ ایک مہینے سے اپنے خالو کو ملنے نہیں گیا۔ اٹھئے۔ کپڑے پہنئے۔ ہم مسٹر فادل سے ملنے جا رہے ہیں"۔

پراسپر: "(غصے سے) ہرگز نہیں۔ میں اس شخص کی صورت نہیں دیکھ سکتا"۔

ورڈیورے: "لیکن کیا کیا جائے مجبوری ہے۔ اس کے بغیر چارہ نہیں۔ میں مسٹر فادل سے ضرور ملنا چاہتا ہوں۔ صرف چند منٹ وہاں ٹھہریں گے۔ وہاں میں اپنے آپ کو آپ کا رشتہ دار بتاؤں گا۔ باتیں میں کروں گا۔ آپ ایک لفظ نہ بولئے گا"۔

پراسپر راضی ہو گیا۔ وہ لباس بدلنے کے کمرے میں گیا ہی تھا۔ کہ گھنٹی کی آواز

آئی۔ مسٹر ورڈیورے نے دروازہ کھولا۔ دربان مسٹر برٹومی کے نام ایک خط لایا اور کہا "یہ خط صبح آیا تھا میں دینا بھول گیا تھا۔"

خط پر پتہ لکھا نہیں گیا تھا بلکہ کسی اخبار یا کتاب سے مطبوعہ حروف کاٹ کر لفافے پر جوڑ دئے گئے تھے۔ دربان کو ٹھہرنے کے لئے کہہ کر ورڈیورے اندر گیا اور پراسپر کے سامنے لفافہ کھولا۔ ایک رقعے کے ساتھ دس ہزار فرانک کے نوٹ نکلے۔ رقعہ بھی قلم کا لکھا ہوا نہیں تھا۔ اس پر بھی لفافے کی طرح چھپے ہوئے حروف جوڑ کر الفاظ بنائے گئے تھے۔ خط کا مضمون یہ تھا:۔

عزیز پراسپر!

ایک دوست جسے تمہاری مصیبت کا علم ہے یہ امداد پیش کرتا ہے۔ یہ امداد اس دل نے بھیجی ہے۔ جو تمہارے غم اور اندوہ میں شریک رہا ہے۔ فرانس چھوڑ دو۔ جوان ہو مستقبل تمہارے ہاتھ میں ہے۔ یہاں سے چلے جاؤ۔ خدا کرے یہ روپیہ تمہارے کام آسکے۔"

مسٹر ورڈیورے نے رقعہ بلند آواز میں پڑھا۔ پراسپر سن کر جھنجلا اٹھا:

"سب یہی چاہتے ہیں کہ میں یہاں سے بھاگ جاؤں!"

ورڈیورے: "ہاں، ایسے لوگ تو آخر ہیں۔ جنہوں نے تم پر ظلم کیا ہے اور ظلم کرنے کی وجہ سے اب تمہارے دشمن بن گئے ہیں۔ ان کا بس چلے تو ہر قیمت پر تمہیں جلاوطن کر دیں.... تمہارے یہاں رہنے سے وہ خطرے میں ہیں۔"

پرائیس: "مجھے بتائیے یہ لوگ کون ہیں؟"

ورڈیورے: "ان کا پتہ چل جائے تو چور کا پتہ نہ مل جائے؟ لیکن ہم معلوم کر کے رہیں گے۔ مجھے اب ایسی باتیں معلوم ہو گئی ہیں جن سے ثابت ہو گیا ہے کہ جو نتیجہ میں نے اخذ کیا تھا حرف بحرف صحیح ہے۔ ہمیں دشمنوں کی غفلت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ہم اپنی تحقیقات اس دربان سے شروع کرتے ہیں۔"

مسٹر ورڈیورے نے دربان سے پوچھا یہ لفافہ اسے کس نے دیا تھا۔ اس نے بتایا کہ ریو پیگیل کے کونے پر جو شراب خانہ ہے اس کے ہرکارے نے دیا تھا۔ دربان کو بھیجا گیا کہ فوراً اسے بلا لائے۔

ورڈیورے نے نوٹوں کے نمبروں کا مقابلہ کرنے کے بعد کہا۔ "مجھے یقین ہے کہ یہ نوٹ چور نے نہیں بھیجے۔ اس لئے بہت ممکن ہے کہ یہ اس دوسرے شخص نے بھیجے ہوں۔ جو چوری کے وقت ریلف کے قریب تھا۔ مگر چور کو چوری کرنے سے نہ روک سکا۔"

خزانچی نے اس کی بات سمجھنے کی کوشش کی۔

ورڈیورے: "اب ہمیں اس دوسرے شخص کا سراغ لگانا چاہیئے۔"

اس نے رقعہ اٹھا کر تین چار دفعہ غور سے پڑھا۔ اور آہستہ آہستہ کہا: "یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس خط کو کسی عورت نے ترتیب دیا ہے۔ مرد دوسرے مرد کے لئے روپیہ بھیجتے وقت "امداد" کا لفظ ہرگز استعمال نہیں کرتا۔ وہ "قرض" یا "روپیہ"

کہتا ہے۔ صرف عورت ہی مردانہ خودداری کے احساس سے ناواقف ہونے کی وجہ سے "امداد" کا لفظ استعمال کرے گی۔ اور یہ جملہ کہ "یہ امداد اس دل نے بھیجی ہے جو تمہارے غم و اندوہ میں شریک رہا ہے"۔ بھی صرف عورت کے ذہن میں آسکتا ہے"۔

پراسپیرو:۔ (بات کاٹتے ہوئے) میرے خیال میں آپ کا خیال درست نہیں۔ اس واقعہ سے کسی عورت کا تعلق نہیں ہے"۔

وردڈیورے نے اس قطع کلام پر کچھ توجہ نہ کی اور کہا: "معلوم کرنا چاہیئے کہ یہ حروف کہاں سے کاٹے گئے ہیں"۔

وہ کھڑکی میں گیا۔ رقعے کو غور سے دیکھنے کے بعد کہا: "چھوٹے حروف۔ باریک۔ صاف اور اچھے کاغذ پر چھپے ہوئے۔ یہ حروف اخبار یا ناول سے نہیں نکالے گئے۔ میں ان حروف کو پہچانتا ہوں میں نے ان کو دیکھا ہے۔ اس قسم کے حروف ڈوڈڈے استعمال کرتا ہے یا میسم"۔

وہ رکا اور اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا: "میں سمجھ گیا انھیں دعاؤں کی کتاب سے کاٹا گیا ہے"۔

اس نے لب سے چند لفظ تر کئے۔ اکھیڑ کر ان کے پچھلی طرف دیکھا تو ایک کے پیچھے لفظ "خدا" لکھا تھا:

ٹھیک ہے۔ مگر جس کتاب سے یہ لفظ کاٹے گئے اس کا کیا ہوا؟ جلا دی گئی ہوگی؟ نہیں مجلد کتاب جلتی نہیں۔ ضرور کسی کونے میں پھینک دی ہوگی"۔

اس وقت دربان ہرکارے کو ساتھ لئے آگیا۔

وردڈیورے نے اپنی عادی خوش مزاجی سے پوچھا "تمہیں یاد ہے کہ آج صبح اس لفافے کو تم یہاں دے گئے تھے؟"

ہرکارہ: "ہاں جناب! اچھی طرح یاد ہے۔ میں نے پتہ غور سے دیکھا تھا۔ اس طرح پتہ لکھنے کا رواج عام نہیں ہے۔"

وردڈیورے: "یہ لفافہ تمہیں کس نے دیا تھا؟ عورت تھی یا مرد؟"

ہرکارہ: "ایک ہرکارہ تھا۔"

وردڈیورے: "اسے جانتے ہو؟"

ہرکارہ: "نہیں جناب۔"

وردڈیورے: "کس قسم کا آدمی تھا؟"

ہرکارہ: "میانہ قد۔ سبز مخمل کی صدری پہنے ہوئے تھا۔ اس کا بلا....."

وردڈیورے: "یہ کوئی خاص نشانی نہیں۔ اس نے تمہیں بتایا تھا کہ اسے کس نے بھیجا ہے؟"

ہرکارہ: "نہیں جناب۔ اس نے مجھے دس پیسے دئے تھے اور کہا تھا کہ یہ لفافہ اسے ایک گاڑی بان نے بولوار میں دیا ہے۔"

اس جواب سے وردڈیورے مشوش ہو گیا۔

وردڈیورے: "یہ ہرکارہ تمہیں ملے تو پہچان لو گے؟"

ہرکارہ: "ہاں جناب۔"

Taj Tahir Foundation

وردڈیورے :" ہرکارے کا کام کرکے تم روزانہ کیا کما لیتے ہو؟

ہرکارہ :" آٹھ یا دس فرانک "

وردڈیورے :" اچھی بات ہے۔ تم گھوم کر اس ہرکارہ کا سراغ لگاؤ۔ میں تمہیں روزانہ دس فرانک دوں گا۔ شام کو سینٹ مائیکل کے گھاٹ پر گرانڈ آرکینج آکر رپورٹ دیا کرو اور اپنے دس فرانک وصول کر لیا کرو۔ وہاں مسٹر وردڈیورے کو پوچھ لینا۔ اگر تم نے اس ہرکارے کو ڈھونڈھ نکالا تو سو فرانک انعام اس کے علاوہ ملیں گے۔ منظور ہے؟"

ہرکارہ :" ہاں جناب منظور ہے "

وردڈیورے :" تو ایک منٹ ضائع نہ کرو۔ ابھی روانہ ہو جاؤ "

پراسیکیوٹر وردڈیورے کے تحقیقات کے طریقے کو بہت اچھا سمجھتا تھا۔ اور اس کی خوش تدبیری پر آفرین کہہ رہا تھا۔ ہرکارہ چلا گیا تو اس نے کہا :" آپ کو یقین ہے کہ اس میں کسی عورت کا ہاتھ ہے؟"

وردڈیورے :" ہاں! اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ وہ دیندار عورت ہے جس کے پاس دعا دل کی کتاب کے دو نسخے ہیں۔ تمہیں یہ خط لکھ کر ان میں سے ایک کو خراب کر دیا ہے۔ اس کا سراغ مل جانے کی بہت امید ہے۔ شکر کی بات ہے کہ میرے پاس ایسے ذرائع ہیں جن سے تفتیش فوراً شروع ہو سکتی ہے" وردڈیورے نے بیٹھ کر چند سطریں لکھ کر کاغذ لپیٹا، جیب میں رکھ لیا اور کہا :" مسٹر فاول سے ملنے کے لئے تیار ہو گئے ہو تو چلو چلیں۔ کھانے سے پہلے جتنا کام کرنا چاہئے تھا ہم نے کر لیا ہے۔"

سترھویں فصل

راؤل ڈویلگورس نے بالکل ٹھیک کہا تھا۔ مسٹر فادل بہت زیادہ افسردہ خاطر تھا۔ اس نے اپنے کمرے کا دروازہ بند کر رکھا تھا۔ کسی سے نہ ملتا تھا ۔

پراسپر کی رہائی کے دن تین بجے اس کا ملازم کمرے میں داخل ہوا اور کہا کہ سابق خزانچی اپنے ایک رشتہ دار کے ہمراہ آپ سے ملنے آیا ہے ۔

بنیکر نے چلا کر کہا۔ "پراسپر کو یہ جرأت ہوئی کیسے؟" پھر اسے خیال آیا کہ نوکر کے سامنے اسے بے قابو نہیں ہونا چاہئے۔ اس لئے بولا۔ "اُنہیں آنے دو"

اگر ورڈیورے کے دل میں یہ خیال گزرا ہو کہ یہ ملاقات تماشے کی ہوگی۔ تو اس کا خیال درست تھا۔ بنیکر کا چہرہ ایسا سُرخ تھا جیسے اس پر مرگی کا دورہ پڑنے والا ہو۔ پراسپر مردے کی طرح بے رنگ تھا اور دونوں ایک دوسرے کو ابدی نفرت کی نظر سے دیکھ رہے تھے ۔

ورڈیورے کچھ دیر دونوں دشمنوں کو غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے بنیکر سے کہا۔ "جناب کو میرے بھتیجے کی رہائی کا علم ہو گیا ہوگا"

مسٹر فاول نے شاندار طریقے سے اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے کہا

"ہاں! شہادت ناکافی تھی"

ورڈیورے: "بالکل جناب۔ اسی لئے میرا بھتیجا امریکہ جا رہا ہے"

بینکر کے چہرے سے ایسے ظاہر ہوا جیسے دل پر سے ایک بوجھ اُٹھ گیا۔ اس نے کہا "اچھا! تو یہ جا رہا ہے"

مگر یہ الفاظ انتہائی ہتک آمیز لہجے میں کہے گئے۔

ورڈیورے: "(اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے) میں نے اُسے کہا کہ جانے سے پہلے اپنے سابق آقا کی خدمت میں سلام عرض کر لے"

مسٹر فاول: "بہتر ہوتا اگر مسٹر برٹومی مجھے اس ملاقات کی تکلیف نہ دیتے۔ میں اور کچھ نہیں کہنا چاہتا"

گویا اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ وہ چلے جائیں۔ ورڈیورے پراسپر کو گھسیٹتے ہوئے گلی میں لے گیا، گلی میں خزانچی نے کہا "میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کر دی۔ خوش ہو گئے؟"

ورڈیورے: "ہاں! تمہارے بغیر میں بینکر سے مل نہ سکتا تھا۔ اس سے ملنے کے بعد مجھے پورا یقین ہو گیا ہے کہ چوری میں اس کا ہاتھ نہیں ہے"

پراسپر: "لیکن جناب ممکن ہے وہ بن رہا ہو"

ورڈیورے: "نہیں! اس حد تک نہیں۔ میں یہ بھی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اس کے دل میں کوئی اور شبہات بھی ہیں۔ اس ملاقات کے بعد میں کہہ سکتا ہوں۔ ہاں"

وہ ریولافے کے کنارے ایک کھلی جگہ باتیں کرنے کے لئے رُک گئے۔
مسٹر ورڈیورے بیتابی سے اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا جیسے اُسے کسی کے آنے کا انتظار ہو۔ آخر اس کی نظر کاویلون پر پڑی جو ننگے سر دوڑتا ہوا آرہا تھا۔ ورڈیورے اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔

کاویلون بہت جلدی میں تھا۔ پراسپر کو مبارکباد دینے کے لئے بھی نہ رُکا۔ فوراً مسٹر ورڈیورے سے باتیں کرنے لگا۔ اس نے کہا۔ "وہ چلے گئے؟"

ورڈیورے: "دیر ہوئی؟"

کاویلون: "نہیں پندرہ منٹ ہوئے ہوں گے۔"

ورڈیورے: "تو ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔"

مسٹر ورڈیورے نے جو رقعہ لکھ رکھا تھا۔ کاویلون کو دیا اور کہا: "یہ اسے دے دینا۔ اور جلدی واپس پہنچ جاؤ۔ کسی کو خیال نہ ہو کہ تم اپنی جگہ پر موجود نہیں۔"

کاویلون واپس دوڑ پڑا۔ پراسپر یہ سب کچھ دیکھ کر حیرت میں ڈوبا ہوا تھا اس نے کہا: "مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ کی کاویلون سے واقفیت ہے لیکن اب ہم جا کہاں رہے ہیں؟"

ورڈیورے: "ابھی معلوم ہوا جاتا ہے۔"

وہ تیز رفتاری سے ریولافے پر روانہ ہو گئے اور نمبر ۸۱ پر رک کر اس نے پراسپر کو بتایا: "ہم اس مکان میں جائیں گے۔"

دونوں دوسری منزل پر پہنچ کر ایک دروازے کے سامنے کھڑے ہو گئے جس پر "ملبوسات" لکھا ہوا تھا۔

ورڈیورے نے انگلی سے دروازہ پر آہستہ سے دستک دی۔ ایک خوش پوشاک چالیس سالہ خاتون نے دروازہ کھولا۔ اور جھک کر تعظیم بجا لائی ورڈیورے نے مستفسرانہ نگاہ سے اسے دیکھا۔ اس نے جواب میں کہا "ہاں"۔

ورڈیورے: (ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) "وہاں"؟

عورت: "نہیں دوسری طرف۔ چھوٹے ڈرائنگ روم میں"۔

ورڈیورے نے مذکورہ دروازے کو آہستگی سے کھول کر پراسپر کو اندر دھکیلتے ہوئے کہا۔

"اندر جاؤ۔ بے قابو نہ ہو جانا"۔

پراسپر کی نگاہ ماڈلین پر پڑی۔ تو منہ سے چیخ نکل گئی۔

"ماڈلین"!

مسٹر فاول کی بھتیجی پہلے سے کہیں زیادہ حسین تھی۔ کمرے کے بیچ میں کھڑی تھی۔ نیتسی ڈریس کے رقص کی دعوت میں اسے ملکہ کیتھرائن کی خادمہ کا لباس پہننا تھا۔ اسی لباس کو دیکھنے یہاں آئی تھی۔ پراسپر کو دیکھ کر بہت حیران ہوئی اور قریباً بیہوش ہو گئی۔

لیکن جلد ہی جذبات کو قابو میں کر لیا۔ آنکھیں جن سے پہلے محبت اور پیار

چھلک رہا تھا اب ان سے غرور اور غصہ ٹپکنے لگا۔ اس نے کہا "جناب! میرا تجسس اور میرا پیچھا کرنے کی جرأت آپ کو کیسے ہوئی؟ آپ نے قسم اُٹھائی تھی کہ مجھ سے کچھ سروکار نہ رکھیں گے۔ آپ کے وعدوں کا یہی انجام ہوتا ہے؟"

پراسپر: "خاتون! میرے اس حلف کے بعد سے اب تک بہت کچھ ہو چکا ہے میں یہاں دانستہ نہیں آیا۔ مجھے توقع نہ تھی کہ بدبختی میں آپ بھی مجھ سے بیزار ہو جائیں گی۔"

پراسپر دیکھ رہا تھا کہ ماڈلین جذبات کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ تاہم وہ پرزور آواز سے بولی: "پراسپر تم اچھی طرح جانتے ہو کہ مجھے تم سے اسی قدر ہمدردی ہے جتنی ایک بہن کو اپنے عزیز بھائی سے ہوتی ہے۔"

پراسپر "مجھ سے کیا خطا سرزد ہو گئی ہے جو تین سال کی مسرت کے بعد مجھے اس طرح دھتکار دیا گیا ہے۔"

ماڈلین: (دھیمی آواز سے) "میں نے تمہیں کہا تھا کہ سب کچھ بھول جاؤ۔"

پراسپر: "بھول جاؤں؟ کیسے بھول سکتا ہوں؟ کیا میری طاقت میں ہے کہ اپنی رگوں میں خون کا دوران بند کر دوں؟"

ایک ٹھنڈے سانس نے ان دونوں کو چونکا دیا۔ وہ بھول گئے تھے کہ ماڈلین کی خادمہ بھی یہاں موجود ہے۔ پراسپر نے اس پر نظر ڈالی۔ اگرچہ اس نے خادمہ کا لباس پہن رکھا تھا مگر پراسپر نے پہچان لیا کہ یہ ندینا جیسی ہے۔

پراسپر اس صورتِ حال سے اس قدر دہشت زدہ ہوگیا کہ کچھ بول نہ سکا۔ اس وقت وہ ان دو عورتوں کے درمیان کھڑا تھا جنہوں نے اس کی زندگی کا فیصلہ کیا تھا ایک پردہ آپ دل و جان سے عاشق تھا۔ دوسری اس پر جان دیتی تھی۔ اسے اس بات سے بھی تعجب ہوا کہ جنیسی اسے برا بھلا کہنے کی بجائے چپ چاپ رو رہی ہے۔

پراسپر خاموش کھڑا تھا۔ ماڈلین سنبھل کر چلنے کے لئے تیار ہوئی اور کہا: "تم کیوں آئے؟ ہم دونوں کو پوری ہمت سے کام لینا پڑے گا۔ ہم دونوں ناشاد ہیں۔ بلکہ میری نامرادی تم سے زیادہ ہے۔ شاید کبھی وہ دن آجائے جب میں اپنی صداقت ثابت کر سکوں۔ خدا حافظ! میرے یگانہ دوست!! خدا حافظ!!"

ماڈلین پراسپر کی طرف جھکی۔ اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور نکل گئی۔ نینا جیپسی اس کے پیچھے تھی۔

پراسپر نے یوں محسوس کیا جیسے خواب دیکھ رہا ہو۔ حیرانگی میں ڈوبا ہوا تھا۔ "کون ہے یہ حیرت انگیز شخصیت؟ اس میں اس قدر اقتدار ہے کہ سب واقعات اس کی مرضی کے مطابق ہوتے ہیں!"

مسٹر ورڈیور اندر آیا۔ تو پراسپر کے پہلے لفظ یہ تھے: "آپ کون ہیں؟"

"تمہارے والد کا دوست ہوں" جواب ملا۔

پراسپر سخت افسردہ تھا۔ اس نے کہا میں اپنی بیگناہی اس لئے ثابت کرنے

کا آرزو مند تھا۔ کہ شاید ماڈلین مجھے مل جائے لیکن اس ملاقات سے واضح ہو گیا کہ اس کا کوئی امکان نہیں۔ اس لئے میں اپنی جد و جہد ختم کرتا ہوں"۔

پراسپر کے ارادے سے ورڈیورے چونک اُٹھا۔ اس نے کہا "میں نے تمہاری باتیں سن لی ہیں۔ میری اس حرکت کو تم نازیبا قرار دو گے۔ لیکن جو مقصود ہمارے سامنے ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لئے یہ حرکت جائز ہے۔ کیا تمہارے دل میں شبہ پیدا نہیں ہوا؟ ماڈلین کے الفاظ تمہاری سمجھ میں بالکل نہیں آئے؟ حوصلہ کرو پراسپر۔ ماڈلین تم سے محبت کرتی ہے اور ہر لحظہ کرتی رہی ہے"۔

پراسپر: "کاش میں بھی اس پر یقین کر سکوں"۔

ورڈیورے: "یقین کر لو۔ مجھے غلطی نہیں ہوئی تمہیں نظر نہ آسکا لیکن میں نے دیکھ لیا۔ کہ وہ سخت تکلیف میں ہے۔ ماڈلین محبت اور فرض کی حوصلہ فرسا کشمکش میں مبتلا ہے"۔

پراسپر کی امید تازہ ہونے لگی۔

مسٹر ورڈیورے نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا "مشاہدے سے آنکھیں کیوں بند کرتے ہو؟ کیا تمہیں نظر نہیں آیا کہ ماڈلین کو جوپر کا نام معلوم ہے؟"

پراسپر: "ناممکن ہے"۔

ورڈیورے: "میں جو کہہ رہا ہوں بالکل درست ہے لیکن کوئی انسانی طاقت اسے یہ نام ظاہر کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ ماڈلین تمہیں کسی پر قربان کر رہی ہے۔ لیکن

اس سے پہلے اپنے آپ کو قربان کر چکی ہے۔"

پراسپر نے ورڈیور سے کا ہاتھ تھام کر غمناک آواز میں کہا۔" آہ! آپ مجھے بیوقوف تصور کریں گے لیکن آپ نہیں جانتے میں کس مصیبت میں گرفتار ہوں۔"

خوبصورت مونچھوں والے آدمی کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اس نے کہا۔" یہ مصیبت جو تم پر آئی ہے کبھی مجھ پر بھی آئی تھی۔"

پراسپر نے کچھ خاموشی کے بعد کہا۔" میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ میرا شرف ایک مقدس امانت ہے۔ میں آپکے احکام کی تعمیل کروں گا۔"

پراسپر نے اسی دن اپنا فرنیچر فروخت کر ڈالا۔ اور اپنے تمام دوستوں کو اطلاع دے دی۔ کہ میں سان فرانسسکو جا رہا ہوں شام کو ہوٹل گرانڈ ایر کینج میں سکونت اختیار کر لی۔

رات گیارہ بجے کے قریب اس نے کھڑکی کھولی۔ تو ہوا کے جھونکے سے پرزے سرسرانے لگے۔ کاغذ کا ایک پرزہ کمرے میں اڑنے لگا۔ پراسپر نے بلا ارادہ یہ پرزہ اٹھا لیا۔ پھٹے ہوئے کاغذ کا ٹکڑا تھا جس پر نینا جیپسی کی قلم سے لکھا ہوا تھا۔

"..... راؤل سے ..... میں..... اس کے خلاف سازش ..... پراسپر کو خبردار کر دو..... اور پھر..... ماڈموازل نا....."

رات بھر پراسپر کی آنکھ بند نہ ہوئی۔

نویں فصل

یو سینٹ ہونور میں بونا فولی نامی ایک چھوٹا سا قہوہ خانہ ہے۔ وردیورے نے پراسپر سے کہا تھا۔ کہ اگلے دن چار بجے وہاں اس سے ملے۔ چار بجے وہاں کوئی نہیں ہوتا۔ اس نے بھنے ہوئے گوشت کا آرڈر دیا۔ بیرا چلا گیا تو اس نے کہا: "اچھا پراسپر! تم نے میری ہدایات پر عمل کیا؟"

پراسپر: "ہاں جناب"

وردیورے: "درزی سے ملے؟"

پراسپر: "ہاں۔ میں نے آپ کا خط اسے دے دیا تھا۔ سب کچھ گرانڈ آرکینج پہنچا دیا جائے گا"

وردیورے: "بہت خوب! میں اچھی خبریں لایا ہوں۔ ہم یہاں ان آدمیوں کا انتظار کریں گے جنھیں مختلف کام سپرد کئے گئے ہیں۔ میں نے انہیں کہہ رکھا ہے کہ یہاں آئیں۔ ان کے پہنچنے تک مسٹر ڈیلیگورس کے متعلق باتیں کرتے ہیں۔ تمھیں کچھ معلوم ہے کہ وہ کس علاقے کا رہنے والا ہے؟

پراسپر:" مادام فاول کے وطن سینٹ ریمی کا؟"

وردڈیورے:" تمھیں اچھی طرح معلوم ہے؟"

پراسپر:" بالکل. اس نے سینکڑوں دفعہ ذکر کیا ہے؟"

وردڈیورے:" عجیب بات ہے"

پراسپر:" کیا عجیب بات ہے؟"

وردڈیورے:" سینٹ ریمی کے دلفریب مقام ہونے میں شبہ نہیں ہے لیکن وہ تمہارے دوست کی جائے ولادت نہیں ہے؟"

پراسپر:" میرے پاس اس کے ثبوت موجود ہیں؟"

وردڈیورے:" وہ ثبوت جعلی ہیں. تم جب جیل میں تھے تو میں نے سینٹ ریمی لکھا تھا وہاں سے جوابات موصول ہو گئے ہیں. یہ ہے نمبر ایک" پڑھتا ہے!

"لیگورس قدیم خاندان ہے. یہ لوگ میلان سے یہاں آئے تھے. سو سال سے سینٹ ریمی میں رہتے ہیں. لیگورس خاندان کا آخری شخص (جولز رینا ہنری) کسی معین و مشروح استحقاق کے بغیر کاؤنٹ کا لقب اختیار کئے ہوئے تھا. اس نے روزالی کلیرسا فونٹانٹ نامی ٹراسکون کی ایک خاتون سے شادی کی. نرینہ اولاد نہیں ہوئی. دسمبر ۱۸۴۸ء میں فوت ہوا. اس کے پسماندگان میں دو لڑکیاں ہیں. اس شخص کا نام جس کے متعلق آپ نے استفسار کیا ہے. ضلع

کے رجسٹروں میں درج نہیں ہے "۔

پراسپر کی حیرت کی انتہا نہ تھی۔ اس نے پوچھا: "مسٹر فادل راؤل سے اس طرح کا سلوک کیوں کرتے ہیں جیسے وہ ان کا بھتیجا ہو؟"

ورڈیورے "تمہارا مطلب ہے اس کی بیوی کا بھتیجا۔ خیر اب دوسرے جواب کو دیکھیں "۔

"جولز رینا ہنری لیگورس۔ اس خاندان کا آخری مرد ۲۹ دسمبر ۱۸۴۸ء کو ریمی میں فوت ہوا۔ نہایت افلاس کی حالت میں تھا۔ تھوڑی سی جائیداد تھی جو ریشم کے کپڑوں کے کاروبار میں تباہ ہو گئی۔ اس کی نرینہ اولاد نہ تھی۔ صرف دو لڑکیاں تھیں۔ جن میں سے ایک اس وقت ایکس میں بچوں کی اتالیق ہے۔ دوسری اورگن کے ایک سوداگر سے بیاہی ہوئی ہے۔ اس کی بیوہ کا گزارہ ایک رشتہ دار کی امداد پر ہے۔ یہ رشتہ دار دارالسلطنت کے ایک دولت مند بنکر سے بیاہی ہوئی ہے۔ لیگورس نام کا کوئی شخص ضلع آرلس میں نہیں ہے "۔

ورڈیورے "بس یہی دو جواب ہیں۔ لیکن کافی ہیں۔ لوگ کہہ سکتے ہیں کہ خاوند کی وفات کے بعد اس کی بیوہ کے ہاں ایک جائز لڑکا پیدا ہوا۔ جسے قانونی طور پر تسلیم نہ کیا گیا۔ تاہم اس نے لیگورس کا نام اختیار کر لیا۔ مگر اس توجیہہ کا جواب تمہارے دوست کی عمر سے دیا جا سکتا ہے۔ راؤل کی عمر اس وقت چوبیس سال ہے۔ اور مسٹر ڈی لیگورس کو مرے ابھی بیس سال بھی نہیں ہوئے "۔

پراسپر: "تو پھر یہ کون ہے؟"

ورڈیورے: "مجھے معلوم نہیں۔ اس کا معلوم کرنا بہت مشکل ہے۔ صرف ایک شخص ہے جو بتا سکتا ہے لیکن وہ ہرگز نہ بتائے گا۔"

پراسپر: "مسٹر ڈو کلیمران؟"

ورڈیورے: "ہاں وہی۔"

پراسپر: "اس شخص سے مجھے ہمیشہ نفرت رہی ہے۔"

ورڈیورے: "اس کے بارے میں مجھے چند یادداشتیں موصول ہوئی ہیں۔ یہ ایک یادداشت تمہارے والد نے بھیجی ہے۔"

پراسپر: "کیا لکھا ہے والد صاحب نے؟"

ورڈیورے: "اس کے حق میں نہیں۔ لو سنو!"

"لوئس ڈو کلیمران کی پیدائش ٹراسکون کے نزدیک شاتو ڈو کلیمران میں ہوئی۔ اس کے بڑے بھائی کا نام گاسٹن تھا۔ ۱۸۴۲ء میں ایک جھگڑے میں گاسٹن کے ہاتھ سے ایک شخص مارا گیا اور دوسرا سخت زخمی ہوا۔ اس لئے گاسٹن کو مجبوراً وطن چھوڑنا پڑا۔ گاسٹن نیک دل، وفادار اور شرافت پسند شخص تھا۔ لوئس اس کے برعکس انتہا درجہ مکروہ اور منفور تھا۔"

والد کی وفات کے بعد لوئس پیرس چلا گیا اور دو سال سے کم عرصے میں اس نے والد کی جائداد سے نہ صرف اپنا حصہ اڑا دیا بلکہ جلاوطن بھائی کا حصہ بھی

برباد کر دیا۔ قرض سے تنگ آکر لوئس فوج میں بھرتی ہوگیا۔ فوجی ملازمت کی مدت پوری کرنے کے بعد۔ مدت تک نظر نہ آیا۔ صرف اتنا معلوم ہوا کہ جرمنی اور انگلینڈ میں رہتا ہے۔

۱۸۶۵ء میں پھر پیرس میں نظر آیا۔ شدید افلاس کی حالت میں تھا۔ بدترین سوسائٹی میں آمد و رفت تھی۔ اس قدر قلاش تھا کہ نہایت ذلیل ہتھکنڈوں پر گزارہ کرتا تھا۔ اسے اپنے بھائی کی واپسی کی اطلاع ملی۔ گاسٹن نے میکسیکو میں بہت دولت پیدا کی تھی۔ ابھی وہ جوان تھا۔ کام کرنے کا عادی تھا۔ اس لئے فرانس آکر اولوردن کے قریب لوہا ڈھالنے کا ایک کارخانہ خرید لیا۔ اس کے بعد بہت جلدی یعنی چھ ماہ ہوئے اپنے بھائی لوئس کے بازوؤں میں جان دی۔ گاسٹن کی موت سے ہمارے لوئس کو بہت بڑی دولت اور مارکوئس کا خطاب مل گیا۔"

پراسپر نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد کہا: "یہ اس بات سے بھی ظاہر ہے کہ مسٹر ڈوکلیمران جب پہلی دفعہ مجھے مسٹر فادل کے ہاں ملا۔ تو بہت مفلس تھا۔ اس کے تھوڑے عرصے بعد لیگورس بھی پیرس پہنچ گیا اور اس کے قریباً ایک مہینہ بعد ماڈلین نے مجھے جواب دے دیا۔"

ورڈیورے: "ٹھیک ہے۔ معلوم ہوتا ہے اب تم حقائق کی اہمیت سمجھنے لگے ہو۔"

بوناقانی میں اب ایک اور گاہک داخل ہوا۔ ورڈیورے اسے دیکھ کر

خاموش ہو رہا۔ نووارد معزز خاندان کے ملازموں کی سی پوشاک پہنے تھا۔ اس نے پہلے ہر طرف نگاہ ڈالی پھر سیدھا ورڈیورے کی طرف بڑھا۔

تنومند آدمی نے کہا "اچھا! آپ ہیں؟ ماسٹر جوزف ڈیوبے!"

پراسپر اس تیز و طرار ملازم کو دیکھ رہا تھا۔ اسے اس کا چہرہ مانوس معلوم ہوتا تھا۔ ساتھ والی میز پر بیٹھ کر اس نے افسنتین کی شراب کے ایک گلاس کی فرمائش کی۔

نوکر: "میرا کام بہت ٹیڑھا ہے۔ کل میرا آقا باہر گیا۔ میں اس کے پیچھے چلا وہ چھوٹی خاتون سے ملنے گرانڈ آرکینج گیا۔ وہاں اُسے معلوم ہوا کہ وہ اس جگہ سے چلی گئی ہے۔ وہ فوراً گھر لوٹ آیا۔ وہاں رادُل ڈولیگورس اس کے انتظار میں بیٹھا تھا۔ موخر الذکر نے اس سے پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے جواب دیا وہ عورت کہیں چلی گئی ہے۔ اور ہمارے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔ تب لیگورس نے پوچھا کیا اسے کسی خطرناک بات کا علم تھا؟ ڈوکلیمران نے بتایا مجھے بس اسی قدر علم ہے جتنا میں تمھیں بتا چکا ہوں لیکن کسی کو صحیح سراغ پر ڈالنے کے لئے بہت کافی ہے، اس پر لیگورس کا رنگ اڑ گیا اور اس نے کہا اگر بات اس درجہ خطرناک ہے تو اس عورت سے کسی طرح پیچھا چھڑانا چاہیئے۔ میرے آقا نے قہقہہ لگایا اور شانے ہلا کر کہا "پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔ اس قسم کی عورت سے پیچھا چھڑانے کی تدبیر یہ ہے۔ کہ قانون

سے مدد لی جائے۔ اس پر دونوں خوب ہنسے۔

ورڈیورے نے کہا "خیال بُرا نہیں۔ لیکن اب اس کا وقت گزر چکا ہے"

پراسپر نے بیتابی سے رپورٹ سنی۔ اس نے جیلسی کے خط کے پھٹے ہوئے ٹکڑے پر جو عبارت پڑھی تھی۔ وہ اب اس کی سمجھ میں آگئی۔

ماسٹر جوزف نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا "کل شام میرے آقا نے کھانے کے بعد بہت اچھے کپڑے پہنے اور مسٹر فاول کے ہاں گیا اور بہت رات گئے وہاں ٹھہرا"

پراسپر "کیا؟ باوجود اس بے احترامی کے جو اس نے چوری کے دن کی تھی؟"

ورڈیورے "واپس آیا تو کیسا نظر آتا تھا؟"

جوزف "میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ خوش نہیں تھا۔ اس لئے کہ جب میں نے یہ پوچھنے کو کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں دروازہ کھٹکھٹایا۔ تو اندر سے گالیاں دیں۔ آج صبح بیدار ہوا تو جھنجلایا ہوا تھا۔ دوپہر کے وقت راؤل اسے ملنے آیا۔ تو دونوں نے لڑنا شروع کر دیا۔ میرے آقا نے راؤل کی گردن پکڑ لی اور جب تک راؤل نے چاقو نہ نکالا نہ چھوڑی، وہ انگریزی میں باتیں کر رہے تھے اس لئے میں ان کی باتیں سمجھ نہ سکا۔ ٹھنڈے ہوئے تو پھر فرانسیسی بولنے لگے۔ اِدھر اُدھر کی باتیں تھیں۔ راول جانے لگا تو میرے آقا نے کہا "چونکہ یہ ڈراما ہو کے رہے گا اور آج ہی ہوگا اس لئے آج شام ڈیسینٹ سے باہر نہ جانا گھر پہ رہنا"۔ راؤل نے جواب

دیا۔" بہت اچھا گھر پر رہوں گا"۔

اب شام ہونے والی تھی۔ قہوہ خانے میں لوگوں کی آمد شروع ہو گئی ورڈیور نے جوزف سے کہا۔" اب تمھیں جانا چاہیئے۔ آقا کو ہماری ضرورت ہو گی۔ یہ ایک اور صاحب مجھ سے ملنے آئے ہیں"۔

یہ کاویلون تھا۔ بہت زیادہ گھبرایا ہوا نظر آتا تھا۔ ایک میز پر بیٹھ گیا۔ اور اس احتیاط کے بعد کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا مسٹر ورڈیور سے کو ایک چھوٹا سا پیکٹ دیا اور کہا۔" یہ نعمت خانے کے نیچے ملا تھا"۔

یہ بہت خوب صورت جلد والی دعاؤں کی کتاب تھی۔ جس میں سے وہ لفظ کٹے ہوئے تھے جن کی مدد سے پراسپر کو خط لکھا گیا تھا۔ کتاب دیکھ کر پراسپر کا رنگ پیلا پڑ گیا۔ اس نے کہا۔" یہ تو ماڈلین کی کتاب ہے۔ میں نے دی تھی۔ ٹائیٹل پر اس کا نام بھی لکھا ہوا ہے"۔

اب ایک اور نوجوان اندر آیا جسے دیکھ کر ورڈیور فوراً ملنے کے لئے آگے بڑھا۔ اس نے ورڈیور کو ایک رقعہ دیا۔ رقعہ پڑھ کر ورڈیور نے جوش سے کہا۔" شاید اب ہم انھیں پکڑ سکیں"۔

پراسپر کو ساتھ لے کر وہ جلدی سے ہوٹل سے باہر آیا۔ سڑک پر ایک مضبوط گھوڑوں والی گاڑی منتخب کر کے گاڑیبان سے ویسینٹ تک جانے کا کرایہ پوچھا گاڑی بان نے کہا مجھے وہاں کا راستہ معلوم نہیں۔ پراسپر نے راستہ

بتانے کا کام اپنے ذمے لے لیا۔ ورڈیور سے نے گاڑی بان سے کہا "آدھا گھنٹہ ہوا۔ ایک گاڑی اس طرف روانہ ہوئی ہے۔ اگر تم نے اس گاڑی کو پکڑ لیا۔ تو سو فرانک انعام دوں گا"

دسویں فصل

گاڑی بان نے سو فرانک جیت لئے۔ مسٹر ورڈیور سے اور پراسپر وسینٹ پہونچ کر گاڑی سے اُترے۔ تو دوسری گاڑی کے چراغ سامنے نظر آئے۔ اس وقت موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ گاڑی سے اُتر کر دونوں کاجل سے اندھیرے میں دوڑتے ہوئے راؤل کے مکان کے دروازے پر پہنچے دوسری گاڑی وہیں کھڑی تھی۔

مسٹر ورڈیور سے نے گاڑی بان سے پوچھا کہ "سواریاں کہاں گئی ہیں؟" گاڑی بان نیند کے مارے اونگھ رہا تھا۔ اس نے انھیں چور سمجھ کر کہا "بھاگ جاؤ ورنہ ابھی شور مچا کر لوگوں کو بلاتا ہوں"

انہیں دروازے کے راستے باغ میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی۔ اس لئے باغ کی دیوار کے ساتھ ساتھ چل پڑے۔ تاکہ کوئی ایسی جگہ معلوم کریں جہاں دیوار پھاندی جا سکے۔ دیوار دس بارہ فٹ اونچی تھی۔

خوش قسمتی سے مسٹر ورڈیورے مٹاپے کے باوجود بہت پھرتیلا تھا۔ اس نے اونچی چھلانگ لگائی اور دیوار کی منڈیر پکڑ کر کوشش کی تو دیوار پر چڑھ گیا پھر پراسپر کی مدد کی اور وہ بھی چڑھ آیا۔

مسٹر ڈولگیورس کا مکان ایک وسیع باغ کے وسط میں تھا۔ دو منزلہ تنگ سا مکان تھا۔ دوسری منزل کے ایک کمرے میں چراغ جل رہا تھا۔ ورڈیورے نے پراسپر سے کہا: "تم اس مکان سے واقف ہو یہ روشنی کس کمرے میں ہے؟"

پراسپر: "راؤل کی خواب گاہ میں۔"

ورڈیورے: "نچلی منزل کے کمروں میں کیا ہے؟"

پراسپر: "باورچی خانہ، کھانے کا کمرہ اور بلیارڈ کا کمرہ۔"

ورڈیورے: "نوکر کہاں رہتے ہیں؟"

پراسپر: "اس وقت کوئی نوکر نہیں ہوتا۔ ویسینٹ کا ایک باشندہ اور اس کی بیوی کام کرنے کے لئے صبح آتے ہیں۔ شام کو واپس گھر چلے جاتے ہیں۔"

ورڈیورے: (خوشی سے ہاتھ ملتے ہوئے) "جو شخص پیرس سے آیا ہے۔

اگر ہم اس کی اور راؤل کی باتیں نہ سن سکے تو بڑی مایوسی ہوگی "۔

انہوں نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی ۔ لیکن دروازہ بند تھا ۔ پھر نچلی منزل کی کھڑکیاں کھولنے کی کوشش کی ۔ اس میں بھی کامیابی نہ ہوئی ۔ وہ ڈیورے برافروختہ ہو کر مکان کے چاروں طرف اندر داخل ہونے کا راستہ ڈھونڈھنے لگا ۔ کوئی راستہ نہ ملا ۔ اس نے کہا " کاش اس اندھیرے میں کچھ نظر آ سکتا "۔

پراسپر اپنے ساتھی کے طرزِ عمل پر حیران ہو رہا تھا ۔ وہ باغ میں اس طرح پھر رہا تھا جیسے اس جگہ سے بخوبی واقف ہے اور اس قسم کے کام کرنے کا عادی ہے ۔

پراسپر کو ایک یاد آیا ۔ " باغ کے پچھلے حصے میں ایک درخت کے نیچے ایک سیڑھی پڑی رہتی تھی "۔

تلاش کے بعد سیڑھی مل گئی ۔ جسے انہوں نے روشن کمرے کی کھڑکی کے نیچے کھڑا کیا ۔ افسوس سیڑھی چھ فٹ کم تھی ۔ ورڈیورے نے اس مشکل کا حل یہ بتایا کہ سیڑھی کا نچلا ڈنڈا اپنے کاندھوں پر رکھ لیا ۔ اور پراسپر کو اوپر چڑھنے کے لئے کہا ۔

پراسپر کھڑکی تک پہنچ گیا ۔ لیکن اندر نگاہ ڈالتے ہی چیخ مار کر زمین پر گر پڑا ۔

ورڈیورے نے سیڑھی رکھ دی ۔ اور لپک کر اس کے پاس پہنچا اور

پوچھا۔ "کیا بات ہے؟"

پراسپر زمین سے اُٹھ چکا تھا۔ اس نے درشت آواز میں کہا۔ "ماڈلین اکیلی راؤل کے پاس موجود ہے"

وردلیورے کو یہ سُن کر سخت حیرت ہوئی۔ اُسے یہ تو معلوم تھا کہ راؤل کے پاس کوئی عورت ہوگی لیکن ماڈلین کے ہونے کی توقع نہ تھی۔ اسے خیال تھا کہ مادام فادل راؤل کے پاس آئی ہے۔ اس نے پوچھا۔ "تمھیں غلطی تو نہیں ہوئی؟"

پراسپر "بالکل نہیں۔ ماڈلین! شریف اور پاک ماڈلین میرے بہترین دوست راؤل کی داشتہ ہے۔ اوہ! یہ خیال کس قدر ہیبت ناک ہے۔ میں اس سے پہلے ہی کافی ذلیل ہو چکا ہوں۔ اب اس قسم کی بے عزتی برداشت نہ کروں گا"

پراسپر مکان کے دروازے کی طرف دوڑا۔ وردلیورے نے پکڑ کر کہا "کیا کرنا چاہتے ہو؟"

پراسپر نے جواب دیا۔ "انتقام لینا ہوں۔ دروازہ توڑ کر اندر جاتا ہوں اور راؤل سے لڑوں گا"

وردلیورے "یہ ٹھیک نہیں۔ تمہارے شور سے راؤل متنبہ ہو کر بھاگ جائیگا۔ اور تمہاری تک کی تلافی نہ ہو سکے گی"

پراسپیرز: "کیا پرواہ ہے اس کی؟"

ورڈیورے: "مگر مجھے تو پرواہ ہے۔ میں نے تمہاری بے گناہی ثابت کرنے کی قسم اُٹھائی ہے یقین رکھو تم اپنا انتقام ضرور لوگے۔ لیکن دشمن کو اگر جیل میں ڈالا جا سکے تو اسے قتل کرنا حماقت ہے۔"

پراسپیرز: "تو کیا کروں؟"

ورڈیورے: "انتظار! پکنے دیا جائے تو انتقام کا پھل لذیذ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی تو معلوم نہیں کہ ماڈلین اپنی مرضی سے یہاں آئی ہے یا مجبوراً آئی ہے۔ کیا ہمیں اچھی طرح معلوم نہیں ہو چکا کہ وہ اپنے آپ کو قربان کر رہی ہے۔"

پراسپیرز نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد کہا: "تو جناب وعدہ فرمائیے کہ تمام حال سچ سچ بتا دیجئے گا خواہ اس سے مجھے کتنی ہی تکلیف پہنچنے کا امکان ہو۔"

اب پراسپیرز نے سیڑھی اپنے کاندھوں پر رکھی اور کہا: "چڑھ جائیے۔"

ورڈیورے بغیر جھجکا دیئے ایک سیکنڈ میں سیڑھی پر چڑھ کر کھڑکی کے اندر دیکھنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ ماڈلین باہر جانے کا لباس پہنے ہے۔ سر پر ہیٹ ہے۔ لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ کمرے کے بیچ میں کھڑی جوش سے باتیں کر رہی ہے جن سے غصے اور حقارت کا اظہار ہوتا ہے۔

اور رائول چھوٹی سی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ چمٹے سے آگ ہلا رہا ہے

کبھی کبھی کاندھا ہلا دیتا ہے جیسے اس نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ بھلی لگیں یا بری ماڈلین کی تمام باتیں سن لے گا ؛

ہوا کے شور کی وجہ سے ان کی گفتگو کا ایک لفظ بھی ورڈیورے کو سنائی نہ دیتا تھا۔ تاہم صاف نظر آ رہا تھا کہ دونوں جھگڑ رہے ہیں۔ لیکن یہ جھگڑا عاشقوں کا جھگڑا نہ تھا۔ راؤل کے چہرے پر چراغ کی روشنی پڑ رہی تھی ورڈیورے نے دیکھا کہ لاپرواہ بننے کے باوجود وہ کبھی کبھی کانپ اٹھتا ہے ؛

ماڈلین سخت مایوسانہ انداز میں سر جھکا کر اور ہاتھ جوڑ کر کچھ التماس کرنے لگی۔ بیچاری نے قریباً گھٹنے ٹیک دیئے ؛

راؤل نے سر پھیر کر کوئی دو لفظی جواب دیا ؛

ماڈلین نے دو تین دفعہ چلے جانے کا ارادہ کیا مگر پھر واپس ہو کر ایک اور کوشش کی۔ آخر راؤل نے اٹھ کر کاغذات کا ایک پیکٹ اسے دے دیا ؛

مسٹر ورڈیورے نے خیال کیا "غالباً عشق بازی کی خط و کتابت ہو گی" ؛

ماڈلین کی اس سے تسلی نہ ہوئی۔ وہ مسلسل بول رہی تھی۔ کسی دوسری چیز کا مطالبہ کر رہی تھی۔ راؤل کے انکار پر اس نے کاغذات میز پر پھینک دیئے ؛

ورڈیورے نے کاغذات کو غور سے دیکھا۔ مختلف رنگوں کی گرہ کی رسیدیں تھیں۔ ماڈلین نے ان میں سے چن کر تین کاغذ نکالے اور تہ کر کے جیب

میں رکھ لئے۔ اب اس نے جلنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ راڈل نے راستہ دکھانے کے لئے شمع اُٹھائی ۔

مسٹر ورڈیور رے احتیاط سے سیڑھی سے اتر آیا۔ سیڑھی کو نظر سے اوجھل کر دیا۔ دونوں سائے میں کھڑے ہو کر دیکھنے لگے کہ کیا ہوتا ہے ۔

راؤل اور ماڈلین دروازے میں دکھائی دئے۔ راڈل نے مدد دینے کو ہاتھ بڑھایا۔ ماڈلین نے نفرت سے ہاتھ کی ایسی حرکت کی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس تکلیف کی ضرورت نہیں ہے۔ اس بدسلوکی کا راؤل پر کوئی اثر نہ ہوا اس نے صرف اتنا کہا۔ "آپ کی مرضی"۔

ماڈلین گاڑی میں بیٹھ گئی اور گاڑی تیزی سے پیرس کی طرف روانہ ہو گئی ۔

پراسپر نے ورڈیور سے کو وعدہ یاد دلا کر کہا۔ "اب مفصل بات بتائیے"۔

موخر الذکر نے جواب دیا۔ "ماڈلین پر راؤل کی داشتہ ہونے کا شبہ کرنے پر ایک مہینے کے اندر تم پشیمان ہو جاؤ گے لیکن اب ہمیں یہاں سے جلدی چلے جانا چاہیئے۔ ہم اپنے پاؤں کے نشان نہیں مٹا سکتے۔ خیر پاؤں کے نشان اور زینہ دیکھ کر سمجھا جائے گا کہ چور آئے تھے"۔

دیوار پھاند کر یہ لوگ پچاس قدم گئے ہوں گے کہ دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص مکان سے نکل کر سٹیشن کی طرف

جارہا ہے۔ وردڈیورے نے کہا ــــ "راؤل ہے۔ کلیمران کو اس واقعے کی اطلاع دینے جارہا ہے۔ کاش دونوں فرانسیسی میں باتیں کریں!"

تھوڑی دیر بعد وردڈیورے نے کہا: "کیا وجہ ہوسکتی ہے کہ راؤل جیسا شوقین جوان ونسینٹ کے ایک سنسان مکان میں سکونت اختیار کئے ہوئے ہے؟"

پراسپر: "اس کی وجہ یہ ہے کہ پندرہ منٹ کے فاصلے پر سین کے کنارے مسٹر فاول کا مکان ہے۔"

وردڈیورے ــــ "گرمیوں میں درست لیکن سردیوں میں؟"

پراسپر: "سردیوں کے لئے اس نے ہوٹل ڈولو دور میں کمرے لے رکھے ہیں۔"

جس گاڑی میں وہ ایک گھنٹہ ہوا یہاں آئے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ ابھی تک سرائے کے باہر کھڑی ہے۔ اپنے کیچڑ سے لت پت کپڑوں کے متعلق گاڑی بان کو بتایا کہ ہم رستہ بھول کر دلدل میں پھنس گئے تھے۔ واپسی کا کرایہ طے کر کے گاڑی میں بیٹھ گئے اور گاڑی سرپٹ پیرس کی طرف روانہ ہوگئی۔

واپسی کا وقت بہت طویل معلوم ہوا۔ پراسپر چپ چاپ بیٹھا تھا۔ اس کی ہڈیاں تک ٹھٹھر گئی تھیں۔ وردڈیورے معلوم ہوتا تھا سو رہا ہے لیکن اصل

ہیں، ورڈیورے سخت آزردہ تھا۔ اُسے توقع تھی کہ اس سفر سے تمام شبہات صاف ہو جائیں گے۔ اس کے برعکس ان میں نئی الجھنوں کا اضافہ ہو گیا تھا حقائق جوں کے توں تھے مگر حالات بدل گئے تھے ؛

رات کے بارہ بج رہے تھے۔ کہ گاڑی ہوٹل ڈوگرانڈ آرکینج پہونچی۔ مادام الیگزانڈرا نے چند منٹ میں ان کا کھانا تیار کر دیا۔ کھانے کے دوران میں پراسپر نے دیکھا کہ وہ اس کے ساتھی کو تحسین اور تعجب بھری نظروں سے دیکھ رہی ہے ؛

کھانے کے بعد ورڈیورے اُٹھا اور پراسپر سے کہا "کل دن میں تمہیں نہیں ملوں گا۔ رات کو اسی وقت یہاں آؤں گا۔ جس چیز کی مجھے ضرورت ہے اسے جائداد یہ کے فینسی ڈریس کے رقص کی دعوت میں ڈھونڈوں گا"؛

پراسپر کو تعجب ہوا کہ ورڈیورے پیرس کے سب سے زیادہ دولت مند ساہوکار کی دعوت میں کیوں کہ شریک ہو سکے گا۔ اس نے پوچھا "آپ کے نام دعوت نامہ آیا ہے؟"

ورڈیورے: "ابھی نہیں آیا مگر پہنچ جائے گا"؛

پراسپر کے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش وہ بھی ماڈلین کو وہاں دیکھ سکتا۔ خادمہ کے لباس میں وہ بہت خوب صورت معلوم ہو گی ؛

گیارھویں فصل

مشہور و معروف ساہوکار جانداویہ کی دونوں عمارتیں ریو سین لازبر کے وسط میں واقع ہیں۔ ان شاندار محلوں کی تعمیر ایسی ترکیب سے کی گئی تھی۔ کہ متحرک پردوں کو بیچ سے اُٹھا دیا جائے تو دونوں عمارتیں ایک ہو جاتی تھیں اور اس طرح پیرس کا سب سے بہتر دعوتی ہال بن جاتا تھا۔

جانداویہ کی دعوتوں میں شاہانہ اہتمام سے کام لیا جاتا تھا۔ صرف چوٹی کی شخصیتیں مدعو کی جاتی تھیں۔ یہ دعوتیں اس قدر شان و شوکت کی ہوتی تھیں کہ ضرب المثل بن گئی تھیں۔

فینسی ڈریس کے رقص کی دعوت اتوار کو ہوئی۔ مہمانوں نے بے دریغ روپیہ خرچ کر کے عجیب عجیب لباس تیار کرائے تھے۔ ایک مسخرے کا لباس جو دروازے کے قریب کھڑا تھا خاص طور پر جاذب توجہ تھا۔ ساڑھے دس بجے کے قریب مسٹر فاول اور ماڈلین آئے۔ مسٹر فاول نے چھوٹا سا ریشمی چوغہ پہننے پر اکتفا کیا تھا مادام فاول نے لوئی ہژدھم کے عہد سلطنت کے آخری

زمانے کی نہایت اعلیٰ درجے کی درباری پوشاک پہن رکھی تھی مادام اپنی جوانی میں نہایت حسین عورت تھی ۔ ماڈلین ملکہ کی خادمہ کے لباس میں بالکل ملکہ معلوم ہوتی تھی سارے مجمع کی آنکھیں اس پر لگی ہوئی تھیں ۔

رقص شروع ہوا ۔ تو ماڈلین ایک سنہری پوشاک والے قاضی القضاۃ کے ساتھ رقص کرنے لگی مسخرے کو ان کا رقص بہت دلکش معلوم ہو رہا تھا ۔ اِس لئے ٹکٹکی باندھے انھیں دیکھ رہا تھا ۔ سنہری پوشاک والا قاضی القضاۃ مارکوئس ڈ وکلیمران تھا ۔ رقص کے دوران میں وہ ماڈلین سے پیار کی باتیں کر رہا تھا اور ماڈلین اس کے اظہارِ عشق کو خوشی سے نہیں تو ناگواری کا اظہار کئے بغیر سن رہی تھی ۔

ایک عمر رسیدہ شخص نے جس نے دھنیے کا چوغہ اوڑھ رکھا تھا مسخرے کے سامنے کھڑے ہو کر کہا :

"مسٹر ورڈیلو رے آپ کو اپنا وعدہ یاد ہے ؟"

مسخرے نے احترام سے جھک کر کہا "کاؤنٹ میں آپ سے وعدہ کر چکا ہوں ۔"

کاؤنٹ : "شکریہ ۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کے وعدہ میں جان ہوتی ہے ۔"

رقص درمیانی وقفے کے لئے بند ہوا ۔ تو ماڈلین اور ڈوکلیمران مسخرے کی نظر سے اوجھل ہو گئے ۔ وہ انھیں ڈھونڈنے لگا ۔ ایک دہلیز میں جس کو آج کی رات کے لئے پرستان کا باغ بنا دیا گیا تھا مسخرے کو ماڈلین مادام فاول اور راؤل ڈوبیگورس نظر آئے ۔ ماڈلین غمگین کھڑی تھی ۔ مادام فاول اور راؤل کسی اہم گفتگو

میں مصروف معلوم ہوتے تھے ؛

مسٹر ڈوکلیمران تاش کھیلنے کے کمرے میں ایسی جگہ بیٹھا ہوا تھا۔ جہاں سے مادام فادل اور ماڈلین کو اچھی طرح دیکھ سکتا تھا۔ لیکن خود انھیں نظر نہ آسکتا تھا ؛

مسخرے نے سوچا " وہی کل والا معاملہ ہے۔ یہ دو عورتیں ان دو آدمیوں کے پنجے میں بری طرح پھنسی ہوئی ہیں۔ لیکن کیوں ؟"

رقص پھر شروع ہو گیا۔ دہلیز سے قریباً تمام لوگ اس میں شرکت کرنے کو چلے گئے۔ مسخرے نے سوچا اب موقعہ ہے کہ میں اپنی تجویز پر عمل کروں۔ وہ مادام فادل اور رقص خانے کے دروازے کے درمیان ایک جگہ کھڑے ہو کر اپنا جھنڈا لہرانے اور جادو کی چھڑی چٹخانے لگا۔ اور اس طرح کھانسا جیسے تقریر کرنے والے بالعموم کھانسا کرتے ہیں۔ جو لوگ دہلیز میں رہ گئے تھے اس کے گرد جمع ہو گئے تو مسخرے نے انتہائی خندہ آور انداز میں اپنی تقریر یوں شروع کی :

" خواتین و حضرات! آج صبح میں نے آپ کی خدمت میں ایک کھیل پیش کرنے کی اجازت حاصل کی تھی۔ اس کھیل کو ہر جگہ بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

" خواتین و حضرات! اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیے مجھے کھیل شروع کرنے کی اجازت عنایت فرمائیے۔ چراغ روشن ہو چکے ہیں۔ پردہ اُٹھ گیا ہے "

ماڈلین اور راؤل اندر جا چکے تھے۔ مادام فادل تنہا بیٹھی تھی۔ مسخرے کی باتوں کا اصل مقصد مادام فادل کو اپنی طرف متوجہ کرنا تھا۔ یہ مقصد حاصل ہو گیا تو اس

نے پھر اپنی تقریر شروع کی :

"خواتین و حضرات! ہم چین میں ہیں۔ پہلے منظر میں شہرۂ آفاق منڈیرن لی فو کو اس کے کنبے کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔ وہ جوان اور حسین خاتون جو اس کے کاندھے پر جھکی ہوئی ہے اس کی بیوی ہے۔ نہایت نیک نفس عورت ہے۔ اپنے خاوند پر جان چھڑکتی ہے۔ بچوں کی شیدائی ہے۔ نیک ہے اس لئے خوش ہے۔ کنفیوشس نے کہا ہے :

"نیکی بدی سے زیادہ خوشگوار ہے۔"

مادام فاذل اپنی جگہ سے اُٹھ کر مسخرے کے قریب آکر بیٹھ گئی۔

مسخرے نے لگاتار ڈھول بجنے کی نقل اتارنے کے بعد کہا :-

"دوسرا منظر — یہ خاتون جو آئینے کے سامنے بیٹھی اپنے بالوں سے سفید بال چن رہی ہے وہی پہلے منظر والی خاتون ہے۔ اب وہ خوب صورت ہے نہ نیک اور نہ خوش۔ اس کی کہانی بہت دردناک ہے۔ اس کی ملاقات ایک روز پیکن کے ایک بازار میں ایک ڈاکو سے ہوئی۔ اسے دیکھتے ہی اس پر دل و جان سے عاشق ہو گئی۔"

یہ بات کہتے ہوئے مسخرا مڑا کہ اس طرح کھڑا ہو گیا کہ مادام فاذل بالکل اس کے روبرو تھی۔

"خواتین و حضرات! آپ کو اس بات سے ضرور حیرت ہوئی ہو گی۔ لیکن مجھے

نہیں ہوئی کیوں کہ میرے استاد بالیوکا نے بتایا تھا کہ "دل کبھی بوڑھا نہیں ہوتا"۔ اس بد قسمت خاتون کی عمر پچاس سال ہے۔ ایک نوجوان پہ عاشق ہو گئی ہے ۔ بہت عبرت انگیز ہے یہ منظر ۔۔۔ کبھی کبھی عقل کی شعاعیں کھوپری سے گزر کر مغز تک پہنچ جاتی ہیں تو اسے شدید قسم کی روحانی کوفت ہوتی ہے۔ اس وقت اس کی حالت اس قدر دردناک ہو جاتی ہے۔ سنگدل سے سنگدل آدمی کا دل بھی نرم پڑ جائے۔ وہ اپنے عشق کے کھوکھلے پن، حماقت اور مضحکہ ہونے کو خوب جانتی ہے۔ اسے معلوم ہے کہ بڑھاپے نے اس کے لاثانی حسن کے کھنڈروں کے سوا کچھ نہیں چھوڑا۔ دوسری طرف معشوق اپنے عین شباب میں ہے۔ اس سے محبت نہیں کرتا اس لئے وہ ایک موہوم چیز کی ہوس کر رہی ہے۔"

مسخرے نے بڑے غور سے بلنکر کی بیوی کا چہرہ دیکھا۔ مگر اسے وہاں اپنی بات کا کوئی نتیجہ نظر نہ آیا۔ اس لئے اسے شبہ ہوا کہ مادام فادول کے متعلق جو رائے اس نے قائم کی تھی وہ صحیح نہیں ہے۔ اس وقت ڈوکلیمران بھی مجمعے میں شامل ہو گیا تھا ۔۔۔ مسخرے نے پھر تقریر شروع کی:۔

"تیسرا منظر ۔۔۔ اب بوڑھی عورت یعنی منڈیرن کی بیوی نے پچھتانا چھوڑ دیا ہے۔"

"اب ضمیر کی آواز اسے سنائی نہیں دیتی۔ اب اس نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے نوجوان کو اپنا شیفتہ بنا کر چھوڑے گی اس نے سوچا نوجوان

پر اس کے ذاتی مفاد کے ذریعے اثر ڈالنا چاہئے۔ اس نے اسے شہر کے ممتاز لوگوں سے متعارف کیا اور اس غرض سے کہ وہ ممتاز لوگوں کی سی زندگی بسر کر سکے اسے دل کھول کر روپیہ دینے لگی۔ اس نے اپنے زیورات بھی اسے دے دیئے کہ گروی رکھ کر روپیہ حاصل کر لے۔ گروی کی رسیدیں نوجوان سے مانگیں تو اس نے رسیدیں دینے سے انکار کر دیا۔"

مسخرے کی اس بات نے مادام فاول کو بہت بیچین کیا۔ اس نے اٹھ کر چلا جانا چاہا لیکن اٹھ نہ سکی۔ مسخرے نے اس کی یہ حالت دیکھی تو اطمینان کا سانس لیا۔

"لیکن خواتین و حضرات! اس عورت نے اپنا سب کچھ نوجوان کو دے دیا۔ جب اس کے پاس کچھ نہ رہا۔ تو ڈاکو نے منڈیرن کا زبرجد کا بٹن چرانے کا فیصلہ کیا جو بے بہا ہیرا ہونے کے علاوہ اس لئے بھی انمول تھا کہ منڈیرن کے مرتبے کی علامت تھا۔ یہ بٹن ایک سنگین کمرے میں رکھا رہتا تھا۔ چار ہتھیار بند سپاہی رات دن اس کی حفاظت پر مقرر تھے۔ منڈیرن کی بیوی اس بٹن کی چوری پر رضامند نہ ہوتی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ چوری کا الزام سپاہیوں پر لگے گا اور اس جرم میں انھیں پھانسی دے دی جائے گی۔ لیکن نوجوان اپنی بات پر اڑا رہا۔ اس کے مسلسل اصرار سے بدنصیب خاتون کو راضی ہونا پڑا ——— چوتھے منظر میں دونوں مجرم چھپ کر سیڑھیوں سے اترتے دکھائی دیتے ہیں۔"

مسخرہ خاموش ہو گیا۔ مادام فاول کی طبیعت بگڑ گئی تھی۔ لوگ اسے سنبھالنے کے لئے اس کے پاس آ گئے تھے۔

کسی نے پیچھے سے مسخرے کا بازو زور سے پکڑا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو کلیمران اور راؤل ڈو لیگورس آگ بگولا بنے کھڑے تھے۔

مسخرے نے ادب سے پوچھا "حضرات! کیا چاہتے ہیں آپ؟"

انہوں نے جواب دیا۔ "آپ سے بات کرنی چاہتے ہیں۔"

مسخرا ان کے ساتھ ایک کھڑکی میں گیا جہاں وہ کسی کو نظر نہ آ سکتے تھے۔ صرف وہ شخص جس نے وینس کا چوغہ پہن رکھا تھا اور مسخرے نے اسے کاؤنٹ کے نام سے خطاب کیا تھا انہیں دیکھ رہا تھا۔

مسٹر ڈو کلیمران نے بات شروع کی: "یہ مکروہ کہانی جو تم سنا رہے تھے کہاں سے لی؟"

مسخرہ: "مکروہ! میں نے خود لکھی ہے۔ آپ جو چاہیں کہیں ——"

کلیمران: "بس بس جناب۔ جس جرأت سے کام لے کر آپ نے یہ کہانی لکھی ہے اسی جرأت سے کہہ دیجئے کہ آپ نے جان بوجھ کر مادام فاول پر چوٹ کی ہے۔"

مسخرے نے اپنا سر اس طرح پیچھے پھینکا ہوا تھا جیسے چھت سے مشورہ کر رہا ہو۔ وہ حیرت سے ان کی بات سن رہا تھا۔ آخر اس نے کہا: "آپ کو منڈیرن کی بیوی کے ڈرامے میں مادام فاول کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے جن سے میری

واقفیت تک نہیں۔ ناممکن ہے"۔

کلیمران: "آپ کا مطلب ہے کہ آپ کو مسٹر فاول کی مصیبت کا علم نہیں ہے؟"

مسخرہ: "مصیبت؟"

کلیمران: "میرا مطلب اس چوری سے ہے۔ جو اس کے ہاں ہوئی ہے"۔

مسخرہ: "ہاں ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ اس کا خزانچی ساڑھے تین لاکھ فرانک لیکر بھاگ گیا ہے۔ لیکن اس قسم کے واقعات تو دنیا میں ہر روز ہوتے رہتے ہیں۔ اس کا میری کہانی سے کیا تعلق؟"

کلیمران تذبذب میں پڑ گیا۔ لیگورس نے کہنی سے احتیاط کرنے کا اشارہ کیا۔ کلیمران مسخرے کو مشتبہ نظر سے دیکھ رہا تھا اور اس معنی دار بات پر پشیمان ہو رہا تھا جو اس کے منہ سے نکل گئی تھی۔

کلیمران: "خیر۔ شاید میں نے غلط سمجھا ہو۔ آپ کی معذرت سے میری تسلی ہو گئی"۔

مسخرے نے گستاخی سے کہا: "معذرت؟ میں نے کوئی معذرت نہیں کی"۔

کلیمران: "کیا کہا؟"

مسخرا: "مجھے بات پوری کرنے دیجئے۔ میں مسٹر فاول کی محترم شخصیت کو جانتا ہوں۔ مجھ سے نادانستہ اس کی بیوی کی بے احترامی ہو گئی ہے تو میرے خیال میں اس کا فیصلہ اور مجھ سے شکایت کرنے کا حق صرف مسٹر فاول کو حاصل ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ بڑھاپے کی وجہ سے وہ لڑ نہیں سکتا۔ میں نے اس کے جوان بیٹے

کو بھی یہاں دیکھا ہے۔ آپ مادام فاڈل کی حمایت کرنے والے کون ہوتے ہیں؟ کیا آپ اس کے رشتہ دار ہیں؟ ایک تفریحی کہانی کا مسٹر فاڈل کی بیوی سے تعلق پیدا کرنے کا آپ کو کیا حق ہے؟"

کلیمران اس تند اور منطقی احتجاج کا جواب نہ دے سکا اس لئے دوسرا طریقہ اختیار کیا اور کہا: "میں مسٹر فاڈل کا دوست ہوں اس لئے مسٹر فاڈل کی توہین برداشت نہیں کر سکتا۔ ایک اور وجہ یہ بھی ہے کہ میں عنقریب اس کے کنبے میں شامل ہونے والا ہوں۔ ایک ہفتے تک مادمواذل مادلین سے میری منگنی کا اعلان ہونے والا ہے۔"

مسخرے کے دل میں اور شبہات تو تھے۔ مگر اسے اس خبر کی ہرگز توقع نہ تھی۔ سنکر حیران رہ گیا۔ اس نے سنبھل کر طنزاً کہا "مبارک ہو صاحب دعوت رقص کی ملکہ ہونے کے علاوہ مشہور ہے کہ مادلین کا جہیز پانچ لاکھ فرانک ہے۔"

راڈل ڈولیگورس کو یہ باتیں پسند نہیں آ رہی تھیں۔ اس لئے بیقرار ہو رہا تھا۔ لیکن کلیمران سے رہا نہ گیا اس نے کہا "ہم اس شخص سے کیا لڑیں جس نے اپنا نام تک چھپا رکھا ہو۔"

مسخرا: "آپ صاحب خانہ سے میرا نام دریافت کر سکتے ہیں۔"

کلیمران: "تم — تم —"

اس کے بعد وہ کوئی سخت لفظ کہنا چاہتا تھا۔ لیکن راڈل کے اشارے پر

رک گیا مسخرے نے فقرہ ختم ہونے کا انتظار کر کے کہا: "جناب میں آپ کے بھائی گاسٹن کا عزیز دوست ہوں۔ ان کا مشیر سمجھ لیجئے۔ انھیں مجھ پر پورا اعتماد تھا۔"

مسخرے کے یہ معمولی لفظ کلیمران پر بجلی کی طرح گرے۔ اس کی شکل ایسی بن گئی جیسے کوئی بھوت نظر آ گیا ہو۔ بولنا چاہا مگر بات گلے میں اٹک گئی بیگورس نے ہوا اس نہیں کھوئے تھے۔ اس نے اپنے ڈگمگاتے ہوئے دوست کو گھسیٹتے ہوئے کہا — "چلو چلیں۔"

ادھر مسخرے کی حیرت بھی کچھ کم نہ تھی۔ اس نے منہ ہی منہ میں کہا: "میری اس بات سے اس بدذات کو کونسی خوفناک بات یاد آ گئی؟"

دنیس کے چوغے والے شخص نے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے بیدار کیا اور پوچھا: "مسٹر ورڈیورے اطمینان ہو گیا؟"

ورڈیورے: "ہو گیا ہے اور نہیں بھی ہوا۔ نہیں اس لئے کہ یہاں آنے سے میرا جو مقصود تھا وہ حاصل نہیں ہوا۔ اور ہوا اس طرح کہ یہ بدذات اتنا کچھ کہہ گئے ہیں کہ شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔"

"اتفاق سے مجھے یہاں ضمنی طور پر ایک ایسی بات کا سراغ مل گیا ہے جو میرے گمان میں بھی نہ تھی۔"

اب پانچ چھ اور آدمی بھی وہاں پہنچ گئے۔ اس لئے وہ خاموش ہو گئے اور

کاؤنٹ مسخرے کو الوداع کہہ کر چلا گیا۔

مسخرا مادام فاول کو ڈھونڈنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ماڈلین سے جوش میں باتیں کر رہی ہے پھر اس نے لیگورس اور کلیمران کو دیکھا کہ لوگوں سے کچھ پوچھ رہے ہیں۔ اس نے دل میں کہا "معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ میں کون ہوں؟"

راؤل اور کلیمران نے استفسارات ختم کرنے کے بعد مادام فاول اور ماڈلین کو خدا حافظ کہا۔ اور دعوت سے چلے گئے تھوڑی دیر بعد مسخرا بھی باہر نکل گیا۔ اس نے ایک کھلے اوور کوٹ میں اپنا لباس چھپا لیا تھا۔ سگار سلگا کر وہ ڈوبرگ مونٹ مارٹر کی طرف جا رہا تھا۔ کہ ایک شخص نے یکایک سامنے سے نکل کر پوری شدت سے اس پر خنجر کا وار کیا۔ مسخرے نے غیر شعوری طور پر وار سے بچنے کی کوشش کی خنجر بازو میں لگا۔

وار خالی جانے کے بعد قاتل نے دوسرا وار نہ کیا اور بھاگ کھڑا ہوا۔

مسخرے نے کہا "یہ لیگورس ہے۔ کلیمران بھی یہاں کہیں نزدیک ہی ہوگا"

مسخرے کو خطرناک زخم نہیں آیا تھا لیکن بہت دردناک تھا۔ اس نے کسی ماہر جراح کی طرح زخم کو رومال سے باندھا اور حملہ آور کے پیچھے چل پڑا۔ اب احتیاطاً وہ سڑک کے بیچ میں چل رہا تھا۔ کوئی نظر نہ آتا تھا۔ لیکن اسے یقین تھا کہ آنکھیں اس پر لگی ہوئی ہیں۔ بولیوارڈ مونٹ مارٹر پہنچ کر سڑک عبور کرنے لگا۔ تو اسے دو سائے نظر آئے جو سڑک عبور کر رہے تھے۔ مسخرے نے سوچا۔

"انھیں کسی بیحد خوفناک راز کے افشا ہونے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے جو مجھے قتل کرنے پر اُتر آئے ہیں"۔

سڑک کے دونوں طرف درختوں کی قطاریں تھیں۔ مسخرے نے سوچا اب یہ لوگ مجھے مارنا نہیں چاہتے صرف معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ میں کون ہوں۔ اور اگر انھیں پتہ چل جائے کہ میں کون ہوں تو اسی وقت فرار ہو جائیں گے۔

وہ چاہتا تو اسی وقت انھیں گرفتار کرا سکتا تھا لیکن قبل از وقت گرفتاری سے اصلی مجرم کے بچ جانے کا امکان تھا۔ مسٹر ڈوکلیمران کے خلاف اس قدر شہادت موجود نہ تھی کہ اسے سزا دلائی جا سکے۔ اس نے سوچا جب تک کافی شہادت بہم نہ پہونچ جائے تنہا ہی کام کرنا چاہیئے۔

مسخرہ چاہتا تھا کہ پیچھا کرنے والوں کو دھوکا دے کر نکل جائے۔ اس لئے رفتار تیز کر کے آرٹس رسے میتا ئیلک کے چوک میں پہنچا۔ اور کھڑے ہو کر وہاں پولیس کے دو سپاہیوں سے اِدھر اُدھر کی ایک دو باتیں کیں۔ راڈل اور کلیمران بھی اس کے ٹھہرنے پر بیس گز کے فاصلے پر رک گئے۔ مسخرے نے سپاہیوں سے باتیں کرتے وقت برابر دالسے مکان کی گھنٹی بجائی۔ دروازہ کھلا تو سپاہیوں کو الوداع کہہ کر مکان میں داخل ہو گیا۔

دو منٹ بعد راڈل اور کلیمران نے بھی یہ گھنٹی بجائی۔ دربان کو جگا کر پوچھا کہ یہ آدمی جو مسخرے کا لباس پہنے اندر آیا کون ہے؟

دربان! انہیں یہ تو نہ بتا سکا کہ وہ کون ہے۔ البتہ اس نے اتنا بتایا۔ کہ اس مکان کا ایک اور دروازہ بھی ہے جو دوسری طرف سینٹ ڈینی کی گلی میں کھلتا ہے"

لیگورس نے کہا۔ "حکمہ دے گیا اب ہم کبھی معلوم نہ کر سکیں گے کہ وہ کون ہے"

مسٹر ورڈیور سے رات کے تین بجے ہوٹل ڈوآ کنج پہنچا۔ پراسپر بینائی سے اس کے انتظار میں بیٹھا تھا۔ ورڈیور سے کے زخم میں سخت درد تھا۔ اس نے پہلے زخم دھو کر باندھا پھر پراسپر سے کہا! "یہ تمہارے دوست راؤل کی یادگار ہے"

اس کے بعد ورڈیور سے نے کہا!

"آؤ اب باتیں کریں۔ دشمن خبردار ہو گیا ہے۔ اس لئے اب ضرورت ہے کہ برق کی سرعت سے ان پر وار کیا جائے۔ اصل میں مجھ سے ایک دھوکا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے میں غلط راستے پر چل پڑا۔ میرا خیال تھا کہ مادام فاول اور راؤل میں ناجائز تعلق ہے۔ اسی خیال کو بنیاد بنا کر میں نے کام شروع کر دیا اور سوچا کہ اس طرح حقیقت معلوم ہو جائے گی"

پراسپر! "تو کیا مادام فاول بے قصور ہے؟"

ورڈیور سے! "نہیں۔ یقیناً نہیں۔ لیکن اس قسم کا قصور نہیں جو ہم نے سمجھا تھا میرا خیال تھا کہ وہ اس نوجوان کے عشق میں گرفتار ہے۔ اسے اپنا خاندانی نام دے کر اپنے بھانجے کی حیثیت سے خاوند سے اس لئے تعارف کر دیا ہے کہ اپنے

گھر میں عیش و عشرت کر سکے۔ پہلے وہ راؤل کو روپیہ دیتی رہی۔ روپیہ ختم ہو گیا تو اپنے زیور رات رہن رکھنے کے لئے دے دیے۔ اس کے بعد جب کچھ بھی نہ رہا تو خاوند کے سیف پر ڈاکہ ڈالنے کی اجازت دے دی یہ تھی میری رائے"۔

پراسپر: "اگر یہ صورت ہے تو ہر ایک بات واضح ہو جاتی ہے"۔

ورڈیورے: نہیں۔ مجھے معلوم تھا کہ اس سے تمام مسائل کی وضاحت نہ ہو سکے گی۔ اس طرح یہ معلوم نہیں ہونے پاتا کہ کلیمران نے اس قدر رسوخ کس طرح پیدا کیا"۔

پراسپر: "کلیمران کی حیثیت لیگورس کے معادن کی ہے۔ اصلی مجرم لیگورس کی جرم کرنے میں وہ مدد کر رہا ہے"۔

ورڈیورے: بس یہی ہماری غلطی تھی۔ میں یہی سمجھے بیٹھا تھا کہ اصلی مجرم راؤل ہے۔ حالانکہ اصلی مجرم وہ نہیں ہے۔ کل ایک جھگڑے کے دوران میں کلیمران نے راؤل کو دھمکی دی کہ میں تجھے شیشے کے گلاس کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ راؤل کو ہادام فاضل میدان میں نہیں لائی۔ وہ مخلوق ہے کلیمران کی۔ اور ہادلین بھی راؤل کے قبضے میں نہیں ہے۔ وہ کلیمران کے پنجۂ اقتدار میں ہے"۔

پراسپر نے اس کی تردید کرنا چاہی۔ ورڈیورے اسے بتا دیتا کہ ان دونوں کی شادی عنقریب ہونے والی ہے۔ تو پراسپر کو یقین ہو جاتا۔ لیکن ورڈیورے

نے پراسپر کے احساسات کو صدمہ پہونچانا پسند نہ کیا۔ اس کے علاوہ ورڈیورے کو پورا یقین تھا۔ کہ شادی سے پہلے تحقیقات مکمل کر کے اس شادی کو روک سکے گا۔ اس نے کہا:

"مادام فاول کلیمران کی گرفت میں ہے۔ لیکن کلیمران کو یہ گرفت کیسے حاصل ہوئی؟ مادام فاول کی زندگی ہمیشہ شک و شبہ سے بالا رہی ہے۔ اگر وہ ایک دوسرے سے ملے تھے تو زمانہ طفلی میں ملے ہوں گے۔ دوبارہ ان کی ملاقات ہوئے ابھی پندرہ مہینے نہیں ہوئے۔ اس لئے کلیمران کی گرفت کا راز معلوم کرنے کے لئے ہمیں ان کی گذشتہ زندگی کی جانچ پڑتال کرنی ہوگی"

پراسپر: (آہستہ آواز میں) "ان کی گذشتہ زندگی کا حال کیا معلوم؟"

ورڈیورے: "کلیمران کی گذشتہ زندگی کی تفصیلات معلوم کر کے ہم سب کچھ معلوم کر سکتے ہیں۔ آج شام کا واقعہ ہے کہ میں نے اس کے بھائی گاسٹن کا نام لیا تو اس کا رنگ پیلا پڑ گیا۔ اور خوفزدہ ہو کر وہ اس طرح پیچھے ہٹا کہ جیسے بھوت نظر آ گیا ہو۔ مجھے پہلے بھی کئی بار شبہ ہو چکا ہے۔ کہ لوئس کے اس کے پاس جاتے ہی چند روز میں موت کا شکار ہو جانا عجیب سی بات ہے"

پراسپر: "کیا آپ کو شبہ ہے کہ وہ طبعی موت نہیں مرا؟"

ورڈیورے: "جو آدمی میرے قتل کی کوشش کر سکتا ہے۔ میں اس پر ہر قسم کا شبہ کر سکتا ہوں۔ جہاں تک چوری کا تعلق ہے اس کا راز معلوم ہو گیا ہے۔ مجھے معلوم

ہو گیا ہے کہ چابی کس نے حاصل کی اور لفظ کس نے بتایا ؟"

پراسپر کی آنکھیں خوشی سے چمکنے لگیں۔ اس نے کہا۔" چابی فادل کی تھی نا ؟"

وردیلورے :" اور لفظ تم نے بتایا تھا۔ غالباً تم بھول گئے ہو گے لیکن خوش قسمتی سے تمہاری داشتہ کا حافظہ قوی ہے۔ تمھیں یاد ہو گا کہ چوری ہونے سے دو دن پہلے تم نے مادام جیپسی۔ لیگورس اور دو اور دوستوں کے ساتھ اکٹھے کھانا کھایا تھا۔ کھانے کے بعد مادام جیپسی تم سے لڑی تھی ؟"

پراسپر :" ہاں۔ مجھے یاد ہے ؟"

وردیلورے :" یاد ہے تم نے جیپسی کو کیا جواب دیا تھا ؟ لو سنو تم نے نینا سے کہا۔" تم سمجھتی ہو مجھے تمہارا خیال نہیں۔ تمہارا ہی نام تو ہے جو میرے مالک کے سیف کا محافظ ہے ؟"

پراسپر نے بیتاب ہو کر کہا۔" ہاں۔ مجھے یاد آ گیا ؟"

وردیلورے :" اور باقی قصہ تمھیں معلوم ہی ہے۔ ان دونوں میں سے ایک نے مادام فادل کو مجبور کر کے اس سے چابی لی۔ بہت خوفناک دھمکیاں دی ہوں گی۔ چوری کے اگلے دن وہ سخت بیمار پڑ گئی۔ تمہیں دس ہزار فرانک بھی اسی نے بھیجے تھے ؟"

پراسپر :" چور کون ہے ؟" مادام فادل پر ان کی گرفت کس وجہ سے ہے ؟ اور

ماڈلین اس معاملے میں کیوں شریک ہے؟"

وردیورے: "پراسپر! ابھی میں ان سوالات کا جواب نہیں دے سکتا اور اسی وجہ سے ابھی انھیں گرفتار کرانا نہیں چاہتا۔ دس دن اکور ٹھہر جاؤ۔ اگر اس وقت تک یہ باتیں مجھے معلوم نہ ہو سکیں تو جو کچھ مجھے معلوم ہے مسٹر ژینٹ کے سامنے رکھ دوں گا۔ فی الحال ایک گھنٹے تک میں بیوکیر کی طرف روانہ ہونے والا ہوں۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے کلیمران اور مادام فاول پیرس آئے تھے۔"

پراسپر: "ہاں — میں دونوں کے خاندانوں کو جانتا ہوں۔"

وردیورے: "فاول اور کلیمران کے بھاگ سکنے کا کوئی امکان نہیں۔ پولیس ان کی نگرانی کر رہی ہے۔ پراسپر تم حلفیہ وعدہ کرو کہ جب تک میں واپس نہ آؤں گا تم اس کمرے میں قیدی بن کر رہو گے ایک قدم باہر نہیں رکھو گے۔"

پراسپر نے مطلوبہ حلف اٹھانے کے بعد پوچھا: "آپ میری یہ زبردست مدد کس لئے کر رہے ہیں؟"

وردیورے: "جس دن ماڈلین سے تمہاری شادی ہو گی نینا کے روبرو بتاؤں گا۔"

وردیورے چلا گیا تو پراسپر نے سوچا۔ "میرا پراسرار مربی بہت وسیع پیمانے پر تحقیقات کر رہا ہے۔ میں اکیلا کچھ نہ کر سکتا تھا۔"

اختیاری قید کے زمانے میں پراسپر نے کھڑکی سے بھی جھانک کر باہر نہ دیکھا۔ وردیورے کی طرف سے دو دفعہ اطلاعیں آئیں۔ پہلے خط میں اس نے

بتایا کہ تمہارے والد سے ملا ہوں۔ انہوں نے میری مدد کی ہے۔ دوسری دفعہ مسٹر ڈوکلیمران کے ملازم ڈیورے نے آکر بتایا کہ ورڈیورے اچھی طرح ہے اور کام اچھی طرح ہو رہا ہے ؛

نو دن کی قید کے بعد پراسپر مادام الیگزنڈرا کے منع کرنے کے باوجود سیر کے لئے باہر نکل گیا۔ راستے میں پیاس بجھانے کے لئے ایک کافی ہاؤس میں گیا۔ وہاں ایک اخبار اٹھا کر دیکھا اور یہ اعلان پڑھا کہ مشہور و معروف بینکر مسٹر فاول کی بھتیجی اور مارکوئس ڈوکلیمران کی شادی ہونے والی ہے ؛

یہ خبر پڑھ کر غمزدہ پراسپر کے ہوش اڑ گئے۔ اس نے سوچا شاید ورڈیورے جلدی واپس نہ آسکے۔ اس لئے مجھے اس شادی میں رکاوٹ پیدا کرنی چاہئے۔ قلم دوات اور کاغذ منگوا کر اپنے سابق مالک کے نام طرز تحریر بدل کر یہ خط لکھا۔

" جناب عالی!

آپ نے اپنے خزانچی کو بد دیانت سمجھ کر عدالت کے سپرد کر دیا تھا۔ کیا آپ کی بیوی کے زیورات بھی اسی نے چرا کر گروی رکھے ہیں؟

اگر آپ کی جگہ میں ہوتا تو اپنی بیوی کی نگرانی کرتا اور معلوم ہو جاتا کہ دور کے رشتہ داروں پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے ؛

نیز مادموازل ماڈلین کے نکاح نامے پر دستخط کرنے سے پہلے مارکوئس

ڈ د کلیمران کے حالات پولیس کے دفتر سے معلوم کر لیجئے ۔

ایک دوست"

پراسپر جلدی سے خط لکھ کر ڈاک میں ڈال چکا تو اسے خیال ہوا کہ کہیں میرا یہ اقدام مسٹر ورڈیوے کے منصوبے میں کوئی خلل نہ ڈال دے ۔

پراسپر سیر کر کے واپس ہوٹل آیا تو اسے معلوم ہوا کہ اس کی غیر حاضری میں جوزف ڈوبوئے آیا تھا اور یہ پیغام دے گیا ہے کہ مسٹر ورڈیورے نے تحقیقات مکمل کر لی ہے ۔ اور کل ۹ بجے شام یہاں پہنچ جائیں گے ۔

مسٹر ورڈیورے نے کلیمران اور لیگورس کے پرانے نوکروں قصبہ دیسینٹ کے باشندوں کی اطلاعات اور وہاں کے پولیس افسر کی یادداشتوں کی مدد سے ماضی کا مندرجہ ذیل ڈرامہ ترتیب دیا ۔

Taj Tamir Foundation

بارھویں فصل

ڈراما

کلیمران خاندان کا قلعہ دریائے رون کے بائیں کنارے کھڑا تھا۔ مرورِ زمانہ اور مرمت نہ ہونے سے اس کا رنگ سیاہ پڑ گیا تھا۔

۱۴۱۰ء میں وہاں عمر رسیدہ مارکوئس ڈو کلیمران اپنے دو بیٹوں کے ساتھ رہتا تھا۔ بڑے بیٹے کا نام گاسٹن اور چھوٹے کا نام لوئس تھا۔

بوڑھا مارکوئس اُن قدیم سرداروں میں سے تھا جن کی شان و شوکت اور دبدبے کو فرانس کے ۱۷۸۹ء کے انقلابِ کبیر نے ختم کر دیا تھا لیکن انقلابِ کبیر ان لوگوں کے عادات و اطوار میں کوئی تغیر پیدا نہ کر سکا تھا۔

۱۷۸۹ء اور اس کے بعد کے واقعات کی حیثیت اس کی نظر میں عوام کی مضحک حرکات اور قابلِ تاسف خوش طبعی سے زیادہ نہ تھی۔ وہ ۱۷۸۹ء میں جان بچا کر ملک سے بھاگ گیا تھا۔ چھبیس سال بعد یعنی نپولین کی حکومت کے خاتمے کے بعد ۱۸۱۵ء میں جلا وطنی سے واپس وطن آیا۔ اس کی عالیشان

جاگیر تباہ ہو چکی تھی - وسیع جاگیر کا صرف اس قدر حصّہ اسے واپس ملا جس کی آمدنی پر باعزت زندگی بسر ہو سکتی تھی ؛

وہ اب بھی امید لگائے بیٹھا تھا - کہ سابقہ حالات بحال ہو جائیں گے اور پوری جائیداد واپس مل جائے گی - اس لئے آمدنی سے زیادہ خرچ کرتا تھا - سالانہ آمدنی پندرہ ہزار فرانک سے زیادہ نہ تھی - اور خرچ پچیس تیس ہزار فرانک سالانہ تھا ؛

بیٹے بھی باپ کی تقلید کر رہے تھے - لوئس کا وقت تفریحات اور حیلہ سازیوں میں گزرتا تھا لیکن گاسٹن اپنے آپ کو نئے حالات کے رنگ پر لانا چاہتا تھا - وہ لکھنے پڑھنے میں لگا رہتا اور کام کرنے کی عادت ڈال رہا تھا، مارکوئس خود بین اور سخت لاپرواہ شخص تھا - وہ اپنے آپ کو سب سے زیادہ خوش بخت انسان تصور کرتا تھا - اپنے مزارعین میں ہر دلعزیز تھا - لیکن ارد گرد کے دیہات کے لوگ اس سے نفرت کرتے تھے - اپنی ہمسایہ کاؤنٹس دربیرای کی مذمت کرنا مارکوئس کا دل پسند مشغلہ تھا ؛

کاؤنٹس بھی مارکوئس کی طرح ۱۸۱۵ء میں جلا وطنی سے واپس وطن آئی تھی - دبلی پتلی - مغرور - دوسروں کو حقارت سے دیکھنے والی بلند قامت خاتون تھی - جلا وطنی سے واپسی کے بعد دوستوں کی مدد اور شاہانہ عنایت سے اسے قلعہ ڈولا دربیرای کے ساتھ تھوڑی سی زمین بھی واپس مل گئی تھی - جس سے دو

ہزار فرانک کی آمدنی ہوتی تھی ؛

قلعہ ڈولاورسیرای مارکوئس کلیمران کے قلعہ سے بہت چھوٹا تھا۔ تاہم کافی فراخ تھا۔ آرام و آسائش کی سب چیزیں اس میں موجود تھیں۔ قلعہ باغ کے وسط میں کھڑا تھا۔ یہ باغ بیوکیئر جانے والی سڑک کے کنارے سے شروع ہو کر دریا کے کنارے تک پھیلا ہوا تھا ؛

کاؤنٹس انقلابات زندگی کو کوسنے دے کر اس قلعہ میں زندگی کے دن کاٹ رہی تھی۔ اس کے ساتھ اس کی اکلوتی بیٹی ویلنٹین رہتی تھی۔ عمر سولہ سال۔ گورا رنگ۔ بال سنہری۔ اس حسین لڑکی کی خوبصورتی کی ہر طرف شہرت تھی ؛

کاؤنٹس کو بھی مارکوئس سے اسی قدر نفرت تھی۔ جتنی مارکوئس کو کاؤنٹس سے تھی۔ ان کی باہمی نفرت اس دریا سے زیادہ عریض اور عمیق تھی جو ان کے قلعوں کے درمیان بہتا تھا۔ صحیح طور پر معلوم نہیں کہ ان کی دشمنی کی ابتداء کہاں سے ہوئی۔ لوگ کہتے ہیں ہنری ششم یا لوئی ہژدہم کے عہد میں ایک لاورسیرای نے ایک کلیمران کو اغوا کیا تھا جس کی بنا پر مجادلہ ہوا تھا۔ دن دہاڑے تلواریں چمکی تھیں اور زمین خون سے رنگی گئی تھی۔ لیکن اس واقعہ کی پوری پوری تفصیلات معلوم نہیں ہیں ؛

گاسٹن نے ایک دعوت میں ویلنٹین کو دیکھا۔ دیکھتے ہی اس پر دل و جان سے عاشق ہو گیا۔ ویلنٹین نے بھی گاسٹن کو دیکھا۔ اس کے دل میں

بھی گاسٹن کا خیال رہنے لگا ۔

اس واقعہ کے بعد ایک سال گذر گیا اور ان کی ملاقات نہ ہو سکی ایک سال بعد وہ جیس ڈوآر کینج کے ہاں دوسری ملاقات ہوئی ۔ وہاں انہوں نے سارا دن اکٹھے گذارا ۔ آپس میں باتیں ہوئیں اور ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے وہ ایک دوسرے کو مدت سے جانتے ہیں ۔

اس کے بعد پھر کئی مہینے ملاقات کا موقعہ نہ ملا البتہ دونوں ایک دوسرے کو دریا کے کنارے کھڑے ہو کر دیکھ لیا کرتے تھے ۔

مئی کے مہینے مادام ڈولا در بیزای ایک دن کسی کام سے بیوکیئر گئی ہوئی تھی ۔ گاسٹن جرأت کر کے باغ کے اندر آیا اور دیلنٹین سے ملا ۔ دیلنٹین اس کے آنے سے نہ حیران ہوئی اور نہ ہی ناراض ۔ دونوں باغ میں اکٹھے گھومتے رہے ۔ ہر قسم کی باتیں ہوئیں لیکن اظہارِ محبت نہ ہوا ۔ ان بیچاروں کو معلوم تھا کہ خاندانی قدیم عداوت کی رکاوٹ کا دور ہونا ممکن نہیں ہے ۔ تاہم انھوں نے ایک دفعہ پھر ملنے کا وعدہ آپس میں کیا ۔

یہ ملاقات آخری ملاقات نہ تھی ۔ گاسٹن ہر روز دیلنٹین سے ملنے آتا تھا ۔ چونکہ قریب ترین پل بھی تین میل کے فاصلے پر تھا ۔ پل کے راستے آنے میں بہت فاصلہ طے کرنا پڑتا تھا ۔ گاسٹن کشتی استعمال کرنا نہیں چاہتا تھا ۔ اس لئے ہر روز دریا کو تیر کر عبور کرتا تھا ۔

دونوں کو یقین تھا۔ کہ ہماری ملاقاتوں کا راز کسی کو معلوم نہیں۔ لیکن لوگ ان کی ملاقاتوں کو دیکھ چکے تھے ایک دن دریا میں سخت سیلاب آیا ہوا تھا۔ دریا کا بہاؤ بہت تیز تھا دریا کو تیر کر عبور کرنا محال تھا۔ اس لئے گاسٹن کو پل کے راستے جانا پڑا۔ راستے میں اُس نے ایک دوست کے ساتھ ڑاسکون میں کھانا کھایا۔ اور پھر اس کے ساتھ بلیارڈ کھیل رہا تھا۔ کہ پانچ نوجوانوں کی بات اس کے کان میں پڑی۔ جو ڈویلنوز کھیل رہے تھے۔ اس بات سے لوئس کا رنگ کاغذ کی طرح سفید ہو گیا۔ اس نے ان کے قریب جا کر جیولز لازٹ کو نام سے مخاطب کر کے غصّے سے کانپتی ہوئی آواز میں کہا "پھر کہو یہ بات جو ابھی تم نے کہی تھی"

لازٹ نے سکون سے جواب دیا "اس بات کے دہرانے سے میں ڈرتا نہیں۔ میں نے کہا ہے کہ بڑوں کی بیٹیاں غریبوں کی بیٹیوں سے زیادہ عصمت والی نہیں ہوتیں"

گاسٹن: "تم نے کسی کا نام بھی لیا تھا؟"

لازٹ: "ہاں میں نے لاورنیرای کی چھوٹی سی خوب صورت پری کا نام لیا تھا"

اب ہوٹل کے لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے تھے۔ سب گاسٹن کو گھور رہے تھے۔ گاسٹن نے دیکھا کہ دشمنوں میں گھرا ہوا ہے۔

گاسٹن: "جس لڑکی کی ماں بیوہ ہو اور اس کی عزت آبرو بچانے کے لئے نہ

باپ زندہ ہو نہ بھائی۔ تو سخت بزدل آدمی ہی اس کی بے عزتی کر سکتا ہے۔"

لازٹ: (ناک چڑھا کر) "اس کے عاشق جو موجود ہیں۔"

گاسٹن اس بات سے بے قابو ہو گیا۔ اس نے لازٹ کے چہرے پر مکّا رسید کیا۔ لازٹ طاقتور آدمی تھا۔ فوراً میز پر چڑھ کر گاسٹن کی گردن پکڑ لی۔ گاسٹن کا دوست مدد کے لئے بڑھا تو لوگوں نے گھیر کر بلیارڈ کے کیو سے اتنا مارا کہ بیہوش ہو کر گر پڑا۔ انہوں نے اسے گھسیٹ کر میز کے نیچے ڈال دیا۔

لازٹ بہادر آدمی تھا۔ اس نے دوسروں کو دخل دینے سے منع کیا۔ لیکن لوگ اس قدر جوش میں آئے ہوئے تھے کہ رُک نہ سکے۔ پانچ چھ آدمی گاسٹن کی طرف لپکے۔ گاسٹن نے میز پر سے چاقو اٹھا کر سب سے اگلے شخص پر وار کئے۔

یہ لازٹ تھا وہ گر پڑا۔ ساتھیوں کے ہاتھ میں جو چیز آئی لیکر گاسٹن کو جان سے مارنے کے لئے بڑھے۔ گاسٹن زخمی ہو چکا تھا۔ اسے بچنے کی اُمید نہ رہی تو چھلانگ مار کر بلیارڈ کی میز پر چڑھ گیا اور وہاں سے کھڑکی کے راستے گلی میں کود پڑا۔

گاسٹن کو قریباً بیس زخم آئے تھے۔ زخموں سے خون بہ رہا تھا۔ اس نے تیزی سے اپنے گھر کی طرف دوڑنا شروع کیا۔ ہجوم بھی اس کے پیچھے دوڑنے لگا۔ راستے میں ایک دروازہ حائل ہوا۔ گاسٹن نے سوچا ٹکر مار کر

دروازہ سے نکل جاؤں گا۔ لیکن زخمی ہو کر پیچھے گر پڑا۔ اس عرصے میں تعاقب کرنے والے پہنچ گئے اور گھبرا ڈال کر کہنے لگے "مارکوئس کو رون پر لے چلو"۔ بدقسمتی سے ابھی تک چاقو اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے خوف سے دیوانہ ہو کر دو آدمیوں پر وار کئے جو زخمی ہو کر گر پڑے ۔

وہ پھر بچ نکلا۔ تیزی سے دوڑ کر تعاقب کرنے والوں سے بہت آگے نکل گیا۔ گھر پہنچا تو فوراً باپ کے پاس پہنچ کر واقعہ بیان کیا اور کہا کہ مجھے ملک سے بھاگ جانا چاہئے کچھ روپیہ زادِ راہ کے لئے دئے دیجئے ۔

باپ کے پاس اس وقت صرف ۹۲۰ فرانک تھے جو سب دے ڈالے اس کے علاوہ اس کی والدہ کے زیورات بھی دیئے روانہ ہونے سے پہلے گاسٹن نے باپ کو بتایا۔ کہ جھگڑا ولینٹین ڈولا در برامی کہ وجہ سے ہوا۔ اور میں اس پر عاشق ہوں۔ اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ باپ ولینٹین سے شادی کا ذکر سن کر غصّے سے بھڑک اُٹھا۔ وہ اسی جھگڑے میں تھے کہ نوکر نے آکر بتایا کہ سپاہی آرہے ہیں ۔

گاسٹن کے بھاگنے کا راستہ کٹ چکا تھا۔ اس کے بچنے کی اب ایک ہی صورت رہ گئی تھی کہ پیچھا کرنے والوں کو دھوکا دیا جائے۔ اس لئے تجویز ہوئی کہ دو سوار مختلف دروازوں سے باہر نکل کر گھوڑے دوڑائیں۔ سوار ان کے تعاقب میں جائیں تو گاسٹن دوسری طرف دیوار پھاند کر نکل جائے۔ یہ تجویز

ضرور کامیاب ہو جاتی لیکن گاسٹن کے بھائی لوئس کا گھوڑا تھوڑی ہی دُور جاکر گر پڑا۔ تعاقب کرنے والوں نے قریب جا کر اسے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ گاسٹن نہیں۔ وہ جلدی سے قلعہ میں واپس آئے۔ تو دیکھا کہ گاسٹن چاندنی میں دیوار پھاند کر بھاگنا چاہتا ہے۔

افسر نے سپاہیوں سے کہا۔" وہ رہا مطلوبہ شخص"۔

گاسٹن کا راستہ دور تک جھاڑیوں سے گزرتا تھا۔ سوار اندھیرے میں جھاڑیوں سے گزر نہ سکتے تھے۔ اس سے گاسٹن کی اُمید پھر تازہ ہو گئی۔ وہ دریا کے کنارے پہونچ گیا اور ایک ایسے درخت کی جڑ پر کھڑا ہو گیا۔ جو اکھڑ کر دریا میں ڈوبا ہوا تھا صرف اس کی جڑ زمین پر رہ گئی تھی۔ سپاہی بھی پہونچ گئے۔ گاسٹن کے ہاتھ میں پستول تھا۔

افسر نے گاسٹن کو حکم دیا کہ ہتھیار پھینک دے اور گرفتار ہو جائے۔ دریا کے شور کی وجہ سے گاسٹن کو کچھ سنائی نہ دیا۔ پستول ایک طرف پھینک کر وہ سر کے بل دریا میں کود پڑا۔ جھٹکے سے درخت بھی جس پر کھڑا تھا۔ دریا میں گر کر بہنے لگا۔

سپاہیوں نے اسے طوفانی دریا میں چھلانگ لگاتے دیکھا۔ اس کے بعد وہ انھیں نظر نہ آیا اس لئے انھیں یقین ہو گیا کہ گاسٹن دریا میں ڈوب گیا۔ وہ اس کی جوان مرگی پر تاسف کرنے لگے۔ اس کی جرأت۔ جوش اور رضا بہ قضا

ہونے کی تعریف کی - اس بات سے ان پر خاص اثر ہوا کہ پستول پاس ہونے کے باوجود اس نے مقابلہ نہیں کیا - مقابلہ کرتا تو ایک آدھ کو زخمی کرنے کے بعد ہی گرفتار ہوتا ؂

تیرھویں فصل

ویلنٹین حسبِ معمول شام کے بعد محبوب سے ملنے دریا کے کنارے آئی - دیکھا کہ دریا کے اس طرف لوگ قلعہ کلیمران کے گرد مشعلیں لئے پھر رہے ہیں - یہ غیر معمولی بات تھی - پھر اس نے دریا کو جوش مارتے دیکھا - اس کے دل میں طرح طرح کے خیالات گزرنے لگے ؂

گاسٹن دریا میں غوطہ مارنے کے بعد پانی سے ابھرا - اس نے سوچا دریا کے تیز بہاؤ سے مقابلہ کرنا بے سود ہے - طاقت ضائع کرنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا - اس لئے دریا کے دھارے کے ساتھ تیرنے لگا - تھوڑی دُور جا کر اسے وہ درخت دریا میں بہتا نظر آیا جس پر کھڑے ہو کر دریا میں چھلانگ لگائی تھی ؂

Taj Tahir Foundation

اس لئے اپنی پوری طاقت صرف کر کے اس درخت کو پکڑ لیا اور اس کے سہارے تیرنے لگا۔ قلعہ دربیرای کے باغ کے ذرا نیچے جا کر دریا میں خم تھا۔ گاسٹن وہاں کنارے لگنا چاہتا تھا۔ لیکن بہاؤ کی تیزی کی وجہ سے وہ تھوڑی دور اور نیچے جا کر کنارے لگ سکا۔

دریا سے نکل کر گاسٹن تیزی سے قلعہ دربیرای کی طرف دوڑ کر ویلنٹین کے پاس پہنچا وہ بیچاری تشویش اور غم سے بیتاب ہو چکی تھی۔

گاسٹن نے اسے تسلی دی اور بتایا کہ ہمارے عشق کا راز لوگوں کو معلوم ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں آج مجھے لڑائی کرنی پڑی۔ ایک آدمی کو میں نے جان سے مار دیا ہے اور دو تین زخمی ہوئے ہیں۔ اس کے بعد ملک سے بھاگ جانے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا۔ تم بھی میرے ساتھ چلو۔

ویلنٹین نے اپنے بوڑھی والدہ کے افلاس اور تنہائی کا عذر پیش کر کے کہا "میں تمہارا ساتھ دینے سے معذور ہوں"۔

گاسٹن کو امید تھی کہ ویلنٹین ضرور اس کے ساتھ جائے گی۔ اس کے انکار نے اسے مبہوت کر دیا۔ اسے معلوم ہوا جیسے اس کی سامنے کوئی دوسری ویلنٹین کھڑی ہے۔ گاسٹن نے اپنی درخواست پر زیادہ اصرار نہ کیا اور دکھ بھری آواز میں کہا "تم مجھے اکیلا جانے کا حکم دیتی ہو۔ تمہارے حکم کی تعمیل کرتا ہوں۔ تین سال میں اپنی زندگی بنا لوں گا یا مر چکا ہوں گا۔ روانہ ہونے سے

پہلے ایک مقدس امانت تمہارے سپرد کرتا ہوں۔"

اپنی والدہ کے زیورات کی ریشمی تھیلی جو باپ نے دی تھی جیب سے نکال اور کہا۔" یہ میری والدہ کے زیورات ہیں۔ صرف تم ہی ان کے پہننے کے قابل ہو۔ اگر تین سال تک واپس نہ پہنچوں تو سمجھ لینا میں مر چکا ہوں۔ انھیں اپنے اس عاشق کی نشانی سمجھ کر رکھ لینا جو جان و دل سے تمہارا شیدائی ہے۔"

ویلنٹین پس و پیش کرنے لگی۔ وہ زیورات لینے سے انکار کرنا چاہتی تھی مگر گاسٹن نے اصرار کرتے ہوئے کہا:" ایک اور آخری درخواست ہے۔ لوگ یہی سمجھ رہے ہیں کہ میں دریا میں غرق ہو کر مر گیا ہوں۔ اس سے میرا بچ جانا آسان ہو جائے گا۔ لیکن میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرا بوڑھا باپ بھی یہی سمجھے کہ میں مر گیا ہوں۔ اور اس غم میں مبتلا رہے۔ قسم اٹھا کر وعدہ کرو کہ تم خود جا کر میری سلامتی کی خبر اسے پہنچاؤ گی۔"

ویلنٹین:" میں حلفیہ وعدہ کرتی ہوں تمہاری سلامتی کی خبر خود جا کر تمہارے والد کو پہنچاؤں گی۔ لیکن تم کہاں جاؤ گے؟"

گاسٹن:" یہاں سے مارسیلز جاؤں گا۔ وہاں کسی دوست کے ہاں چھپ کر غیر ملک کو جانے والے کسی جہاز کا پتہ لگا کر اس میں روانہ ہو جاؤں گا۔"

ویلنٹین:" تم ایسی حالت میں مارسیلز نہیں پہونچ سکتے۔ میں تمہارے ساتھ ایک رہبر کر دیتی ہوں۔ بہت اعتباری آدمی ہے یہ ہمارا ہمسایہ مینٹول ہے۔ اس کے

پاس ایک کشتی بھی ہے جس میں وہ تمہیں مارسیلز پہنچا دے گا۔"

باغ سے نکل کر دونو بوڑھے ملاح مینٹول کے گھر گئے۔ وہ آگ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ان دونوں کو یکلخت دیکھ کر اُسے تعجب ہوا۔ آنکھیں ملنے لگا جیسے خواب دیکھ رہا ہو۔

ویلنٹین نے اُسے کہا "کاؤنٹ کسی وجہ سے روپوش ہونا چاہتے ہیں۔ وہ سمندر تک پہنچ کر خفیہ طور سے کسی جہاز میں سوار ہو کر فرانس سے نکلنا چاہتے ہیں۔ تم انھیں اپنی کشتی میں دریا کے دہانے تک پہنچا دو تو میرے اوپر بہت بڑا احسان کرو گے۔"

بوڑھے نے شک و شبہ سے سر ہلایا اور کہا "ماڈموازل آپ کے کہنے پر اس کام کو سرانجام دینے کا ذمہ اٹھاتا ہوں۔ اگرچہ رات کے وقت اس طوفانی دریا میں یہ کام سرانجام دینا آسان بات نہیں ہے۔"

بوڑھے نے گاسٹن کو خشک کپڑے دئے۔ ویلنٹین نے آخری بار اپنے محبوب کے گلے مل کر اسے الوداع کہی۔ گاسٹن کشتی میں سوار ہو گیا۔

تین دن میں مینٹول کی کوششوں کی بدولت گاسٹن کو ایک تین مستول والے جہاز "ٹام جونز" میں جگہ مل گئی۔ شام کے وقت جہاز پر گیا اور جہاز اگلی صبح واپیریز روانہ ہو گیا۔

چودھویں فصل

ویلنٹین بے حس و حرکت کھڑی کشتی کو جو اس کے محبوب کو لئے جا رہی تھی دریا کے دھارے میں جاتے دیکھ رہی تھی۔ ممکن ہے گاسٹن کے دل میں اُمید کی کوئی کرن باقی ہو۔ ویلنٹین کو سوائے تاریکی کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا۔

شکستہ دل ویلنٹین آنسو بہاتے ہوئے قلعہ میں آئی۔ اور چھپ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ وہاں گاسٹن کے دئے ہوئے زیورات نکال کر دیکھے۔ محبوب کی یاد میں انھیں چوما اور ایک جگہ چھپا کر رکھ دیا۔

سورج نکلتے ہی وہ کپڑے بدل کر گاسٹن سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کرنے کے لئے چل پڑی۔ نوکر سے کہہ گئی والدہ سے کہہ دینا میں گرجے جا رہی ہوں۔

ویلنٹین کو ناشتے کے وقت تک واپس پہونچ جانا چاہئے لیکن یہ کسی طرح ممکن نہ تھا۔ پل کے راستے قلعہ کلیمران جانے آنے میں دس میل سے زیادہ فاصلہ طے کرنا تھا۔ ویلنٹین بہت تیز چلی پھر بھی قلعہ کلیمران کے باغ میں داخل ہوئی تو آٹھ بج چکے تھے۔ یہاں اُسے مارکوئس کا نوکر سینٹ جین ملا۔

وہ اسے اچھی طرح جانتی تھی۔ ویلنٹائین بہت غمگین تھا۔ روتے روتے آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔ اس نے معمول کے مطابق سر سے ہیٹ نہ اٹھایا۔ بلکہ درشت آواز میں پوچھا۔ "آپ اپنے محبوب سے ملنے قلعہ میں جا رہی ہیں تو آپ کے جانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیوں کہ وہ رات دریا میں ڈوب کر ہلاک ہو چکا ہے۔"

ویلنٹائین کا رنگ اپنی اس بے احترامی سے زرد ہو گیا۔ اس نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ "میں مارکوئس سے ملنے جا رہی ہوں۔"

"نہ جائیے۔ وہ بھی آج پانچ بجے صبح فوت ہو گئے۔ بیٹے کی موت کی خبر ان پر بجلی کی طرح گری۔ ہاتھ ہوا میں مارے۔ منہ سے کوئی بات نہ نکلی۔ تختے کی طرح زمین پر گر پڑے۔ صبح کے قریب تھوڑی دیر کے لئے ہوش میں آئے اور اپنے بیٹے لوئس سے تنہائی میں کچھ باتیں کیں۔ ان کے آخری لفظ یہ تھے!

"باپ بیٹا دونوں ایک ہی دن۔ اس خبر پر قلعہ لا در بیرامی میں خوشی سے جشن منایا جائے گا۔"

بوڑھے مارکوئس کے انتقال کی خبر سن کر ویلنٹائین کے پاؤں لڑکھڑانے لگے اسے درخت کا سہارا لینا پڑا۔ بوڑھے نوکر کو گاسٹن کے زندہ ہونے کی اطلاع دے کر اس کی تسلی کر سکتی تھی لیکن اس نے سوچا کہ اس خبر کا اظہار بڑی مہلک غلطی ہو گی۔ اس سے گاسٹن کے گرفتار ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس نے کہا

"افسوس! تو اب مجھے مسٹر لوئس سے بات کرنی پڑے گی۔"

نوکر نے سختی سے کہا۔ "میری بات مانو۔ گھر لوٹ جاؤ۔ اگر نوکروں نے تمھیں دیکھ لیا تو ان کی زبان بے قابو ہو جائے گی۔"

یہ کہہ کر جواب کا انتظار کئے بغیر چلا گیا۔

اس بے عزتی کے بعد ویلنٹین کو مجبوراً واپس لوٹنا پڑا۔ گھر پہنچی تو نوکر نے بتایا "آپ کی والدہ سے ملنے کوئی آیا تھا۔ اس کے جانے کے بعد کئی دفعہ آپ کا کو پوچھ چکی ہیں اور سخت گھبرائی ہوئی ہیں۔"

کاؤنٹس کی ایک دولت مند بیوہ دوست اسے ملنے آئی تھی۔ اس نے گذشتہ شام کی لڑائی کو خوب بڑھا چڑھا کر بیان کیا تھا۔

کاؤنٹس کو بیٹی کی بدنامی کی نسبت اس کی شادی کی توقعات کے تباہ ہونے کا زیادہ غم تھا۔

ویلنٹین ماں سے ملی تو ماں نے اس قدر غصے سے لعنت ملامت کی کہ وہ بیہوش ہو کر ماں کے قدموں میں گر پڑی۔ ہوش میں آئی تو بہت بیمار معلوم ہوتی تھی۔ ماں کو ڈاکٹر بلانا پڑا۔

ڈاکٹر نے معائنہ کرنے کے بعد بتایا کہ خطرے کی کوئی بات نہیں ویلنٹین حاملہ ہے۔

کاؤنٹس نے دل میں فیصلہ کیا کہ ویلنٹین کے اچھا ہوتے ہی اسے کسی

دوسری جگہ لے جائے گی۔ مصارف کے لئے اپنے آدھے تمسکات بیچ دیئے اس طرح ۲۵ ہزار فرانک مل گئے۔

ویلنٹین سفر کرنے کے قابل ہو گئی۔ تو صرف ایک ملازمہ میہونا نامی کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئی۔ روانہ ہونے سے پہلے میہونا کو بائیبل پر قسم دی کہ اس سفر کا مقصد کبھی کسی کو نہ بتائے گی۔

کاؤنٹس نے اپنی بیٹی اور ملازمہ کے ساتھ لندن کے مضافات میں مادام ولسن کے نام سے سکونت اختیار کر لی۔ کاؤنٹس نے انگلینڈ کو اس لئے انتخاب کیا تھا کہ وہ پہلے یہاں بہت عرصہ قیام کر چکی تھی۔ یہاں کے رسم و رواج سے بخوبی آگاہ تھی اور اعلیٰ طبقے کے بہت سے لوگوں سے واقفیت تھی۔ وہ اکثر اوقات ان کی دعوتوں میں شریک ہونے کے لئے شہر جاتی اور بعد میں تھیٹر دیکھتی تھی۔ ان موقعوں پر ویلنٹین کو کمرے میں بند کر کے دروازہ کو قفل لگا دیا کرتی تھی۔ اس سنسان مکان میں ویلنٹین کا لڑکا پیدا ہوا جس کا نام ویلنٹین راؤل ولسن رکھا گیا۔

کاؤنٹس نے گاؤں کے ایک کسان کی بیوی کو سو پونڈ دے کر راضی کر لیا تھا کہ اس بچے کو اپنا کر اس کی پرورش کرے۔ کسان کی بیوی کو کاؤنٹس کا اصلی نام معلوم نہ تھا۔ وہ سمجھتی تھی کہ کاؤنٹس انگریز ہے۔ اس لئے غالب امکان یہی تھا کہ بڑا ہو کر بچہ اپنی ولادت کا راز معلوم نہیں کر سکے گا۔

ویلنٹین ہوش میں آئی۔ تو اپنا بچہ دیکھنے کی خواہش کی۔ لیکن ماں نے ڈانٹ کر کہا "تمہارا بچہ خیریت سے ہے۔ اسے کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔ اس سے زیادہ کچھ جاننے کی ضرورت تمہیں نہیں ہے۔ جو ہوا ہے اس کو بُرے خواب کی طرح بھول جاؤ۔ یوں سمجھو کہ یہ واقعہ ہوا ہی نہیں۔ تم مجھے جانتی ہو۔ بس میرا یہ قطعی حکم ہے"۔

ویلنٹین ماں کا مقابلہ کرنا چاہتی تھی۔ لیکن ہمت نہ پڑی۔ اس لئے خاموش ہو کے رہ گئی۔

جون کے آخر تک ویلنٹین واپس وریرای جانے کے قابل ہو گئی۔ سفر کا راز کسی کو معلوم نہ ہوا تھا۔ صرف ڈاکٹر اس راز سے آگاہ تھا۔ کونٹس اُسے پسند نہ کرتی تھی لیکن اس بات کا یقین تھا کہ وہ اس راز کو افشا نہ کرے گا۔

لندن جانے کے اخراجات کے بعد آمدنی جو پہلے ہی کم تھی اور بھی کم ہو گئی۔ اب آمدنی سے خرچ پورا ہو سکنے کا کوئی امکان نہ تھا۔ یہ مصیبت ویلنٹین کی وجہ سے آئی تھی۔ اس لئے کاؤنٹس رات دن اسے کوستی رہتی تھی۔ کاؤنٹس نے خرچ پورا کرنے کے لئے قرض لینا شروع کیا۔ اس طرح چار سال کے عرصے میں سارے تمسکات فروخت ہو گئے اور چالیس ہزار فرانک کا اس کے علاوہ قرض چڑھ گیا۔ کاؤنٹس میں اس رقم کا سود تک ادا کرنے کی سکت نہ تھی۔

اس عرصے میں گاسٹن کی کوئی خبر نہ آئی۔ اس کی موت کا قطعی ثبوت

موجود نہ تھا۔ اس لئے اس کی غیر حاضری میں عدالت نے اسے چند سال قید کی سزا کا فیصلہ کر دیا ؛

گاسٹن کے بھائی لوئس کے حالات صحیح طور پر معلوم نہ تھے کہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ پیرس میں عیش و عشرت میں مصروف ہے ؛

انہی دنوں کی بات ہے۔ آندرے فاول نامی ایک نوجوان انجینیر دریائے رون پر کام کر رہا تھا۔ اس نے اپنی سرگرمیوں کا مرکز قلعہ دربیراہی کے نزدیک ایک گاؤں کو بنا رکھا تھا ؛

انجینئر مذکور نے ایک دن ولنٹین کو دیکھا اور غور سے اس کا مطالعہ کیا۔ اس سے بات چیت کرنے سے پہلے ہی اُسے اپنی بیوی بنانے کا فیصلہ کر لیا۔

انجینئر کافی دولت مند تھا۔ اس کا مستقبل بہت روشن تھا۔ اس نے مادام ڈولا دربیرای کے ایک دوست سے اپنے ارادے کا اظہار کیا۔ مادام کے اس دوست سے انجینئر کو معلوم ہوا کہ مادام سخت مالی مشکلات میں گرفتار ہے۔ اس سے اس کے دل میں کچھ اُمید پیدا ہو گئی۔ لیکن اس کی جگہ اس کا ایسا کوئی اعتباری دوست نہ تھا جس سے وہ اس سلسلے میں کام لے سکتا۔ تاہم اس کے بغیر ہی بخت نے اس کی یاوری کی ؛

ایک دن اتفاق سے وہ شام کے وقت بیوکیر کے ہوٹل میں گیا۔ مادام

لاورہیرای بھی وہاں آگئی - انجینئر نے مادام سے اس کے قریب بیٹھنے کی اجازت مانگی - مادام نے مسکرا کر اجازت دے دی ٭

کاونٹس کسی سے قرض حاصل کرنے کے لئے بیوکیئر آئی تھی - کہیں سے بھی قرض نہیں ملا تھا اس لئے بہت افسردہ خاطر تھی - نوجوان انجینئر سے بہت معمولی قسم کی جان پہچان تھی - مادام نے مایوسی کے عالم میں اس کے روبرو اپنے مالی حالات کی شکایت کی زمانہ کی شکایت کرتے ہوئے کہا کہ میں صاحب حیثیت ہوں - حالات اس درجہ خراب ہو گئے ہیں کہ اپنا مستقبل بہت پریشان نظر آرہا ہے - مگر پریشانی کا سب سے بڑا موجب یہ ہے - کہ اپنی عزیز بیٹی کی شادی کرنے کے قابل نہیں رہی ٭

انجینئر کو اپنی تمنا پوری ہوتی نظر آئی - اس نے کاونٹس کی تکالیف پر اظہار ہمدردی کیا - اور کہا "میں کئی ایک شریف اور صاحب حیثیت آدمیوں کو جانتا ہوں - جو جہیز وغیرہ کی پرواہ کئے بغیر ماڈموازل کو اپنی شریک زندگی بنانے میں فخر محسوس کریں گے اور اس کی والدہ کے آسائش کے اسباب مہیا کرنے کو اپنا فرض واجبی سمجھیں گے" ٭

تمام قرضے ادا کرنے کے بعد ساڑھے ہزار فرانک بطور قرض دیئے جا سکتے ہیں - اس کو نکاح کی شرائط میں لکھنے کی ضرورت نہیں - اس روپے کو اس طرح ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ وصول شدہ روپے کا سود ہے ٭

کاؤنٹس یا انجنیئر دونوں نے ایک دوسرے سے ایسی کوئی بات نہیں کہی تھی جس سے معلوم ہو کہ متوقع داماد کون ہے۔ لیکن دونوں ایک دوسرے کا مطلب پوری طرح سمجھ گئے تھے۔ کاؤنٹس جانے لگی تو انجنیئر کو اگلے دن شام کے کھانے کی دعوت دے گئی۔

مادام ڈولا دربیرری کو برسوں کی سختیوں کے بعد مسرت کی جھلک دکھائی دی، موجودہ حالات کی نسبت مستقبل شاندار نظر آنے لگا۔ لیکن ایک خیال نے اس خوشی کو برف کی طرح ٹھنڈا کر دیا:

"ویلنٹین بھی راضی ہو جائے گی؟"۔

اس خیال وہ اس قدر گھبرائی کہ گھر پہنچتے ہی بیٹی کے کمرے میں گئی۔ اور اس سے کہا، "ایک نوجوان نے مجھ سے تمہاری خواستگاری کی ہے۔ وہ ہر لحاظ سے تمہارا ہمسر بننے کے قابل ہے اس لیے میں نے یہ رشتہ منظور کر لیا ہے"۔

اس ناگہانی اعلان سے ویلنٹین کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔ اس نے رکتے ہوئے کہا، "ناممکن ہے۔ ماں! کیا آپ نے اسے حقیقت بتا دی ہے"۔

ماں نے جواب دیا۔ "خدانخواستہ میں تمہاری بھولی بسری غلطی اسے بتاؤں تمہیں بھی اس بارے میں خاموش رہنا چاہیئے"۔

ویلنٹین، "ماں! آپ چاہتی ہیں کہ حقیقت بتائے بغیر میں ایک شخص سے شادی کر کے انتہائی بزدلی اور قابلِ نفرت دغابازی کا ارتکاب کروں؟"

قریب تھا کہ کاؤنٹس غصّے سے بے قابو ہو جائے۔ لیکن وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ ویلنٹین کی صداقت مندانہ مقاومت پر دھمکیاں کارگر نہیں ہو سکتیں۔ اس لیے دل پر جبر کر کے اس نے کہا: "پیاری بچی! میری عزیز بچی!! اگر تجھے معلوم ہوتا کہ ہم کس درجہ مغلوک حالت میں ہیں تو ہرگز اس قسم کی باتیں نہ کرتی۔ ہماری فلاکت کی ابتدا تیری غلطی سے ہوئی۔ ہماری مصیبت اب اپنی انتہا تک پہنچ گئی ہے۔ قرضخواہ ہمیں قلعہ لادریرای سے نکال دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ یہاں سے نکال دیئے گئے تو ہمارا کیا حشر ہوگا؟ کیا اس عمر میں مجھے دربدر کی بھیک مانگنا پڑے گی؟ ہم تباہ ہو چکے ہیں۔ یہ رشتہ ہماری آخری امید ہے۔"

اس کے علاوہ کاؤنٹس نے اور بھی بہت سی دلائل پیش کیں۔ ویلنٹین حیران تھی کہ کیا کرے۔ آخر اس نے سوچنے کے لیے چند گھنٹے کی مہلت مانگی۔

ویلنٹین نے رات آنکھوں میں گزاری۔ اٹھی تو اپنے دل میں قریباً فیصلہ کر چکی تھی کہ سب کچھ بتا دے گی۔ لیکن شام کو آندرے فاول کے پاس بیٹھی اور ماں کو کبھی غصے اور کبھی التجا بھری نظروں سے اپنی طرف متوجہ دیکھا تو بات اگلے دن پر چھوڑ دی۔

ویلنٹین مدت تک گاسٹن کو درخشاں ہیرو کی طرح یاد کرتی رہی۔ لیکن مرورِ وقت نے اس درخشانی کو دھندلا دیا تھا۔ اب اس کی یاد ایک ٹھنڈی یاد سے زیادہ نہ رہی تھی۔ اس پر مستزاد کاؤنٹس کی حالت تھی۔ جو ہر لحظہ مصیبت کا نقشہ پیش

کرتے ہوئے یوں معلوم ہوتی تھی جیسے ابھی سے فاقوں کی نوبت آن پہنچی ہے۔
اس بات کے احساس نے بھی اپنا اثر کیا کہ انجلیئرا اس پر عاشق ہے۔ ان سب
باتوں نے مل کر ویلنٹین کو رشتہ منظور کر لینے کی ترغیب دی ۔

گو ویلنٹین کے دل میں ابھی انجلیئرا سے محبت پیدا نہیں ہوئی تھی۔ تاہم
اس کی موجودگی میں مسرت محسوس کرتی تھی۔ اب اس سے جدائی ظلم اور غم انگیز
معلوم ہوتی تھی ۔

اس سے اگلے دن آندرے فادل اور ویلنٹین کا نکاح گاؤں کے گرجے
میں ہو گیا ۔

خاوند ویلنٹین پر دل و جان سے نثار تھا۔ اس نے تجارتی کاروبار شروع
کیا جس میں بہت کامیابی ہوئی۔ لیکن وہ چاہتا تھا کہ بہت زیادہ دولت پیدا
کر کے اپنی محبوب بیوی کے آرام و آسائش کے لیئے ہر قسم کے سامان مہیا
کرے ۔

شادی سے اٹھارہ مہینے کے بعد مادام فادل کا پہلا بیٹا پیدا ہوا پھر اس
کا دوسرا بیٹا ہوا۔ لیکن اسے اپنا وہ بیٹا کبھی نہ بھولتا تھا جسے ایک اجنبی نے
اپنا لیا تھا ۔

ویلنٹین کو بیٹوں سے بے حد محبت تھی۔ ان کی پرورش شہزادوں کی
طرح کی۔ بعض اوقات وہ اپنے دل سے کہتی، "خدا جانے اس بے چارے

Taj Tajir Foundation

کو کھانے کو روٹی میسّر آتی ہے یا نہیں ؟"

کبھی اپنی آسودگی کو دیکھ کر کہتی: "اب مصیبت مجھے بھول گئی ہے"!

لیکن مصیبت وہ مہمان ہے جو ممکن ہے جلدی نہ آئے۔ لیکن آتا ضرور ہے۔

پندرھویں فصل

مارکوئس کا دوسرا بیٹا لوئس ڈونکیمران ان لوگوں کی طرح معلوم ہوتا تھا جو دیکھنے میں سرد مہر اور جذبات کی گرمی سے عاری ہوتے ہیں لیکن فی الحقیقت ان کی طبیعت آتشیں اور خواہشات نہایت تیز و تند ہوتی ہیں۔

جن واقعات نے لیمران خاندان کی مقدرات کا فیصلہ کیا تھا ان کے وقوع سے بہت پہلے اس کے دماغ میں ہر قسم کے متجاذرانہ اور متغیر خانہ خیالات پیدا ہوتے رہتے تھے۔

ظاہر رائیوں نظر آتا تھا کہ فضول تفریحات پر قناعت کئے ہوئے ہے۔ لیکن یہ شخص جس نے مکاری میں قبل از وقت مہارت پیدا کر لی تھی۔ دہانی

زندگی سے خوش نہ تھا۔ اردگرد کے چھوٹے چھوٹے گاؤں اسے حقیر معلوم ہوتے تھے۔ وہ آزادی۔ دولت، شہرت اور عیاشی کی پیاس میں تڑپ رہا تھا۔

باپ سے محبت نہ تھی۔ بھائی زہر معلوم ہوتا تھا۔ اس نفاق کے بیج بوڑھے مارکوئس نے خود بوئے تھے۔ وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ میں اپنی ساری جائداد اپنے بڑے لڑکے کے نام چھوڑوں گا۔ گاسٹن نے لوئس کو بارہا یقین دلایا کہ جایداد دونوں میں بانٹی جائے گی۔ لیکن لوئس کے دل پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔

مارکوئس اور گاسٹن کو لوئس کے کینے اور عناد کا شبہ نہ تھا۔ لیکن نوکر سب کچھ جانتے تھے۔ یہاں تک کہ لوئس اور سینٹ جین میں اس بات پر جھگڑا ہو گیا۔ سینٹ جین پچاس سال سے اس خاندان کی ملازمت میں تھا۔ قدیم ملازم ہونے کی وجہ سے بعض اوقات وہ بلا خوف صاف بات کہہ دینے کا عادی ہو گیا تھا۔ اس نے ایک دن لوئس سے کہا تھا: "آپ بہت بڑے شہسوار ہیں۔ بدقسمتی دیکھئے کہ آپ کا گھوڑا عین اس وقت گر پڑا جب آپ کے بھائی کی جان آپ کی شہسواری کی بدولت بچ سکتی تھی۔ اور حیرت اس بات کی ہے کہ آپ کے ساتھی کا گھوڑا نہ گرا۔"

اس خوفناک الزام سے لوئس کا رنگ اڑ گیا۔ اس نے کہا: "بدمعاش! کیا مطلب ہے تیرا؟"

سینٹ جین نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا: "مطلب آپ کو

اچھی طرح معلوم ہے۔"

لوئکس نے۔ "نہیں۔ مجھے معلوم نہیں۔ کھول کر کہو۔"

نوکر نے زبان سے کچھ نہ کہا۔ لیکن ایسی نگاہ سے دیکھا جس نے سب کچھ کہہ دیا۔ لوئکس چابک لے کر مارنے کے لیے بڑھا لیکن دوسرے نوکروں نے بیچ میں آکر روک دیا۔

یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب گاسٹن بھاگا جا رہا تھا اور سپاہی اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے اور چند منٹ بعد سپاہیوں اور سواروں نے واپس قلعہ میں آکر بیان کیا کہ گاسٹن نے رون میں کود کر جان دے دی ہے۔

لوئس کو بھائی کی موت سے مطلق کوئی صدمہ نہ ہوا۔ بلکہ آنکھوں میں فتح یابی کی جھلک نمودار ہوئی۔ اس نے فوراً باپ کے پاس جا کر کہا: "میرے بھائی نے بے عزتی سے بچنے کے لیے خودکشی کر لی ہے اور وہ مر گیا ہے۔"

بوڑھا مارکوئس بیٹے کی موت کی خبر سن کر تختے کی طرح زمین پر گر پڑا۔ صبح کے وقت اس نے آخری سانس لیا۔ باپ کی موت پر بھی لوئس کی آنکھ سے آنسو نہ ٹپکا۔

مارکوئس نے قانونی طور پر انتظام کیا تھا کہ اس کی وفات کے بعد اس کا بڑا بیٹا جایداد کا مالک قرار پائے۔ دونوں کی موت نے اس کے اس اقدام کو بے معنی بنا دیا اور لوئس تمام جایداد کا واحد مالک بن گیا۔

وکیل کی مجرمانہ امداد سے انتقال جایداد کے جعلی کاغذات تیار کئے گئے۔

اور بھائی کی موت کا سرٹیفکیٹ پیش کئے بغیر ہی جایداد لوئس کے قبضے میں آگئی ۔

لوئس اب مارکوئس ڈو کلیمران بن گیا۔ وہ لاکھ فرانک کی جایداد اس کے قبضے میں آگئی تھی۔ یکایک اس قدر دولت مل جانے سے اس کا سر پھر گیا جب اس کے باپ کا جنازہ قبرستان لیجایا جارہا تھا تو لوگوں نے دیکھا اس کے منہ میں رومال ہے اور چہرے پر مسکراہٹ ناچ رہی ہے ۔

نئے مارکوئس کا سب سے پہلا کام یہ تھا۔ کہ اپنا تمام سامان بیچ دیا۔ تمام نوکر موقوف کر دیئے۔ ہفتے بھر میں تلعہ سے رخصت ہو گیا۔ روانہ ہوتے وقت قسم اٹھائی کہ عمر بھر یہاں واپس نہیں آؤں گا چار گھوڑوں والی گاڑی میں سوار ہو کر پیرس روانہ ہو گیا ۔

نوجوان لوئس امید لگائے بیٹھا تھا۔ کہ پیرس اس کی ارض موعود ہے۔ وہاں اس کی تمام تمنائیں پوری ہو جائیں گی۔ تمام خوابوں کی تعبیر پوری ہو جائے گی اپنے خطاب اور دولت کے سہارے پیرس کی اہمیت دار شخصیت بن جائے گا ۔

یہ تمام امیدیں غلط ثابت ہوئیں۔ شخصاً اس میں کوئی بھی ایسا وصف نہ تھا جس سے یہ مقصد حاصل ہو سکتا۔ پیرس کے ہجوم میں اس پر کسی کی نظر بھی نہ پڑی۔ وہاں اس کی حیثیت دریا میں قطرے کی بھی نہ تھی ۔

خطاب کا صرف اسی قدر فائدہ ہوا۔ کہ سینٹ جرمین کے علاقے میں برابر

کے رتبے اور مالی حیثیت کے جوانوں سے میل ملاپ پیدا ہوگیا۔ ان میں سے بعض کی مالی حالت اس کے برابر تھی بعض کی اس سے کم۔ یہ تمام شریف زادے اس بات کو نہیں چھپاتے تھے کہ آمدنی کی کمی کی وجہ سے مجبور ہو کر انھوں نے اپنی تفریحات کو محدود کر دیا ہے۔ لوئس نے ان کی حالت سے عبرت حاصل نہ کی۔ فضول خرچی میں وہ کسی سے "پیچھے نہ تھا"۔

مارکوئس نے کوئی مخلص دوست تو پیدا نہ کیا۔ البتہ اسے ایسے ساتھی مل گئے جنھوں نے اسے فیشن ایبل سوسائٹی میں متعارف کرا دیا۔ تین مہینے کی مختصر مدت میں اسے "اچھے ساتھی" کے نام سے پکارا جانے لگا۔ اور ایک فیشن ایبل لڑکی کے ہاتھوں ذلت کا سامنا بھی ہوگیا۔

لوئس نے سکونت کے لئے ماڈلین کے قرب و جوار میں بہت اچھے کمرے کرائے پر لے لیے۔ ان کے ساتھ گاڑی خانہ اور تین گھوڑوں کے لئے اصطبل بھی تھا۔ رہائش گاہ کا ساز و سامان درست کرنے کے بعد اس نے حساب کیا تو معلوم ہوا کہ تین مہینے میں پچاس ہزار فرانک خرچ ہو گئے ہیں۔ یعنی ساری دولت کا ایک چوتھائی ختم ہو چکا تھا۔

اس کی باقی دولت بھی جلدی ہی ختم ہوگئی۔ جس کے بعد وہ اپنی دولتمندی کی شہرت پر گذارہ کرنے لگا۔ اور آخر وہ دن آگیا کہ قرضخواہوں کے تقاضے پورے کرنے کے لیے اسے اپنا فرنیچر گاڑی اور گھوڑے ان کے سپرد کرنے پڑے۔

اب ان کمروں کو چھوڑ کر معمولی درجے کے کمرے کرائے پر لئے۔ لیکن دولت مند نوجوانوں سے تعلق قطع نہ کیا۔ وہ ان کو اپنے وفادار دوست سمجھتا تھا۔ قرض لے کر واپس نہ دیتا تھا۔ جوا ہار کر روپیہ ادا نہ کرتا تھا۔ اب اس کی بسر اوقات عیاری اور زمانہ سازی پر ہوتی تھی۔ اور اس کام میں اس نے اپنے اس تجربہ سے خوب فائدہ اٹھایا جو اپنی دولت اڑانے میں حاصل کیا تھا۔

راز افشا کرنے کی دھمکی دے کر روپیہ حاصل کرنے اور تاش میں دھوکا دینے کی ایک واردات سے اس کا تعلق ظاہر ہو گیا۔ جرم میں فی الواقعہ اس کا ہاتھ نہ تھا۔ تاہم اسے ملک سے بھاگنا پڑا۔ ایک خاندانی دوست کی مدد سے انگلستان چلا گیا۔

لندن میں جتنی مدت رہا انتہا درجے کے ذلیل جرائم کی آمدنی پر زندگی بسر کرتا رہا۔ دغاباز لوگوں اور فاحشہ عورتوں میں رہتا تھا۔ اور ان کی کمائی سے اپنا حصہ وصول کرتا تھا۔ آخر اسے لندن سے بھی بھاگنا پڑا۔ اس کے بعد وہ سارے یورپ میں گھومتا رہا۔ بے باکی، خیانت اور تاش میں دھوکا دینے کی قابلیت کے بغیر اس کے پاس کوئی سرمایہ نہ تھا۔

سنہ ۱۸۶۵ء میں فرانس سے نکلے اٹھارہ سال ہو گئے۔ تقدیر کی یاوری سے اسے پیرس واپس جانے کا خیال ہوا۔ اس نے سوچا کہ ۱۸ سال کی طویل مدت گزرنے کے بعد لوگ اسے بھول گئے ہوں گے۔

فرانس پہنچنے کے بعد سب سے پہلے وطن جانے کا خیال آیا۔ اس لیے نہیں کہ وہاں دوستوں یا رشتہ داروں سے ملنا چاہتا تھا۔ بلکہ قلعہ کلیمران کو بیچنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنی ساری جائداد بیچ دی تھی۔ قلعہ کا خریدار نہ مل سکا تھا اس لیے صرف قلعہ کی عمارت باقی رہ گئی تھی۔

اکتوبر کے مہینے ایک خوشگوار دن صبح کے وقت بڑا سکون پہنچا۔ اس بات کا یقین حاصل کر کے کہ قلعہ ابھی تک اس کی ملکیت ہے پیدل قلعہ کی طرف چل پڑا۔

گاؤں میں اپنے قدیم نوکر سینٹ جین کے گھر گیا۔ وہاں اس کے بیٹے جوزف سے معلوم ہوا کہ سینٹ جین کا انتقال ہوئے پانچ سال ہو گئے ہیں۔ سینٹ کے بیٹے کو جب معلوم ہوا کہ یہ مارکوئس ہے تو خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہا اور اپنی بیوی سے تعارف کرایا۔ دونوں نے مل کر مارکوئس کے لیے جلدی جلدی کھانا تیار کیا۔

مارکوئس کی آمد کی خبر چند منٹ کے اندر سارے گاؤں میں پھیل گئی لوگ آداب بجالانے کو آنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد مارکوئس نے قلعہ کی چابیاں مانگنے کا حوصلہ کیا۔ چابیاں لے کر دروازہ کھولا قلعہ میں داخل ہوا۔ مکان کے اندر اور باہر ہر جگہ خرابی نظر آرہی تھی۔ جو فرنیچر اس نے فروخت نہیں کیا تھا سب موجود تھا۔ لیکن ان

کی حیثیت اب لکڑی کے ٹوٹے پھوٹے ٹکڑوں اور چیتھڑوں کی سی رہ گئی تھی۔

ہر طرف غور سے نظر ڈالنے کے بعد مارکوئس نے کہا: "مکان کو اگر ایسے ہی رہنے دیا گیا۔ تو اس کی حالت اور بھی خراب ہو جائے گی۔ مرمت کرانے کی طاقت نہیں۔ بہتر یہی ہے کہ اس کو بیچ دیا جائے۔"

جوزف کو قلعہ کی فروخت کے خیال سے سخت صدمہ ہوا۔ قلعہ کی فروخت اس کی نظر میں کسی مقدس چیز کی بے حرمتی تھی۔ لیکن اسے اپنے خیال کے اظہار کی جرأت نہ ہوئی۔ مارکوئس نے جوزف سے پوچھا: "اس ڈگمگاتے ہوئے مکان کا خریدار پیدا ہو سکتا ہے؟"

جوزف: "قیمت پر منحصر ہے۔ میں ایک آدمی کو جانتا ہوں۔ اگر قیمت اس کی مرضی کے مطابق ہو تو خرید لے گا۔"

مارکوئس: "کون ہے؟"

جوزف: فادر جیرو نامی ایک شخص ہے۔ دریا کے اس طرف مونٹاگنٹ میں رہتا ہے۔ اصل میں وہ بیوکیئر کا باشندہ ہے۔ بارہ سال ہوئے اس نے کاؤنٹس ڈولا وریری کی سابق خادمہ میہونا سے شادی کی تھی۔"

مارکوئس: "اس سے کس وقت مل سکتا ہوں؟"

جوزف: "آپ چاہیں تو آج ہی مل سکتے ہیں۔"

دونوں نے گھاٹ کی کشتی میں دریا عبور کیا۔ راستے میں جوزف نے مارکوئس کو متنبہ کیا کہ فاؤجیرو سے دھوکا نہ کھا جائے۔ اس نے کہا۔ "فاؤجیرو بوڑھی لومڑی کی طرح مکّار ہے۔ میہونا سے اس نے جس وقت شادی کی تھی اس وقت میہونا کی عمر پچاس سال تھی اور وہ صرف پچیس سال کا تھا۔ یہ شادی اس نے میہونا کے روپے کی خاطر کی تھی۔ اب وہ اس پر بہت سختی کر رہا ہے۔ ایک اور عورت کو گھر میں ڈال رکھا ہے۔ میہونا بے چاری اب اس کے گھر میں نوکر بنی ہوئی ہے۔ فاؤجیرو کو روپیہ پیدا کرنے کے حیرت انگیز طریقے آتے ہیں۔ اب اس نے کافی دولت جمع کر لی ہے۔ یہ سب دولت میہونا کی برکت سے اسے ملی ہے۔"

فاؤجیرو کی فارم میں پہنچ کر انھوں نے اس سے ملنے کی خواہش کی۔ ایک پست قد۔ سرخ ریش، مضطرب اور ذرد دیدہ نگاہ آدمی ان کے روبرو آیا۔ یہی فاؤجیرو تھا۔

فاؤجیرو ہمیشہ امراء کے طبقے اور مذہبی طبقے کے لوگوں کے متعلق اظہار نفرت کیا کرتا تھا۔ لیکن اچھے سودے کی امید پر مارکوئس سے چاپلوسی کرنے لگا۔ انھیں اندر آنے کو کہا اور مڑ کر ایک بوڑھی عورت کو جو انگیٹھی کے پاس دبکی ہوئی بیٹھی تھی حکم دیا کہ جا کر مارکوئس ڈو کلیمران کے لیے انگوری شراب کی بوتل نکال لائے۔

اس نام سے عورت کو جیسے بجلی کا جھٹکا لگا۔ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن خاوند کی جابرانہ نگاہ نے زبان بند کر دی۔ چپ چاپ حکم کی تعمیل کی اور پھر انگیٹھی کے کونے سے لگ کر بیٹھ گئی۔ حیرت سے مارکوئس کا چہرہ دیکھنے لگی۔

یہ لاورسیرای کی نازنین پری کی ظریف طبع، موٹی تازی خادمہ میہونا تھی۔ مصیبت نے اس کی شکل ایسی بنا دی تھی کہ ولنٹین بھی دیکھتی تو نہ پہچان سکتی۔

جوزف اور فاڈ جیرو میں قلعہ کہیران کا سودا ہو گیا۔ طے پایا کہ مکان اور زمین کے عوض فاڈ جیرو پانچ ہزار دو سو اسی فرانک ادا کر دے گا اور فرنیچر وغیرہ جوزف کے لیے چھوڑ دیا جائے گا۔

فاڈ جیرو کے سودے کو قطعی بنانے کے لئے اچھی سی شراب کی بوتل ڈھونڈنے گیا تو میہونا نے مارکوئس سے کہا۔

"میں آپ کو تنہا ملنا چاہتی ہوں۔ ایک ایسا راز آپ کو بتانا چاہتی ہوں جو زندگی اور موت کی اہمیت رکھتا ہے۔ کیا آپ شام کے بعد اس اخروٹ کے درخت کے نیچے مجھے مل سکیں گے؟"

اس کا خاوند شراب کی بوتلیں لے کر آ گیا۔ شراب سے گلاس ایک دفعہ پھر لبالب بھرے گئے۔

سودا ختم کر کے مارکوئس اور جوزف واپس لوٹے۔ مارکوئس اس خفیہ ملاقات کی وجہ نہ سمجھ سکا۔ اس نے جوزف سے پوچھا۔ "یہ بوڑھی عورت

مجھ سے کیا کہنا چاہتی ہے؟"

جوزف :۔" کیا معلوم۔ والد نے مجھے بتایا تھا کہ وہ ماڈموازل ویلنٹین کی خادمہ تھی۔ آپ کی جگہ میں ہوتا تو شام کے بعد ضرور اس سے ملتا۔"

کوئٹس شام کے سات بجے کے قریب انخروٹ کے درخت کے نیچے گیا۔ میہونا وہاں پہلے سے موجود تھی۔ اس نے پہلے پوچھا :۔" آپ کو اپنے بھائی گاسٹن کی کوئی خبر ملی ہے؟"

کوئٹس :۔" نہیں۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ دریائے رون میں ڈوب کر مر گیا تھا۔"

میہونہ :۔" کیا؟ تمہیں معلوم نہیں کہ وہ بچ گیا تھا۔ اس نے دریا عبور کر لیا تھا۔ اگلی صبح ماڈموازل ویلنٹین آپ کو اس کی سلامتی کی خبر دینے گئی تھی۔ لیکن سینٹ جلین نے اسے آپ تک پہنچنے نہ دیا۔ اس کے بعد میں ایک خط لے کر آپ کی طرف آئی تو آپ کلیمران سے جا چکے تھے۔"

کوئٹس کی ٹانگیں اس بات کو سن کر کانپنے لگیں۔ اس نے کہا :۔" تمہیں یقین ہے کہ یہ سب کچھ تم نے خواب میں نہیں دیکھا؟"

میہونا :۔ بالکل یقین ہے میسیو، اگر زندہ ہوتا تو آپ کو سارا حال خود سناتا کہ کس طرح وہ مارسیلز تک آپ کے بھائی کے ساتھ گیا اور وہاں اسے جہاز میں سوار کر دیا۔ اس کے علاوہ ویلنٹین سے گاسٹن کا ایک بیٹا پیدا

ہوا تھا۔ میں نے خود اپنے ہاتھوں اس معصوم کو ایک غریب عورت کے سپرد کیا تھا جسے اس نے اپنا لیا۔

اس کے بعد اس نے لندن جانے۔ وہاں بچے کے پیدا ہونے، ویلنٹین کی مصیبتوں کی کہانی اور آخر پیرس کے بینکر فاول سے اس کی شادی ہونے تک کے سارے حالات بیان کئے۔

میہونا نے ایک بلند آواز سنی اور جلدی سے گھر کی طرف بھاگ گئی۔ خاوند اسے بلا رہا تھا۔

میہونا کے چلے جانے کے بعد لوئس تھوڑی دیر بے حس و حرکت کھڑا رہا۔ اس نے اپنے ذہن میں ایک تجویز بنالی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا اگر یہ کہانی سچی ہے تو اس کہانی کو سونے کی کان بنایا جا سکتا ہے۔

یہی وجہ تھی کہ اگلے دن پانچ ہزار دو سو اسی فرانک وصول کرتے ہی وہ لندن روانہ ہو گیا۔

سولہویں فصل

ویلنٹین ڈولا وہ پیرای کی شادی ہوئے بیس سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا

ہے۔ اس مدت میں اسے صرف ایک ہی غم کا سامنا ہوا۔ اس کی والدہ اکثر اس کے پاس پیرس آیا کرتی تھی۔ وہ ۱۸۶۱ء میں اسے ملنے پیرس آئی۔ تو پھیپھڑے کے ورم سے انتقال کر گئی۔

خاوند کی محبت میں ذرہ برابر فرق نہیں آیا تھا۔ وہ اب بھی بیوی پر اسی قدر شیفتہ تھا۔ جتنا شادی کے دن تھا۔ خدا نے فاؤل کو اس کی توقع سے زیادہ دولت عطا فرمادی تھی۔ دو بیٹے تھے ایک کا نام لوسین تھا۔ دوسرے کا ایمل۔ دونوں ہر لحاظ سے خاندان کے لیے موجب فخر تھے۔ مادام فاول نے ایک فرٹ کی ماڈلین کو اپنا متبنیٰ بنا لیا تھا۔ ماڈلین مسٹر فاؤل کی یتیم بھتیجی تھی۔ ویلنٹین اسے اپنی بچی کی طرح عزیز رکھتی تھی۔

جس روز ماڈلین مسٹر فاؤل کے گھر آئی اس نے اسی روز اس کے جہیز کے لیے دس ہزار فرانک تجارت میں لگا دیے تھے۔ وہ اپنے کاروبار میں تو بہت احتیاط سے کام لینے کا عادی تھا۔ لیکن ماڈلین کے روپے کو جوکھوں میں ڈال کر اسے لطف آتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا پندرہ سال میں ماڈلین کے دس ہزار فرانک پانچ لاکھ فرانک ہو گئے۔ غرض ویلنٹین کی زندگی ہر قسم کی مسرتوں سے معمور تھی۔

اس مسرت بھرے ماحول میں ویلنٹین کو ماضی بھول گیا تھا۔ اب ضمیر اسے نہ ستاتا تھا۔ اسے یقین ہو گیا تھا۔ کہ میں نے اس قدر غم و الم برداشت کیا ہے کہ میرے گناہ کا کفارہ ادا ہو چکا ہے۔ اسے اطمینان تھا کہ اس نے گزرے ہوئے

کوئی خطرہ نہیں ؛

ماہ نومبر میں ایک روز جب اس کا خاوند باہر گیا ہوا تھا۔ اسے ایک خط ملا۔ خط لانے والے نے اپنا نام بتانے سے انکار کر دیا تھا۔ خط کا مضمون یہ تھا :-

"مادام!

کیا میں آپ کے دل کے حافظے سے توقع کر سکتا ہوں کہ مجھے آدھ گھنٹے کی ملاقات کا شرف بخشا جائے ؟

میں کل دو اور تین بجے کے درمیان آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔

مارکوئس ڈو گلیمران"

خوش قسمتی سے اس وقت مادام فاڈل کے پاس کوئی موجود نہ تھا۔ خط پڑھ کر وہ سخت پریشان ہوئی۔ مادام کو خیال ہوا کہ یہ خط گاسٹن نے بھیجا ہے۔ اور اس کا مقصد سوائے معمولی ملاقات کے اور کچھ نہیں۔ تاہم بہت سے شبہات اس کے دل میں پیدا ہونے لگے۔ وہ سوچنے لگی کیا گاسٹن کو بتا دوں کہ میرے ہاں اس کا بچہ پیدا ہوا تھا۔ بتا دیا تو بالکل اس کے رحم و کرم کی محتاج ہو جاؤں گی۔ اور اگر خاموش رہی تو جرم کا ارتکاب ہوگا ؛

ابھی وہ اس بات کے متعلق فیصلہ نہ کر سکنے پائی تھی۔ کہ اگلے دن اڑھائی بجے مارکوئس ڈو گلیمران کے آنے کی اطلاع دی گئی۔ اس شخص کی عمر پچاس سال

ہوگی۔ بالوں اور مونچھوں میں سفیدی کا آغاز۔ قیافہ افسردہ اور بے رحم اپنے خطاب پر نازاں معلوم ہوتا تھا۔ اندر آیا تو کمرے کے بیچ میں کھڑا ہو گیا۔

مادام فاول اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔ اسے اس میں اپنے سابق محبوب کی کوئی مشابہت نظر نہ آئی۔ تو رکتے ہوئے کہا: "گاسٹن؟"

اس شخص نے غم زدہ صورت بنا کر سر ہلایا اور کہا: "نہیں مادام۔ میں گاسٹن نہیں ہوں۔ میرا بھائی جلاوطنی میں فوت ہو گیا تھا۔ میں اس کا بھائی لوئس ڈو کلیمران ہوں۔"

ویلنٹن نے جب سنا کہ یہ گاسٹن نہیں، تو خوف سے اس کے بدن میں جھرجھری پیدا ہوئی — یہ شخص یہاں کیوں آیا ہے؟ ویلنٹن کو علم تھا کہ گاسٹن کو اپنے بھائی پر اتنا اعتبار نہ تھا کہ اپنا راز اسے بتا دیتا۔

مادام نے اپنی پریشانی پر جلدی قابو پا لیا۔ لوئس اس کی پریشانی نہ دیکھ سکا۔ مادام نے لاپرواہی سے اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ساتھ ہی پوچھا:

"مہربانی فرما کر تشریف آوری کا مقصد بتائیے؟"

مادام کو کڑی نگاہ سے دیکھتے ہوئے وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور پوچھا: "مادام سب سے پہلے یہ بتائیے کہ کیا ہم تنہا ہیں؟ کوئی ہماری باتیں سن تو نہیں سکتا؟"

مادام فاول: "آپ نے یہ کیوں پوچھا ہے؟ میرے خیال میں آپ کوئی ایسی بات مجھ سے نہیں کہہ سکتے جس کو میرے خاوند یا بیٹوں کو نہ سننا چاہیئے۔"

لوئس :۔" معاف فرمایئے میں آپ ہی کے فائدے کے لیے کہہ رہا ہوں۔"

مادام فاؤل :۔ فرمایئے جناب۔ ہم تنہا ہیں۔

مارکوئس نے آہستہ آواز میں باتیں کرنے کی غرض سے اپنی کرسی مادام کے نزدیک کرلی۔" مادام میں آپ کو بتا چکا ہوں، کہ میرے بھائی کا انتقال ہو چکا ہے۔ اس نے مرتے وقت مجھ سے ایک آخری خواہش کی تھی۔ میں آپ کو ان خوفناک حالات کی یاد دلانا نہیں چاہتا۔ جن کی وجہ سے میرے بھائی کی زندگی اور مستقبل تباہ ہو گئے۔ غالباً اس خوش حال زندگی میں آپ کو اپنا بچہ بھول گیا ہے۔"

مادام فاؤل ہکا بکا رہ گئی۔" اس شخص کو کہاں سے پتہ چل گیا؟" یہ ایسی بات ہے جس سے اس کی اور اس کے خاندان کی عزت برباد ہو سکتی ہے۔ اس لیے مادام نے غیر معمولی جوش سے کہا۔" صاحب! آپ میری توہین کر رہے ہیں۔"

لوئس :۔" ویلنٹین! آپ راؤل کو واقعی بھول گئی ہیں؟"

مادام فاؤل اچھی طرح سمجھ گئی کہ یہ شخص پورے حالات سے واقف ہے۔ لیکن جو ثبوت بھی چاہے پیش کر دے مادام فاؤل کے لیے سوائے اس کے چارہ نہ تھا کہ اپنے انکار پر جمی رہے۔ پہلے اس نے اس شخص کو گھر سے نکال دینے کا ارادہ کیا۔ پھر احتیاط سے کام لے کر کہا:" آپ کیا اس بات پر کوئی شرط باندھنے بیٹھے ہیں؟"

لوئس نے کہا:۔ "دو سال ہوئے گاسٹن لندن آیا۔ وہاں اس کی ملاقات راؤل نامی ایک نوجوان سے ہوئی۔ گاسٹن کے دل میں فطری محبت کا جذبہ پیدا ہوا۔ یہ لڑکا بہت خوب صورت اور ہوشیار تھا۔ گاسٹن نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ اور تحقیقات کے بعد گاسٹن پر ثابت ہوگیا کہ یہ لاوارث بچہ اس کا اور آپ کا بیٹا ہے۔"

مادام فاول:۔ "آپ مجھے افسانہ سنا رہے ہیں۔"

لوئس:۔ ہاں مادام۔ ایسا افسانہ جس کا انجام آپ کے ہاتھ میں ہے۔ کاؤنٹس یعنی آپ کی والدہ نے بڑی احتیاط سے ہر قسم کی پیش بندی کی تھی کہ یہ راز ظاہر نہ ہونے پائے۔ لیکن اتفاق سے جب آپ لوگ وہاں سے آگئے۔ تو لندن سے کاؤنٹس کا ایک دوست وہاں گیا۔ اس نے کسان کی بیوی کو کاؤنٹس کا اصلی نام بتایا۔ میرے بھائی نے مزید تحقیقات کرکے پورے ثبوت مہیا کر لیے تھے۔"

لوئس بات کرتے کرتے کبھی کبھی مادام کے چہرے پر نظر ڈال رہا تھا۔ اور معلوم کرنا چاہتا تھا کہ اس کی بات کا اس پر اثر ہوتا ہے یا نہیں۔ مادام نے لاپرواہی سے مسکرا کر کہا:۔ "اس کے بعد کیا ہوا؟"

لوئس:۔ گاسٹن نے لڑکے کو پہچان لیا۔ اور بچہ اپنے باپ کے پاس آگیا۔ ہمارے خاندان کی مالی حالت بہت بری تھی۔ بے چارہ گاسٹن کچھ مدت بعد سخت

افلاس کی حالت میں فوت ہوگیا۔ میری آمدنی بارہ سو فرانک سالانہ سے زیادہ نہیں۔ اس لیے موت کے وقت گاسٹن کو اپنے بیٹے کی فکر بہت زیادہ تھی۔ وہ سوچتا تھا کہ اس بے یار و مددگار بچے کا کیا بنے گا۔"

مادام فاؤل :۔ "واقعی؟"

لوئس :۔ گاسٹن نے مرتے وقت مجھے اپنے دل کا حال سنایا۔ اور تاکید کی کہ آپ سے ملوں۔ گاسٹن نے کہا تھا۔ "ویلنٹین مجھے بھولی نہ ہوگی۔ اسے معلوم ہو جائے کہ ہمارے بچے کو روٹیوں کے لالے پڑے ہوئے ہیں تو وہ ضرور اس کی مدد کرے گی۔ اس لیے مرتے وقت میں راؤل کے بارے میں پریشان نہیں ہوں۔"

مادام فاؤل غصے سے یوں اٹھ کھڑی ہوئی جیسے ملاقات ختم کرنا چاہتی ہے۔ اس نے کہا :۔

"آپ نے دیکھ لیا کہ میں صبر و تحمل سے کس حد تک کام لے سکتی ہوں؟"

لوئس مادام کے تیور دیکھ کر گم صم ہو گیا۔ کوئی جواب نہ دے سکا۔

مادام فاؤل :۔ میں بلا تامل آپ کو بتا سکتی ہوں کہ گاسٹن کو میرے اوپر پورا اعتماد تھا۔ اس کے ثبوت میں آپ کو آپ کی والدہ کے زیورات واپس دیتی ہوں جو گاسٹن نے روانہ ہوتے وقت میرے سپرد کئے تھے۔"

زیورات کی تھیلی لوئس کو دیتے ہوئے مادام نے کہا۔ تعجب ہے کہ

گاسٹن ان کے لینے کے لیے خود نہ آیا؟"

لوئس نے بھی اس بات پر تعجب کا اظہار کیا اور خشک لہجے میں کہا۔ "گاسٹن نے مجھے تاکید کی تھی کہ ان زیورات کا ذکر زبان پر نہ لاؤں۔"

مادام نے گھنٹی بجائی۔ کہ نوکر لوئس کو باہر جانے کا راستہ دکھائے۔

لوئس نے بھی فی الحال مزید اصرار کو مصلحت کے خلاف سمجھا اور کہا۔ "بہت اچھا مادام! اس وقت میں چلا جاتا ہوں۔ لیکن آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ گاسٹن نے مجھے یہ تاکید بھی کی تھی کہ اگر بالفرض ویلنٹین مجھے بھول گئی ہو اور بچے کے لیے انتظام کرنے سے انکار کر دے۔ تو تم اسے مجبور کر کے مناسب انتظام کرا دینا۔ مادام! میں نے گاسٹن کی اس آخری خواہش کو پورا کرنے کا حلف اٹھا رکھا ہے۔ میں ضرور اپنا وعدہ پورا کروں گا۔"

مادام فاول تنہا ہوئی تو اپنے کمرے کا دروازہ بند کر لیا۔ نا امیدی نے اس کی ہمت توڑ دی تھی۔ غم کا یہ ایک گھنٹہ خوشی کے بیس برسوں سے بہت زیادہ دراز تھا۔

امید کوئی نہیں۔ یہ آدمی جاتے وقت دھمکی دے گیا ہے۔ وہ ضرور دوبارہ آئے گا۔ اس سے کیسے نپٹا جائے؟

مادام فاول نے لوئس کے سارے بیان پر نظر ڈالی تو بہت سی باتیں سمجھ میں نہ آئیں۔ گاسٹن پیرس میں تھا۔ افلاس میں زندگی گزار رہا تھا لیکن اپنی

والدہ کے زیورات لینے نہ آیا۔ اس کی کیا وجہ ہے

گاسٹن کو یہ بھی معلوم تھا کہ میں دولت مند ہوں۔ بچے کے مستقبل کی فکر تھی تو مجھ سے کیوں اس کا ذکر نہ کیا ہے

مادام فاول کو ایک دفعہ خیال آیا کہ سارا قصہ مسٹر فاول کو بتا دے۔ پھر اس نے سوچا۔ کہ اس سے بے چارے کو سخت صدمہ ہوگا اور اس کے علاوہ یہ شبہ بھی کرنے لگے گا۔ کہ شادی سے پہلے اگر مجھ سے اس قسم کی حرکت ہو سکتی ہے تو شادی کے بعد بھی میں بے وفائی کر سکتی ہوں ؛

مادام فاول کو یقین تھا۔ کہ مسٹر فاول میں اس قدر اقتدار ضرور ہے کہ رسوائی کا گلا گھونٹ دے۔ لیکن گھر کی مسرت ہمیشہ کے لیے ختم ہونے سے نہ بچ سکے گی ؛

مادام فاول کو ایک دفعہ خودکشی کا خیال آیا۔ لیکن سنگدل کلیمران مرنے کے بعد بھی بدنام کرنے سے باز نہ آئے گا ؛

خوش قسمتی سے ان دنوں مسٹر فاول کہیں باہر گیا ہوا تھا۔ اس لیے مادام فاول اپنے کمرے سے باہر نہ آئیں۔ کسی کو اس کی پریشانی کا علم نہ ہونے پایا ؛

ڈاکٹر نے مادام فاول کا معائنہ کرنے کے بعد بتایا کہ اعصابی تکلیف ہے۔ ڈاکٹر کی تشخیص سے ماڈلین کی تسلی نہ ہوئی۔ اسے شبہ تھا کہ ضرور کوئی خطرناک بات ہے جس سے مادام فاول کی طبیعت اس قدر بگڑ گئی ہے ؛

مادام فاول نے مسئلے کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا کہ مجھے لوئس کے سامنے جھک جانا چاہیئے۔ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ زندگی اجیرن ہو جائے گی۔ وہ صرف ایک بات سے دل کو تسلی دے سکتی تھی۔ کہ میری زندگی بے شک مصیبت بن جائے گی لیکن خاندان تو بدنامی سے بچ جائے گا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ کبھی نجات کا کوئی راستہ نکل آئے۔

مسٹر فاول واپس آگیا۔ بظاہر مادام فاول میں کوئی تبدیلی نظر نہ آتی تھی لیکن بے چاری کو لوئس وڈ کلیمران کے واپس آنے کا دھڑکا ہر وقت لگا رہتا تھا۔ جب بھی کوئی دروازہ کھولتا اس کا رنگ اڑ جاتا۔ اس ڈر سے باہر نہ جاتی تھی کہ کہیں وہ غیر حاضری میں نہ آجائے۔

آخر ایک دن ایک خط موصول ہوا۔ جس میں کلیمران نے لکھا تھا کہ میں بیمار ہوں اس لیے آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا۔ کل آپ خود ہوٹل ڈولور میں تشریف لائیں اور مجھے ملیں۔

مادام نے پڑھ کر خط جلا دیا۔ اور ہوٹل ڈولور جانے کی تیاری کی نہایت سادہ پوشاک پہن کر گھر سے نکلی۔ گھر سے تھوڑی دور جا کر کرائے کی گاڑی لی۔ مادام کی شخصیت مشہور و معروف تھی۔ اس لیے ڈر رہی تھی کہ ہوٹل میں داخل ہوتے وقت کوئی دیکھ نہ لے۔

مادام دل مضبوط کر کے ہوٹل میں گئی۔ مارکوئس ڈو کلیمران کا کمرہ تیسری منزل میں تھا۔ وہاں جا کر دروازے پر دستک دی۔ ایک آواز نے اندر آنے کو کہا۔ اندر آ گئی تو ایک نوجوان شخص کو دیکھا جو ابھی بالکل بچہ معلوم ہوتا تھا۔ مادام کو خیال ہوا یہ کمرہ مارکوئس کا نہیں اس لیے معذرت کرتے ہوئے کہا:۔ "معاف فرمائیے۔ میرا خیال تھا یہ مارکوئس ڈو کلیمران کا کمرہ ہے"

نوجوان نے جواب دیا ——— "جی ہاں۔ یہ ان ہی کا کمرہ ہے۔ میرا خیال ہے مجھے مادام فاول کی ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے؟"

مادام فاول نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ اس خیال سے کہ کلیمران راز افشا کر چکا ہے لرز گئی وہ

نوجوان:۔ (اپنی بات جاری رکھتے ہوئے) مادام تشویش نہ فرمائیے۔ یہاں آپ بالکل اپنے گھر کی طرح محفوظ ہیں۔ مسٹر ڈو کلیمران آپ کو مل نہیں سکیں گے۔ انھوں نے مجھے کہا تھا کہ آپ سے معذرت کر دوں"

مادام فاول:۔ "لیکن ان کے ضروری خط سے مجھے خیال ———"

نوجوان:۔ خط لکھتے وقت جو تجویز انھوں نے سوچی تھی اب اسے ترک کر دیا ہے"

مادام فاول حیرانگی اور خوف کے مارے کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل نہ تھی۔ اس کی حالت دیکھ کر نوجوان کے چہرے پر تاسف اور رحم کے آثار

نظر آنے لگے۔

نوجوان :۔ "مارکوئس نے جس اقدام کا عزم کیا تھا غلطی سے اس کو اپنا فرض تصوّر کئے ہوئے تھے۔ آپ سے ملاقات کرنے کے بعد وہ غصّے سے اندھے ہو گئے۔ انھوں نے کمر باندھ لی کہ جس چیز کو آپ نے شفقت سے دینے سے انکار کر دیا تھا اس کو زبردستی حاصل کریں۔ آپ کو تباہ کرنے کی غرض سے انھوں نے آپ کے خلاف مکمل شہادت جمع کر لی۔"

بات ختم کر کے اس نے کچھ کاغذات کا ایک بنڈل اٹھا کر کہا :۔

"یہ ہیں وہ ثبوت جن کی تردید کا کوئی امکان نہیں۔ پادری سیڈلی کا سرٹیفکیٹ کسان کی بیوی مسز ڈوبن کا بیان۔ ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ۔ اور لندن کے ان لوگوں کے بیانات جو مادام ڈولا ور بیرای کو جانتے تھے۔ میں نے بڑی مشکل سے ان کو مسٹر ڈو کلیمران سے لیا ہے ـــــ اور ان کو میں ختم کر دینا چاہتا ہوں ـــــ"

اس نے کاغذوں کا پیکٹ آگ میں ڈال دیا اور انھیں جل کر خاکستر بنتے دیکھتا رہا پھر کہا :۔ "وہ تمام ثبوت مٹ گئے۔ ماضی ڈھل گیا۔ اب آپ کو کوئی خطرہ نہیں رہا۔"

بات کچھ کچھ مادام کی سمجھ میں آنے لگی۔ یہ نوجوان جس نے اسے کلیمران کے غصے سے نجات دلائی ہے کسان کی بیوی کا اختیار کردہ بچہ ویلنٹین راؤل ہے۔ مدت کے دبے ہوئے مادرانہ شفقت کے جذبات نے دفعتاً

سر اٹھایا۔ اس نے نحیف آواز میں کہا:۔ "راؤل!"

نوجوان کا پننے لگا جیسے غیر متوقع خوشی کے بوجھ سے دبا جا رہا ہے۔ اس نے دردمندی سے جواب دیا۔ "ہاں میں راؤل ہوں۔ ہزار موت قبول کروں گا لیکن اپنی ماں کو دکھ نہ ہونے دوں گا"

مادام نے بازو پھیلا دئے۔ راؤل دوڑ کر اس سے لپٹ گیا۔ اور گھٹی ہوئی آواز میں کہا:۔ "ماں! ماں!! اس پہلے بوسے کے لئے شکر گزار ہوں"

مادام فرط انبساط سے کوچ پر گر پڑی اور راؤل کو دیکھنے لگی جو گھٹنے ٹیکے ماں کے قدموں میں بیٹھا ہوا تھا۔

کس قدر خوب صورت ہے معاشقے کا نتیجہ یہ بچہ۔ باریک بال۔ پرشکن گیسو صاف اور سفید پیشانی۔ خوب صورت آنکھیں۔ سرخ ہونٹ

نوجوان:۔ چچا نے آپ کو دھمکانے کا ارادہ ظاہر کیا تو مجھے اس قدر غصہ آیا کہ آپ اندازہ نہیں لگا سکتیں۔ بات یہ ہے۔ کہ باپ نے انھیں جب آپ کے پاس جانے کو کہا تھا۔ تو ان کے ہوش حواس بجا نہیں تھے۔ میں اور والد اکثر آپ کے مکان کی طرف جایا کرتے تھے۔ کبھی آپ نظر آ جائیں تو ہماری خوشی کی حد نہ رہتی تھی۔

مادام فاول کی آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب بہ رہا تھا۔ راؤل کی آواز سے اسے گاسٹن کی آواز یاد آ گئی۔ اسے ایسے معلوم ہوا کہ گاسٹن کے

آخری دفعہ گلے ملنے اور اس گھڑی کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں تھا۔

راؤل نے پھر بات شروع کی، "مجھے ابھی کل ہی معلوم ہوا کہ چچا آپ سے ملے ہیں۔ انھیں ہرگز نہ ملنا چاہیئے تھا۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ میں غریب ہوں۔ لیکن غریبی سے گھبراتا نہیں۔ اتنی طاقت اور قابلیت رکھتا ہوں۔ کہ اپنی مدد خود کر سکوں مجھے معلوم ہے۔ کہ آپ دولت مند ہیں۔ مگر مجھے آپ کی دولت سے کیا سروکار۔ اپنی دولت اپنے پاس رکھیئے۔ لیکن مجھے اپنی محبت سے محروم نہ کیجیئے وعدہ فرمائیے کہ یہ بوسہ آخری بوسہ نہ ہوگا۔ میں اپنی خوشی چھپا سکتا ہوں۔ کسی پر کوئی بات ظاہر نہ ہونے دوں گا۔"

مادام فاول کے دل میں اپنے بیٹے سے جو خدشے پیدا ہو گئے تھے سب دور ہو گئے۔ بلکہ اس پر شبہ کرنے کے لیے وہ اپنے آپ کو ملامت کرنے لگی۔

اس نے راؤل سے اس کی گذشتہ زندگی کے حالات پوچھے۔

راؤل نے بتایا کہ کسان کی بیوی جس نے میری پرورش کی۔ ہمیشہ مجھ سے محبت کرتی رہی۔ اس کی مالی حالت اچھی نہ تھی۔ پھر بھی اس نے مجھے تعلیم دلوائی۔ سولہ برس کا ہوا۔ تو ایک بنک میں ملازمت مل گئی۔ اپنی روٹی میں آپ کمانے لگا۔ انہی دنوں والد وہاں پہنچے اور مجھے اپنے ساتھ لے آئے۔ باپ سے ملنے کے بعد میری زندگی میں اور کسی چیز کی کمی نہ تھی سوائے ماں کی شفقت کے۔ اس کے بعد مجھے باپ کی موت کا غم دیکھنا پڑا۔ انھوں نے میرے بازوؤں میں جان دی تھی۔

سات بجے کے قریب مادام فاول کو خیال آیا کہ بہت دیر ہو گئی ہے۔ اب مجھے گھر پہنچنا چاہیئے۔ شاید گھر میں میری غیر حاضری محسوس کی جائے۔ اس لیے جانے کو اٹھی۔ راؤل نے پوچھا۔ "ماں! میں پھر بھی آپ سے مل سکوں گا؟"

ماں نے محبت سے جواب دیا۔ "ہاں۔ اکثر۔ ہر روز۔ کل بھی"

شادی کے بعد مادام فاول نے محسوس کیا کہ اسے اپنے اوپر اختیار نہیں ہے ساری عمر میں آج پہلی دفعہ اس کی زندگی میں بے قید آزادی کی شدید خواہش پیدا ہوئی۔ یوں محسوس ہوا کہ خاوند اور بیٹوں کے متعلق اس کے جذبات میں یک لخت تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ دل کہہ رہا تھا کہ تو اب محبت کرنیوالی بیوی اور بے نظیر ماں نہیں رہی۔ اسے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس کی روح ہوٹل ڈولور میں ہے۔

مادام فاول ساڑھے سات بجے گھر پہنچی۔ کھانے پر سب اس کا انتظار کر رہے تھے۔ مسٹر فاول نے دیر میں آنے پر اس سے چہل کہا۔ مادام فاول کو خاوند اور بیٹوں کی طرف سے اطمینان تھا۔ کہ وہ اس کے ہیجانات کو نہ دیکھ سکیں گے۔ البتہ بھتیجی کی طرف سے وہ فکر مند تھی۔

اسے شبہ ہوا۔ کہ ماڈلین استعجاب کی نظر سے مجھے دیکھ رہی ہے۔ کیا ماڈلین کے دل میں کوئی شبہ پیدا ہو چکا ہے؟ وہ کئی دنوں سے عجیب عجیب سوال کرتی رہتی ہے۔ ضرور اس کے دل میں شبہ پیدا ہو گیا ہے۔ ماڈلین کی طرف سے جو اندیشہ تھا۔ اس سے پیچھا چھڑانے کے لیے مادام فاول کے ذہن میں

ایک تجویز آئی۔ جس پر عمل کرنے سے اس کی تکلیف دہ توجہ اور محبت سے نجات ہو سکتی تھی ٭

دو سال سے خیال کیا جا رہا تھا۔ کہ ماڈلین کی شادی پراسپر برٹومی سے ہو جائے گی۔ پراسپر برٹومی مسٹر فاول کا خزانچی اور اس کی خاص تربیت میں تھا۔ مادام فاول نے سوچا کہ ان کی شادی ہو جائے تو ماڈلین اپنے خاوند کے ساتھ جا رہے گی۔ ماڈلین کے گھر سے چلے جانے کے بعد میں جیسے چاہوں کی وقت گزار لیا کروں گی ٭

اس نے اسی روز شام کے وقت ماڈلین کو بتایا کہ میں اور مسٹر فاول دونوں پراسپر سے تمہارے شادی ہو جانے پر رضامند ہیں ٭

مادام فاول نے اپنے دل میں کہا۔ "میں فاول سے کہوں گی کہ پراسپر کو امید دلائے۔ دو مہینے کے اندر اندر ان کی شادی ہو سکتی ہے ٭"

مادام فاول ہوٹل ڈولوور میں ہر روز کچھ وقت گزارا کرتی تھی۔ برابر سوچتی رہتی تھی کہ راؤل کس طرح صاحب حیثیت اور مستقل جایداد کا مالک بنایا جائے۔ اسے خوف تھا کہ شاید راؤل امداد قبول کرنے سے انکار کر دے۔ اس مشکل کو کلیمران نے حل کر دیا۔ مارکوئس اب مادام سے اکثر ملا کرتا تھا۔ مادام فاول اب اسے اس لیے پسند کرنے لگی تھی کہ وہ راؤل پر بہت شفقت کرتا تھا ٭

ایک دن مارکوئس نے راؤل کی موجودگی میں اس موضوع کو چھیڑا ٭

مارکوئس :۔ "میرا بھتیجا اس وقت بہت اچھی زندگی بسر کر رہا ہے۔ لیکن دنیا میں اسے اپنا مقام پیدا کرنا چاہیئے۔ اس کے پاس دولت ——"

راؤل :۔ (چچا کی بات کاٹتے ہوئے) "پیارے چچا! میری خوشی کر کری نہ کیجئے آخر مجھے چاہیئے کیا ہے؟"

مارکوئس :۔ پیارے بھتیجے! اس وقت تو تمہیں کسی چیز کی کمی نہیں۔ لیکن جب تم اپنی اور میری دونوں کی دولت ختم کر لو گے —— جو ختم ہو ا چاہتی ہے —— تو پھر تمہارا کیا بنے گا؟"

راؤل :۔ "فوج میں بھرتی ہو جاؤں گا۔ کلیمران پیدائشی طور پر سپاہی ہوتے ہیں۔"

مادام فاول نے محبت سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا اور ملامت کی۔

"شریر بچے! مجھے اپنے دیدار سے محروم کرنا چاہتا ہے؟"

راؤل :۔ ہرگز نہیں ماں۔

مارکوئس :۔ (اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے) راؤل تمہیں ہماری بات ماننی چاہیئے۔"

راؤل :۔ "محنت سے دولت پیدا کر کے آپ کی بات مان لوں گا۔"

اس خود رائے جوان کو عقل کی بات ماننے پر آمادہ کرنا مشکل تھا۔ اس بات کا فیصلہ کرنا کہ وہ کیا پیشہ اختیار کرے اس سے بھی زیادہ مشکل تھا۔ کلیمران نے رائے دی کہ اس مسئلے پر غور کرنے اور راؤل کا مذاق معلوم کرنے کی ضرورت

ہے ۔ آخر فیصلہ ہوا کہ اس بات کا فیصلہ ہونے تک لڑکے کے اخراجات کے لیے مادام فادل روپیہ دیتی رہیں گی ۔

مادام شکر گزار تھی کہ گاسٹن کا بھائی باپ کی طرح راؤل کی سرپرستی کر رہا ہے ۔ راؤل کے سنبھالنے میں وہ مادام کو بہت قیمتی مدد دے رہا تھا ۔ اس لیے اس نے مارکوئس سے کہا کہ آپ کھلے طور پر ہمارے گھر آیا جایا کریں ۔

اس نے خاوند سے مارکوئس ڈو کلیمران کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ یہ ہمارے خاندان کے قدیم دوست ہیں ۔ اس کے بعد مارکوئس وہاں اکثر آنے جانے لگا ۔ اس کا ایک فایدہ یہ بھی ہوا ۔ کہ چونکہ مادام فادل ہر روز راؤل سے ملنے کے لیے نہ جا سکتی تھی اور نہ ہی اسے خط بھیجنے کی اجازت دے سکتی تھی چچا کے ذریعے اس کا حال احوال معلوم ہو جاتا تھا ۔

مادام فادل کے گم شدہ بچے کو ملے ایک مہینہ گزر گیا ۔ تو مارکوئس ڈو کلیمران نے ایک دن راؤل کے متعلق سخت تشویش کا اظہار کیا ۔ "میں ہر وقت ایک تشویش میں سرگرداں رہتا ہوں ۔ کلیمران خاوند کے تمام افتخارات اور جاہ طلبی کے جذبات راؤل کے خون میں موجود ہیں ۔ مجھے ہر وقت اندیشہ رہتا ہے ۔ کہ کوئی بیوقوفی کی حرکت اس سے سرزد نہ ہو جائے ۔ ابھی تک اس نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی جس کی تلافی نہ ہو سکے ۔ لیکن مستقبل کے متعلق ڈر لگا رہتا ہے ۔"

مادام فاؤل نے بیٹے کی طرفداری کرتے ہوئے معمولی عذر پیش کئے۔
"کیا پتہ آپ خواہ مخواہ ہی پریشان ہو رہے ہوں۔ بہت مصیبتوں کے بعد اسے چین کے دن نصیب ہوئے ہوں۔ اس لیے ممکن ہے ذرا بگڑ گیا ہو"۔
مارکوئس:۔ "آپ کا خیال درست ہے۔ اسے آپ کی محبت کا اندازہ نہیں۔ وہ میرے روپے کو اس طرح اڑا رہا ہے جیسے کسی کروڑپتی کا بیٹا ہو۔ مادام! آپ اسے سنجیدگی سے سمجھائیں۔ اور اس کے لئے کسی کام کا بندوبست ضرور کریں"۔

مادام فاؤل نے اس کا وعدہ تو کر دیا۔ مگر اسے وفا نہ کر سکی۔ راؤل کے پاس وہ بہت تھوڑا وقت ٹھہر سکتی تھی۔ اس تھوڑے سے وقت کو ملامت میں صرف کر دینا صریح ظلم معلوم ہوتا تھا۔
مارکوئس نے ایک روز مادام کو مشورہ دیا کہ وہ راؤل سے ہر روز ملاقات کریں تو اس پر اس کا اچھا اثر ہوگا۔
بے چاری عورت نے جواب دیا "میرے دل کی بھی سب سے بڑی تمنا یہی ہے۔ لیکن لاچار ہوں مجھ پر دوسرے بیٹوں کے بھی حق ہیں"۔
مادام نے اپنے خاندان کا ذکر کبھی نہیں کیا تھا۔ مارکوئس نے یوں ظاہر کیا جیسے مادام کی بات سے اسے تعجب ہوا ہے۔
مارکوئس:۔ میں اس معاملہ پر غور کروں گا۔ شاید آئندہ ملاقات میں کوئی

تجویز پیش کر سکوں ؟

اس قسم کے آدمی کا غور بے نتیجہ نہیں ہوا کرتا۔ آئندہ جمعرات کو ملنے آیا تو بہت خوش معلوم ہوتا تھا۔ اس نے کہا: "میں نے سوچ سوچ کر ایک راستہ نکال لیا ہے"

مادام فاؤل :۔ "کیسا راستہ؟"

مارکوئس :۔ "راؤل کو بچانے کا راستہ"

اس نے اپنی بات کی تشریح کی اور کہا کہ خاوند کے دل میں شبہ پیدا کئے بغیر راؤل کو ملنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ وہ آپ کے گھر آکر آپ سے ملا کرے ؟

مادام :۔ یہ مشکل ہے ؟

مارکوئس :۔ مشکل ضرور ہے۔ لیکن بچے کی بھلائی اسی میں ہے ؟

مادام فاؤل نے اس شد و مد سے اس تجویز کی مخالفت کی کہ مارکوئس کی جگہ کمزور ارادے کا کوئی شخص ہوتا تو اس بات کا پیچھا چھوڑ دیتا۔ مگر مارکوئس نے اپنی بات پر اس قدر اصرار کیا کہ ایک ہفتہ بعد مادام فاؤل اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کا طریقہ سوچنے لگی۔ ایک دن اس نے مارکوئس سے کہا:

مادام :۔ "مگر کیسے؟ کس بہانے راؤل کو یہاں بلاؤں؟"

مارکوئس :۔ سینٹ ڈیمی میں آپ کی ایک بوڑھی رشتہ دار ہے۔ جس کی

دو لڑکیاں ہیں؟"

مادام :۔ ہاں۔ میری خالہ زاد بہن مادام ڈولیگورس وہاں رہتی ہے۔

مارکوئس :۔ "اس کی مالی حالت اچھی ہے؟"

مادام :۔ نہیں بہت غریب ہے۔

مارکوئس :۔ "ٹھیک ہے۔ اگر آپ خفیہ طور پر اسے اپنی امداد کا مہارانہ دیں تو اسے بھیک مانگنی پڑے۔"

مادام نے مارکوئس کے اس قدر باخبر ہونے پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا، "کیا یہ بھی آپ کو معلوم ہے؟"

مارکوئس :۔ "ہاں مجھے معلوم ہے۔ اس کے علاوہ مجھے اور بھی بہت کچھ معلوم ہے۔ مثلاً مجھے معلوم ہے کہ مسٹر فاول کو یہ بھی معلوم نہیں کہ آپ کا کوئی رشتہ دار موجود ہے یا نہیں۔ میری تجویز آپ کی سمجھ میں آگئی؟"

مادام اس کی تجویز تو سمجھ گئی تھی۔ مگر اسے رد کرنے کا طریقہ سوچ رہی تھی۔

مارکوئس :۔ میں نے یہ بھی سوچ لیا ہے کہ کل یا پرسوں آپ کو سینٹ ریمی سے اپنی خالہ زاد بہن کی طرف سے ایک خط موصول ہوگا۔ جس میں اس نے لکھا ہوگا۔ کہ میں اپنے بیٹے رائول کو پیرس بھیج رہی ہوں۔ اور آپ سے خواہش کی ہوگی کہ آپ اس کا خیال رکھیں آپ قدرتی طور پر یہ خط مسٹر فاول کو دکھا دیں گی۔ چند روز بعد جب رائول پہنچے گا۔ تو مسٹر فاول بڑے تپاک سے اسے خوش آمدید کہیں گے۔

مادام فادل :۔ (غصّے سے) میری خالہ زاد بہن نیک عورت ہے وہ ہرگز اس مکروہ سازش میں شریک خانہ ہوگی ۔

مارکوئس :۔ (شوخی سے مسکرا کر) "میں نے کب کہا ہے کہ میں آپ کی خالہ زاد بہن کو راز میں شریک کروں گا ۔ ایک قابلِ اعتماد عورت سے خط لکھوا کر کسی آدمی کو بھیجوں گا جو سینٹ ڈی کے ڈاک خانے میں خط ڈال دے گا ۔ اب بتلئے کیا مشکل باقی رہ گئی ؟"

مادام فادل :۔ "مگر یہ جرم ہے ۔ قابلِ تعزیر جرم ہے ۔"

کلیمان اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے خیشانہ جذبات پوری طرح اس کے چہرے پر نظر آ رہے تھے ۔ اس نے سنگدلانہ انداز میں کہا :۔ "معلوم ہوتا ہے تم ایک دوسرے کو سمجھ نہیں رہے ہے ۔ جرم تا تمام لینے سے پہلے آؤ ذرا ماضی پر نظر ڈال لیں ۔ تمہیں اس وقت یاد ہوگا جب جوانی میں تم نے عشق کیا ۔ اور پھر مصیبت میں عاشق کا ساتھ دینے سے بھی انکار کر دیا ۔ تمہارے دل میں اس وقت شبہات پیدا نہ ہوئے جب تم چھپ کر زچہ بنیں اور بچے کو ایسے چھوڑا کہ پھر کبھی یاد تک نہ کیا ۔ تم کروڑوں کی مارک تھیں لیکن یہ خیال کبھی نہ کیا کہ اس بے چارے کو پیٹ بھر روٹی بھی ملتی ہوگی یا نہیں ۔ مسٹر فادل سے شادی کرتے وقت تمہارے جذبات کہاں تھے ؟ کیا تم نے اس شریف آدمی کو کل حیثیت بتا دی تھی ؟ مادام پچھتانے کا وقت گزر گیا ہے ۔ باپ تم سے چھن گیا ۔ بیٹے کو تم بچا سکتی ہو ۔

اور اگر نہیں تو میں اپنے شرف کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ یہ وقار اور یہ عزت جو آپ نے دنیا میں بلا استحقاق پیدا کر لی ہے۔ میں خاک میں ملا دوں گا"۔

مادام چکنا چور ہو گئی۔ اس نے ہونٹوں کی حرکت سے کہا۔ "دو میں تعمیل کروں گی"۔

راؤل آٹھ دن بعد راؤل ڈیگورس بن گیا۔ نیکر کے گھر میں اس کی پذیرائی ہوئی اس نے مادام فارل اور مادلین کے درمیان بیٹھ کر کھانا تناول کیا۔

ستارھویں فصل

مادام فاؤل سنگدل مارکوئس ڈوکلیمران کے ارادوں کا مقابلہ کرنے کی حتے المقدور کوشش کر چکی تو مایوس ہو کر بیٹے سے مدد لینا چاہی۔

راؤل ماں کی بات سن رہا تھا تو یوں نظر آتا تھا جیسے غصے کے مارے بے قابو ہو رہا ہے۔ غضب ناک ہو کر بولا۔ "ابھی جاتا ہوں اور اس بدبخت کو جس نے میری ماں کو رلایا ہے معافی مانگنے پر مجبور کرتا ہوں"۔ چنانچہ وہ گیا۔ مگر افسردہ سر جھکائے غصے اور اپنی مجبوری کے احساس سے چہرہ پر گہنائی

ڈالے واپس آیا اور کہا: "آپ مجبور ہیں۔ اس کی بات مانے بغیر چارہ نہیں ہے"

اس بے چاری عورت نے دیکھا۔ کہ وہ اتھاہ گہرائی میں گری ہوئی ہے۔

مدت گزرنے پر اس نے گاسٹن سے جو ملاقات بہ رضا و رغبت کی تھی اس کے دور اس نتائج اتنی عادت کے بعد اب اسے سزا دے رہے تھے۔ اس ملاقات کے بعد وہ ہمیشہ واقعات کی بے رحم منطق سے لاحاصل مقابلہ کرتی رہی۔ ساری زندگی ماضی سے کشمکش کرنے میں گزار دی اور آخر "ماضی نے اسے پیس ڈالا"

رائل کو اپنے خاندان میں متعارف کرانے کی سزا بھی اسے مل رہی ہے۔ جینکر نے پہلی ملاقات میں خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہتے ہوئے اسے کہا:۔

"آدمی جوان اور دولت مند ہو تو پیرس کی یہی کی نسبت یقیناً بہتر جگہ ہے"

رائل پوری کوشش کر رہا تھا کہ اپنے آپ کو اس پر تپاک خیر مقدم کا اہل ثابت کرے۔ ایک ہفتے کے اندر مسٹر فاول کو اس نے اتنا متاثر کر لیا کہ وہ خاص لطف و عنایت سے پیش آنے لگا۔ لوسین اور ایبل سے بھی موافقت پیدا کر لی۔ پر اسپر برٹومی کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ پر اسپر برٹومی اپنا تمام وقت اسی خاندان میں گزارا کرتا تھا۔

رائل دولت مند سوسائٹی میں رہنے کی وجہ سے لہو و لعب میں مصروف

ہو گیا۔ روپیہ بے دریغ خرچ کرنے لگا۔ مسلسل روپیہ مانگتا رہتا تھا۔ ماں پہلے تو خوشی سے اس کے مطالبات پورے کرتی رہی۔ لیکن اسے بہت جلد معلوم ہو گیا کہ اس طرح بے حساب روپے دینے سے تباہ ہو جائے گی۔

مادام فاول کا دستور تھا کہ اپنی ضروریات اور گھر کے اخراجات کے لیے جتنا روپیہ چاہتی لے لیا کرتی تھی۔ اس کا ذوق واجبی تھا گھر کے انتظامات احتیاط سے کرتی تھی اس لیے مصارف کا اندازہ مناسب حد سے تجاوز نہیں کرتا تھا۔ اب یکایک بڑی بڑی رقمیں خرچ ہونے لگیں تو اس کا سبب بتانے کا موقع بھی آسکتا تھا کیونکہ ہو سکتا تھا کہ بلنکر کو گھر کے اخراجات میں غیر معمولی اضافے کا علم ہو جائے۔

راؤل نے تین ماہ کی کم مدت میں بہت بڑی رقم خرچ کی۔ مادام فاول نے اس کی فضول خرچی پر اعتراض کیا تو آبدیدہ ہو کر کہا: "میں بچہ ہوں۔ نادان غریب بچہ۔ مجھے یاد نہیں رہتا کہ میں دولت مند مادام فاول کا بیٹا نہیں بلکہ غریب ویلنٹین کا بیٹا ہوں۔"

لوسین اور ایبل سے اسے حسد تھا۔ اس نے کہا: "وہ دنیا میں سنہری دروازے سے آئے اس لیے خوش ہیں۔ اُن کے دوست بھی ہیں۔ دنیا میں عزت بھی ہے۔"

مادام فاول نے تنگ ہو کر کہا۔ "شریر بچے! تجھے کس چیز کی کمی ہے؟"

راؤل :۔ "بظاہر میرے لیے کسی چیز کی کمی نہیں۔ لیکن حقیقت میں ہر چیز کی کمی ہے۔ مجھے یہ حق حاصل نہیں کہ آپ میری بھی اسی طرح ناز برداری کریں جیسی ان کی کرتی ہیں۔ مجھے کسی آسائش کا حق نہیں۔ میرا تو نام بھی اپنا نہیں"۔

اور مادام بے چاری انتہائی کوشش کر رہی تھی کہ راؤل اس کے بیٹوں سے حسد نہ کرنے لگے۔

بہار کا موسم آیا۔ تو مادام نے راؤل سے کہا تم بھی ہمارے سینٹ جرمین والے دیہاتی مکان کے نزدیک اپنے رہنے کے لئے مکان لے لو۔ راؤل کو یہ بات پسند آئی۔ اس نے موضع سینٹ میں اپنے رہنے کے لیے ایک کوٹھی کرایہ پر لے لی۔

راؤل نے گھوڑ دوڑ میں دو ہزار فرانک ہار دیئے تھے۔ مسٹر فاؤل نے اسے کہا :۔ "روپے کی ضرورت ہو تو مجھ سے لے لینا"۔

اس ہفتے راؤل نے بینکر سے دس ہزار فرانک قرض لے لئے۔

کچھ عرصے سے کلیمران نے مادام فاؤل کے ہاں آمد و رفت کم کر دی تھی۔ مادام فاؤل نے راؤل کی فضول خرچی سے تنگ آکر کلیمران کو خط لکھ کر بلایا۔ اور کہا کہ راؤل کو فہمائش اور خرچ میں احتیاط سے کام لینے کی تاکید کرے۔

مادام کی شکایت سن کر مارکوئس راؤل پر بہت غصے ہوا۔ اور مادام

کے روپر وچپا اور بھتیجے میں سخت جھگڑا ہوا۔

مادام کو ان کے جھگڑے سے کچھ شبہ پیدا ہوا۔ ان کا غصہ صاف طور پر مصنوعی نظر آرہا تھا۔ غصے سے جھگڑ رہے تھے لیکن دونوں کی آنکھیں ہنس رہی تھیں۔ لیکن بے چاری کیا کر سکتی تھی ـــــ اعمال کی سزا روز بروز شدید ہوتی جا رہی تھی۔ اسے اس بات سے دلی صدمہ ہوا۔ کہ مارکوئس اپنے بھتیجے کی کمزوری اور ناتجربہ کاری سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔

وہ مارکوئس کے اس رویے کا مقصد معلوم کرنا چاہتی تھی۔ مارکوئس نے ایک روز ایک تجویز پیش کی جس سے مادام کو اس کے مقصد کا پتہ لگ گیا۔ اس نے راؤل کے طور طریقے پر اپنی رنجیدگی اور پھر فکرمندی کا اظہار کر کے کہا راؤل کو تباہی سے بچانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ جو یہ ہے کہ ماڈلین مجھ سے ـــــ مارکوئس ڈو کلیمران سے ـــــ شادی کر لے ـــــ"

مارکوئس کے اس غیر متوقع اعلان سے مادام کی رہی سہی امید بھی ختم ہو گئی۔ بے چاری سمجھے بیٹھی تھی کہ مجھے تو عمر بھر خوشی نصیب نہیں ہو سکتی لیکن میرے خاندان کی آسودگی کو کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔ اس نے غضبناک ہو کر مارکوئس سے کہا: "کیا آپ سمجھتے ہیں کہ میں اس قابل نفرت سازش میں آپ کی امداد کروں گی؟"

مارکوئس :۔ "مادام! کیا مارکوئز ڈوکلیمران بننا اس قدر بری بات ہے کہ اس کو ماڈلین کی انتہائی مصیبت سمجھا جائے؟"

مادام :۔ "جناب میری بھتیجی نے اپنے خاوند کا انتخاب کر لیا ہے۔ اسے مسٹر پراسپر برٹومی سے محبت ہے۔"

مارکوئس نے حقارت سے کاندھے ہلائے اور کہا "یہ لڑکیوں کی بے معنی باتیں ہیں۔ آپ چاہیں تو وہ پراسپر کو بھول جائے گی۔"

مادام! ہم بے کار وقت ضائع کر رہے ہیں۔ عقل مندی سے کام لیجئے اور میری بات مان جائیے۔"

مادام فاؤل :۔ (سختی سے) "نہیں۔ ہرگز نہیں۔"

مارکوئس نے مادام کے انکار کی مطلق پرواہ نہ کی۔ اور کہا "میں اس شادی کو بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ اس کے بغیر حالات کا سدھرنا ناممکن ہے۔ آپ جو رقم رائل کو دیتی ہیں اس سے اس کی فضول خرچیاں پوری نہیں ہوتیں آپ اس کے شاہانہ تقاضے کب تک یوں پورے کر سکیں گی؟ آخر ایک وقت آئے گا جب آپ کے پاس روپیہ نہ رہے گا۔ اور آپ اس خرچ کو خاوند سے نہ چھپا سکیں گی۔ اس وقت میں یہ کمی ماڈلین کے جہیز سے پوری کر سکوں گا۔"

مادام فاؤل :۔ "بربادی منظور ہے لیکن یہ بات مجھے منظور نہیں۔"

مارکوئس :۔ "لیکن مادام میں آپ کو اجازت نہیں دے سکتا کہ آپ ہم سب کو برباد کردیں ۔ راؤل کا مستقبل ہم سب کا مشترکہ مقصد ہے"

مادام فاول :۔ "اس بات پر اصرار نہ کیجئے ۔ اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا ۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے ۔ مسٹر فاول کو حقیقت سے آگاہ کردوں گی لیکن آپ کے شرمناک ظلم کے سامنے ہرگز نہ جھکوں گی ۔ فاول کو مجھ سے اتنی محبت ہے کہ مجھے یقین ہے وہ میری تقصیر معاف کردے گا"

کلیمران :۔ (ناک بھوں چڑھا کر) یہ آپ کا خیال ہے ۔ آپ سمجھتی ہیں بلند کردار مسٹر فاول آپ کی بیباکی اور دورنگی کو معاف کردے گا ؟ جب مسٹر فاول کو معلوم ہوگا کہ آپ کا مصنوعی بھتیجا جو اس کے دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھاتا ہے اور اس سے روپیہ قرض لیتا ہے ۔ حقیقت میں آپ کے پہلے معاشقے کا نتیجہ ہے تو آپ کیا سمجھتی ہیں وہ کیا کہے گا ؟ اچھی بات ہے ۔ جب آپ کا خاوند اور آپ کے بچے آپ سے بیزار ہوکر الگ ہو جائیں گے اور آپ کی ساری عزت اور نیک نامی خاک میں مل چکی ہوگی ۔ تو آپ اس بات سے اپنی تسلی کر لیا کیجئے گا ۔ پر اسپر لائق اور فائق خرانچی تو خوش ہے"

مادام فاول :۔ "وہ جو بھی ہو میں اپنے خاوند کو حقیقت سے مطلع کردوں گی"

مارکوئس :۔ (درشت آواز سے) آپ کو وہی کرنا ہوگا جو میں کہہ رہا ہوں ۔ آپ کی بھتیجی کے جہیز کی ہمیں سخت ضرورت ہے ۔ میں اس پر عاشق

ہوں۔ مادام میری بات کو سمجھنے کی کوشش کیجیئے۔ بھتیجی کی عشق بازی کے غم میں نہ پڑیئے۔ اپنے خاندان کی عزت کا خیال کیجیئے۔ میں تین دن بعد جواب لینے آؤں گا۔"

مارکوئس نے اپنا وار کر دیا۔ اس کے بعد مادام کو سوچنے کی مہلت دینی چاہی۔ اپنا لاپرواہانہ انداز اختیار کر کے احترام سے جھکا اور چلا گیا۔

مادام نے جو کچھ کہا تھا دل سے کہا تھا۔ اس نے خاوند کو حقیقت بتا دینے کا قطعی ارادہ کر لیا تھا۔

مارکوئس کے کمرے سے نکلنے کے بعد مادام فادل کے کانوں میں پاؤں کی آہٹ آئی۔ مڑ کر دیکھا کہ ماڈلین اس کے پاس آ رہی ہے۔ ماڈلین کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ بے جان مجسمے کی طرح نظر آتی تھی۔ اس نے آہستہ آواز میں کہا۔ "چچی جان! اس آدمی کی بات مان لینی چاہیئے۔"

ملاقات کے کمرے کے چاروں طرف تاش کھیلنے کا ایک ایک کمرہ تھا۔ ان کو پردے لٹکا کر باقی کمرے سے جدا کیا گیا تھا۔ مادام کو خبر نہ تھی کہ ان میں سے ایک میں ماڈلین موجود ہے۔ اس نے مادام اور مارکوئس کی ساری گفتگو سن لی تھی۔

مادام نے خوفزدہ ہو کر کہا۔ "کیا؟ تمہیں معلوم ہو چکا ہے؟"

ماڈلین:۔ "سب کچھ چچی!"

مادام فاؤل:۔ "تمہارا مطلب ہے تمہیں قربان کر دوں؟"

ماڈلین:۔ "میں آپ کے پیروں پر سر رکھ کر التجا کرتی ہوں۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو بچاؤں مجھے ڈوکلیمران سے سخت نفرت ہے۔ اور وہ ہمیشہ میری نظر میں ایسا ہی رہے گا۔ اس کے باوجود میں اس کی بیوی بنوں گی۔"

ماڈلین کے عظیم الشان ایثار سے مادام ششدر رہ گئی۔

مادام فاؤل:۔ "پر اس بیچارے کا کیا بنے گا جو تم پر جان دے رہا ہے؟"

ماڈلین:۔ (سسکی بھر کر) "میں اس سے کل ہمیشہ کے لیے جدا ہو جاؤں گی۔"

مادام فاؤل:۔ "ہرگز نہیں ——— میں برداشت نہیں کر سکتی کہ کہا جائے میں نے اپنی خطا چھپانے کے لیے تمہیں جہنم میں ڈال دیا۔"

ماڈلین:۔ "لیکن یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ کہا جائے کہ ماڈلین نے خاندان کی عزت بچانے کے قابل ہونے کے باوجود خاندان کی عزت برباد ہونے دی میری زندگی آپ نے اور چچا نے بنائی ہے۔ آپ کی آسودگی اور آرام کو خطرے میں دیکھ کر میں کس طرح الگ رہ سکتی ہوں۔ چچی جان! میں ضرور مارکویز ڈوکلیمران بنوں گی۔"

مادام فاؤل نے بھتیجی کو اس ایثار اور قربانی سے روکنے کی حتی المقدور کوشش کی لیکن ماڈلین کے اصرار سے آخر اس کی بات ماننے پر مائل ہو گئی۔ اس نے کہا:۔

"مگر اس آدمی کے ساتھ تمھاری زندگی کیسے گزرے گی؟"

ماڈلین:۔ (ایسے انداز سے گویا بالکل ہی مایوس نہیں ہے) وہ کہتا ہے اسے مجھ سے محبت ہے۔ اس لیے ممکن ہے میری زندگی بری نہ گزرے۔ کلیمران کو میری ضرورت نہیں میرے روپے کی ضرورت ہے۔ کاش میرے پاس کافی روپیہ ہوتا۔ لیکن مجھے ایک آئیڈیا سوجھا ہے کیا مسٹر ڈو کلیمران واقعی اپنے بھتیجے کی مدد کرنا چاہتا ہے؟ یعنی ممکن ہے کہ میرے جہیز پر قبضہ کرنے کے بعد وہ آپ سے اور راؤل سے بھی الگ ہو جائے"

مادام فاؤل نے حیرت سے بھتیجی کو دیکھا

مادام فاؤل:۔ "کہے جاؤ۔ مجھے اب کسی بات پر تعجب نہیں ہو سکتا"

ماڈلین:۔ (تھوڑی دیر ٹھہر کر) کاش مجھے معلوم ہو سکتا کہ مسٹر ڈو کلیمران اور راؤل مل کر تو یہ ڈراما نہیں کھیل رہے؟ دونوں ایک دوسرے کے صلاح مشورے سے تو نہیں اپنا پارٹ ادا نہیں کر رہے؟

مادام فاؤل:۔ نہیں۔ مارکوئس اپنے بھتیجے کے چال چلن سے واقعی آزردہ ہے۔ وہ دانستہ بری صلاح اسے نہیں دے گا۔ راؤل گھمنڈی اور فضول خرچ ہے۔ لیکن دل کا برا نہیں۔ جب میں راؤل کو نصیحت کرتی ہوں۔ اس وقت اسے دیکھو تو تمھاری ساری بدگمانی دور ہو جائے وہ آبدیدہ ہو کر اپنی اصلاح کا وعدہ کرتا ہے۔ تو واقعی اپنی اصلاح کرنی چاہتا ہے۔ بری صحبت اسے یہ وعدے پورا نہیں کرنے

"جی"

ماڈلین :۔ (دھیمی آواز سے) خدا کرے ایسا ہی ہو۔ اس صورت میں میری شادی بے فائدہ نہ ہوگی۔ ہم آج شام ہی مسٹر ٹوڈ کلیمران کو لکھ دیں گے"

مادام فاول :۔ "آج شام ہی کیوں ماڈلین؟ جلدی کی کوئی ضرورت نہیں"

ماڈلین :۔ (پورے عزم سے) چچی جان! اس صورتِ حال کو جتنی جلدی ممکن ہو ختم کر دینا چاہیئے۔ جس پریشانی کو آپ چھپانے کی کوشش کر رہی ہیں معلوم ہے اس نے آپ کا کیا حال بنا دیا ہے؟ آپ نے گزشتہ چار مہینے میں بھی کبھی آئینے میں اپنی شکل دیکھی ہے؟"

ماڈلین چچی کا ہاتھ پکڑ کر ایک آئینے کے سامنے لے گئی اور کہا:۔

"دیکھئے!"

مادام اب اپنی پرچھائیں رہ گئی تھی۔ اس چار مہینے نے اسے بوڑھا بنا دیا تھا۔ غم نے پیشانی پر اپنے نقش جما دیئے تھے۔

ماڈلین :۔ "اب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ کو خاطر جمعی کی کس قدر ضرورت ہے؟ یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ کہ چچا نے آپ میں تبدیلی نہیں دیکھی۔ مجھے شبہ تھا۔ آپ ضرور کوئی راز چھپائے ہوئے ہیں۔ لیکن میرا شبہ یہ تھا۔ کہ آپ چچا کی بجائے کسی دوسرے شخص سے محبت کر رہی ہیں"

مادام فاول کراہنے لگی۔ ماڈلین کو یہ شبہ ہو سکتا ہے تو دوسروں کو بھی ہو

سکتا ہے اس نے بے جان سی آواز میں کہا: "میں رسوا ہو چکی ہوں"۔

لڑکی بولی: "نہیں چچی۔ نہیں۔ اب ہم دونوں مل کر مقابلہ کریں گے"۔

مسٹر ڈوکلیمران کو شام کے وقت مادام فادل کا خط پہنچا۔ تو اس کی خوشی کی حد نہ رہی مادام نے لکھا تھا۔ کہ میں آپ کی ہر بات ماننے کو تیار ہوں البتہ کچھ مہلت کی ضرورت ہے۔

دوسرے دن ماڈلین نے پراسپر سے تنہائی میں باتیں کیں۔ اس بیچارے کو مجبور کر کے اس سے دو وعدے لے لئے۔ ایک تو یہ کہ وہ آئندہ اس سے کبھی نہ ملے گا۔ اور دوسرا یہ کہ تعلق کے ٹوٹ جانے کی ذمہ داری بھی اپنے اوپر لے لے گا اور ماڈلین پہ نہیں ڈالے گا۔

دل شکستہ پراسپر کے جاتے ہی مارکوئس ڈوکلیمران مادام کو بتانے آیا کہ جب آپ اور آپ کی بھتیجی مجھ سے وعدہ کر لیں گی تو میں جلدی سے کام نہ لینے کا وعدہ کر کے آپ کی مطلوبہ مہلت آپ کو دے دوں گا۔ اس نے کہا مجھے معلوم ہے کہ مسٹر فادل مجھے اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ لیکن عنقریب حساب میں ایک ایسی غلطی پیدا ہونے والی ہے۔ جس کا پتہ نہ چل سکے گا۔ اس سے مجبور ہو کر مسٹر فادل کو اس شادی پر رضامند ہونا پڑے گا۔

مادام فادل موسم آنے سے بہت پہلے اپنی دیہاتی قیام گاہ میں چلی گئی۔ راول بھی ویسینٹ میں چلا گیا۔ لیکن گاؤں جانے سے اس کی فضول خرچی پر کوئی اثر نہ پڑا

بلکہ اب تو وہ زمانہ سازی اور حیلہ بازی کی بھی چنداں ضرورت محسوس نہ کرتا تھا۔ والدہ کو اسی وقت ملنے آتا جب روپے کی ضرورت ہوتی۔ اور روپے کی اسے اکثر ضرورت ہوتی رہتی تھی۔ راڈول کے برعکس مارکوئس بالعموم دور ہی رہتا تھا۔

تین ہفتے بعد بنکر کے ہاں ایک بہت بڑی دعوت ہوئی۔ اس میں مارکوئس بھی مدعو تھا۔ کھانے کے بعد خشک میوہ کھاتے وقت مسٹر فاؤل نے یکایک کلیمران سے مخاطب ہو کر پوچھا: "اس نام کے آپ کے اور بھی رشتہ دار ہیں؟"

مارکوئس:۔ "نہیں جناب! اگر کوئی ہے تو میں اسے نہیں جانتا۔"

مسٹر فاؤل:۔ "ایک ہفتہ ہوا مجھے ایک اور مارکوئس ڈو کلیمران کا علم ہوا ہے۔"

مارکوئس کا رنگ اڑ گیا۔ بدحواس ہو کر بولا: "اوہ! آپ کو شبہ ہے کہ میں نے استحقاق کے بغیر مارکوئس کا خطاب اختیار کر رکھا ہے؟"

مسٹر فاؤل کو مارکوئس ڈو کلیمران کے خطاب سے چڑ تھی۔ انھیں اس کے چڑھنے سے لطف محسوس ہوا۔ اس نے کہا:۔

"جس کلیمران کا میں نے ذکر کیا اس کی حیثیت اس کے خطاب کے شایان شان ہے بہت دولت مند معلوم ہوتا ہے۔ میرے پاس اس کے نام چار لاکھ فرانک کی ہنڈی آئی ہے۔"

کلیمران اپنے چہرے پر حیرت انگیز طریقے سے قابو رکھنے کا عادی تھا۔ اس کے باوجود مادام فاول اور مادلین نے دیکھ لیا کہ وہ چونک اٹھا ہے۔ اور اس نے راڈل پر ایک مختصر سی نگاہ ڈالی ہے۔

مارکوئس ڈو کلیمران نے پوچھا۔ "یہ نیا مارکوئس تجارت پیشہ آدمی معلوم ہوتا ہے؟"

مسٹر فاول:۔ (متاسفانہ) مجھے معلوم نہیں۔ مجھے اس قدر معلوم ہے کہ بندرگاہ ہاور کی ایک جہاز ران کمپنی نے برازیل سے آیا ہوا مال بکنے کے بعد یہ روپیہ ارسال کیا ہے۔"

مارکوئس:۔ "اس کا مطلب ہے کہ وہ برازیل سے ابھی ابھی آیا ہے؟"

مسٹر فاول:۔ "مجھے معلوم نہیں۔ لیکن آپ اس کے نام کا پہلا حصہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو بتا سکتا ہوں۔"

بنیکر نے جیب سے چمڑے کا بٹوا نکالا اور اپنی نوٹ بک دیکھ کر کہا:۔

"ہاں۔ یہ رہا۔ اس کا نام گاسٹن ہے۔"

اس عرصے میں مارکوئس اپنی طبیعت پر قابو پا کر ہر قسم کے سوال کا جواب دینے کے قابل ہو گیا تھا۔ اس نے بے پراوہی سے کہا:۔ "گاسٹن! یہ صاحب میری والدہ کی ہمشیرہ کا بیٹا ہو سکتا ہے جو اپنے خاوند کے ساتھ ہاوانا میں رہتی تھی۔ غالباً فرانس واپس آکر اس نے والدہ کا نام اختیار کر لیا ہے۔ یہ نام اس

کے باپ کے نام کی نسبت زیادہ پرشوکت ہے۔ اس کے باپ کا نام شاید موٹی روٹ تھا یا بوٹی روٹ۔ اچھی طرح یاد نہیں ہے۔

مسٹر فاول :۔ وہ پیرس آنے ہی والا ہے۔ میں اسے کھانے پر مدعو کروں گا۔ اس دعوت میں آپ اسے مل سکیں گے۔ چار لاکھ فرانک کی ہنڈی جو اس کے نام آئی تھی اس میں سے اس نے ایک لاکھ فرانک وصول کر لیے ہیں۔ تین لاکھ فرانک ابھی میرے پاس جمع ہیں۔

مارکوئس :۔ "مجھے اس سے ملاقات کر کے خوشی ہوگی۔"

گاسٹن کے نام نے حیرت انگیز تاثیر دکھائی۔ راؤل گفتگو میں بالعموم تیز طبع تھا۔ گاسٹن کا نام سن کر ایسا بدحواس ہوا کہ زبان بند ہو گئی۔ اپنے چچا پر نظر جمائے ہوئے تھا۔ مادام فاول اور مادلین بھی گاسٹن کا نام سن کر الجھن میں پڑ گئی تھیں۔ اور ایک دوسرے کو پُر معنی نگاہ سے دیکھ رہی تھیں۔

مہمان کھانے کے بعد ملاقات کے کمرے میں چلے گئے۔ راؤل اور کلیران بہانہ کر کے پیچھے رہ گئے۔ اس قدر ڈرے ہوئے تھے کہ اپنی تشویش کو چھپانے کی کوشش بھی نہ کی۔

راؤل نے کہا :۔ "تجویز ناکام ہو گئی ہے۔ اب نکل جانا بہتر ہے۔"

لیکن کلیمران آسانی سے ہار ماننے والا آدمی نہ تھا۔ انتہا درجہ بے باک اور طامع آزما شخص تھا۔ آخری کوشش کے بعد ہی مایوس ہونے والا تھا۔ ناگہاں اس کی نظر

مسٹر فاول کی نوٹ بک پر پڑی۔ جو نعمت خانے پر پڑی تھی۔ خوشی سے اچھلا اور راؤل سے کہا۔ "تم دیکھتے رہو کوئی آنہ جائے۔ ابھی پتہ چل جائے گا کہ یہ دوسرا کلیمران ہے، کہاں ؟"

کلیمران نے نوٹ بک کے ورق جلدی جلدی الٹ کر وہ صفحہ نکالا جہاں یہ لکھا تھا۔

"گاسٹن۔ مارکوئس ڈو کلیمران۔ اولورون۔ باسنر پیرینیز"

راؤل :۔ اس سے ہمیں کیا فائدہ ہوگا۔ اور اس کے علاوہ ان دونوں عورتوں کو شبہ بھی ہو گیا ہے ؟

مارکوئس :۔ چلو۔ مہمانوں میں جاری شامل ہو جائیں۔ انھیں خواہ مخواہ کوئی شبہ ہو گا۔ ذرا اپنے آپ کو سنبھالو۔ تمہاری پریشانی سے راز کھل جائے گا۔ مطمئن اور خوش نظر آؤ۔"

مادلین نے دبے پاؤں آکر دیکھ لیا تھا کہ کلیمران بنیکر کی نوٹ بک پڑھ رہا ہے۔ وہ اس شخص کو پہلے ہی رذیل سمجھتی تھی۔ اس کی یہ حرکت دیکھ کر یقین ہو گیا کہ وہ جس شخص سے شادی کرنے والی ہے وہ بے حد ذلیل اور رذیل ہے ؟

کلیمران اور راؤل دو گھنٹے بعد ویسینٹ پہنچے۔ اس عرصے میں کلیمران نے اپنا آئندہ پروگرام ترتیب کر لیا تھا۔ سب سے پہلے اس بات کو معلوم کرنے کی ضرورت تھی۔ کہ آیا گاسٹن کو علم ہے کہ مسٹر فاول ویلنٹین کا خاوند ہے۔ اگر اسے معلوم ہے تو کھیل بگڑ گیا ہے۔ اور بھاگ جانے کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر معلوم نہیں

تو ابھی امکان باقی ہے۔ اس بات کو معلوم کرنے کا ایک ہی طریقہ تھا کہ گاسٹن سے مل کر پوچھا جائے۔ چنانچہ کلیمران اس کام کو سرانجام دینے کی غرض سے روانہ ہوگیا۔ راؤل کو ویسلینٹ میں چھوڑ گیا اور کہا کہ خطرے کی بات ہوئی تو تمہیں فوراً اس کی اطلاع دے دوں گا۔ اور ساتھ ہی تاکید کی: "میرے جانے کے بعد اپنے چال چلن کو بالکل بدل دو۔ سعادت مند بیٹے بن جاؤ۔ دل چاہے تو مجھے برا بھلا کہ لینا۔ لیکن کوئی حماقت نہ کر بیٹھنا۔ روپے کا مطالبہ ہرگز نہ کرنا"۔

اٹھارھویں فصل

گاسٹن ویلنٹین سے رخصت ہو کر مارسیلز پہنچا۔ یہاں اسے جہاز پر سوار ہونے میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ وفادار اور تجربہ کار مینٹول ساتھ نہ ہوتا تو کامیابی کا کوئی امکان نہ تھا۔ اس کے پاس صرف نو سو بیس فرانک تھے۔ گاسٹن مارگیو کے ایک فارم میں چھپا رہا۔ اور مینٹول نے تین دن کی جدوجہد سے ایک تین مستول والے جہاز کا پتہ لگایا۔ جس کے کپتان مسٹر مارتھ نے کہا۔ میں اس شرط پر پناہ دینے

کو خوشی سے تیار ہوں۔ کہ یہ شخص سفر کے دوران میں جہاز پر کام کرے۔

مینوئل نے گاسٹن سے کہا۔ "جہاز پر بہت مشقت کا کام کرنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ جہاز کا عملہ اور کپتان اجڈ اور اکھڑ لوگ ہیں۔"

گاسٹن:۔ جو بھی ہو۔ مجھے فرانس سے نکلنا ہے۔"

گاسٹن اس جہاز میں جس کا نام "ٹام جونز" تھا۔ امریکہ روانہ ہو گیا۔ دو ہی دن میں اسے معلوم ہو گیا۔ کہ جہاز کا عملہ بدترین قسم کے رہزنوں کا عجیب و غریب مجموعہ ہے۔ سارا دن سخت محنت سے کام کرنا پڑتا تھا۔ گزشتہ حالات کو یاد کرنے کے لیے ایک لمحہ کی فرصت نہ ملتی تھی اور تھکان سے چور رہنے کی وجہ سے رات نیند میں گزر جاتی تھی۔

تئیس سال چار مہینے وطن سے باہر گزارنے کے بعد بندرگاہ بورڈو میں جہاز سے اتر کر پھر سرزمین وطن پر قدم رکھا۔ امریکہ میں اس نے بہت دولت کمائی تھی دولت مند آدمی بن کر وطن واپس آیا۔

گاسٹن کو ہمیشہ سے کام کرنے کی عادت تھی۔ فرانس واپس آکر سوچا کہ بیکاری کی سستی اور کاہلی مجھے مار دے گی۔ اس لیے دریائے گیرو کے کنارے اولورون کے نزدیک دھاتیں ڈھالنے کا ایک کارخانہ خرید لیا۔ کارخانے کے قریبی پہاڑوں میں افراط سے لکڑی تھی جو کارخانے میں جلانے کے کام آسکتی تھی۔

یہاں پہنچے چند ہی ہفتے ہوئے تھے کہ ایک شخص اسے ملنے آیا۔ ملاقاتی

کارڈ پر لکھا تھا۔ "لوئس ڈوکلیمران"

گاسٹن :۔ (خوشی سے) واہ! واہ!! میرا عزیز بھائی! میرا عزیز بھائی!

گاسٹن دوڑتے ہوئے سیڑھی سے اتر کر ہال میں آیا۔ اور بھائی کو دیکھ کر فرط محبت سے اس سے لپٹ گیا۔ پھر کھینچتے ہوئے اسے ملاقات کے کمرے میں لایا۔

گاسٹن نے پوچھا۔ "میرا پتہ تمھیں کس طرح معلوم ہوا؟"

لوئس نے اٹھارہ گھنٹے ریل میں سفر کیا تھا۔ اس عرصے میں اس نے تمام سوالات کے جواب پہلے سے سوچ لیے تھے۔

"خدا کے فضل نے ہمیں ایک دوسرے سے ملایا ہے۔ تین دن ہوئے ایک نوجوان نے اتفاقاً مجھے بتایا کہ مارکوئس ڈوکلیمران سے اس کی ملاقات ہوئی ہے۔

مجھے یہ نام سن کر حیرت ہوئی کہ تمہارا نام کس مکار نے اختیار کر لیا ہے۔ اسے ڈھونڈنے کے لیے فوراً ریل میں سوار ہو گیا۔

لوئس :۔ "آہ! بھائی ہم تو یہی سمجھے بیٹھے تھے۔ کہ تمہارے انتقال کو تیس سال گزر گئے۔"

گاسٹن :۔ انتقال؟ ماڈموازل لاوریرای نے آپ کو میرے بچ جانے کی خبر نہیں پہنچائی تھی؟ اس نے تو مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ خود جا کر والا کو میرے بچ

جانے کی اطلاع دے دے گی۔"

لوئس :۔ افسوس! اس نے ہمیں کچھ نہیں بتایا۔

گاسٹن :۔ "کیا؟ وہ اس قدر سنگ دل ہے کہ تیئس سال آپ کو میرا ماتم کرتے دیکھتی رہی؟ میرے باپ کو میرے غم سے مرنے دیا؟ ....."

لوئس نے گاسٹن کی روانگی کے بعد کے تمام واقعات سنائے اور یہ بھی بتا دیا کہ میں نے قلعہ کلیمران بیچ دیا ہے۔ گاسٹن نے کہا:۔ "قلعہ ایک خاندانی یادگار تھی۔ میں ہوتا تو قلعہ فروخت نہ کرتا۔ خیر بزرگوں کی یاد پرانے پتھروں کی نسبت دل میں زیادہ اچھی طرح قائم رہتی ہے۔"

اس بات سے لوئس کا بہت بڑا خدشہ زائل ہو گیا۔ اسے معلوم ہو گیا کہ گاسٹن ابھی پراونس نہیں گیا۔ کلیمران نے دوسرے دن راؤل کو تار دیا:۔

"عقل مندی اور ہوشیاری سے کام لو۔ میری ہدایات پر کاربند رہو۔ سب خیریت ہے۔ حالات امید افزا ہیں۔"

گاسٹن صاف دل آدمی تھا۔ اس نے لوئس سے کھل کر باتیں کیں۔ کسی بات کو نہ چھپایا۔ لیکن لوئس جس بات کا پتہ لگانے آیا تھا وہ اسے ابھی تک معلوم نہ ہو سکی تھی۔ آخر اس نے فیصلہ کیا کہ جس طرح بن پڑے اس بات کا پتہ جلدی لگائے۔ کھانے کا وقت اس کام کے لیے بہت موزوں تھا۔ اس لئے کھانے کے دوران میں کہا:

"گاسٹن! ہم تمام امور کے متعلق باتیں کر چکے ہیں۔ لیکن اصلی بات پر ہماری گفتگو

نہیں ہوئی ؟"

گاسٹن :۔ "کون سی بات ہے وہ جس کے لیے اس قدر فکرمند ہو رہے ہو ؟"

لوئس :۔ "بہت فکر کی بات ہے۔ میں نے تمہیں زندہ نہ سمجھ کر والد کی ساری جایداد پر قبضہ کر لیا تھا ؟"

گاسٹن نے زور سے قہقہہ لگایا اور کہا :۔ "یہی ہے وہ ضروری بات ؟"

لوئس :۔ "یقیناً ! آدھی جایداد تمہارے حصے کی تھی ؟"

گاسٹن :۔ "مہربانی کر کے اس بات کا پھر مجھ سے ذکر نہ کرنا۔ والد کی خواہش تھی کہ ان کا ایک ہی وارث ہو۔ ہم ان کی یہ خواہش پوری کر رہے ہیں ؟"

لوئس :۔ "نہیں۔ میں یہ بات نہیں مان سکتا ؟"

گاسٹن نے بھائی کو رنجیدہ دیکھ کر کہا :۔ "تمہارے اصرار کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تم بہت دولت مند ہو یا مجھے بہت غریب سمجھ رہے ہو ؟"

یہ سوال تکلیف دہ تھا۔ اس کا جواب کھلے الفاظ میں دینا مشکل تھا۔ اس لیے لوئس نے رکتے ہوئے کہا :۔ "میں نہ دولت مند ہوں نہ غریب ہوں ؟"

گاسٹن :۔ "تم بالکل مفلس ہوتے تو مجھے خوشی ہوتی۔ کیونکہ میں تمہیں اپنی ساری جائداد میں شریک کر کے مسرت حاصل کرتا ؟"

کھانا کھا چکے تو گاسٹن نے کہا :۔ "آؤ چلیں۔ میرے ——— نہیں بلکہ ہمارے ——— کارخانے کو دیکھیں ؟"

لوئکس جس بات کو معلوم کرنا چاہتا تھا گاسٹن اس کے تذکرے سے پہلو تہی کر رہا تھا۔ اس سے لوئس کے دل میں شبہ پیدا ہوا۔

انھوں نے مکانات اور دھاتیں ڈھالنے کے کارخانے کو دیکھا۔ اس شاندار کاروبار کو دیکھ کر لوئس کے دل میں حسد کی آگ جو پچیس سال سے دبی پڑی تھی بھڑک اٹھی۔

گاسٹن کے دل میں اپنے نئے کارخانہ کا سرور ابھی کم نہ ہوا تھا۔ کارخانے کے متعلق بھائی کی رائے پوچھی۔ لوئس نے کہا: "دنیا کے سب سے زیادہ خوبصورت خطے میں تم نے ایسی دلکشا جگہ بنائی ہے کہ بے چارے پیرس میں رہنے والوں کے منہ میں پانی بھر آئے۔"

گاسٹن: "میری ہونے کی وجہ سے یہ جگہ تمہاری بھی ہے۔ پیرس کی دھند اور گرد و غبار سے پیچھا چھڑاؤ اور بیرن کے پرفضا آسمان کے نیچے آ رہو۔ ہمارے پاس اس قدر سرمایہ ہے کہ ہم مل کر معجزے کر دکھائیں گے۔ پسند ہے میری تجویز؟"

لوئس خاموش تھا۔

گاسٹن: "بولتے نہیں۔ کوئی اعتراض ہے؟"

لوئس: (رکتے ہوئے) "تمہیں تکلیف ہوگی۔"

گاسٹن: "مجھے تکلیف ہوگی؟ ہوش میں ہو؟ بتایا نہیں کہ میں دولت مند ہوں۔ ابھی تم نے میری ساری جائداد نہیں دیکھی۔ جو کچھ دیکھا ہے۔ وہ میری دولت کا

صرف چوتھائی حصّہ ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ میں نے اپنی ساری دولت اس خطرناک کام میں لگادی ہے۔؟ سنو تجارت میں جو روپیہ میں نے لگایا ہے۔ اس سے چوبیس ہزار فرانک سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ اپنی برازیل والی جایداد کو بھی بیچ رہا ہوں۔ کچھ حصّہ بک چکا ہے اس کے چار لاکھ فرانک وصول ہو گئے ہیں۔ جو اس وقت پیرس میں میرے بینکر کے پاس ہیں۔"

لوئس :۔ کون سے بینکر کے پاس ہیں؟ کوئی تمہارا دوست ہوگا؟

لوئس کو امید ہوئی کہ اب معلوم ہو جائے گا کہ ہم کس قدر خطرے میں ہیں۔

گاسٹن :۔ "نہیں — پیرس میں میرے بینکر نے اس کی تعریف کی تھی۔ فاڈل نام ہے۔ ریلوڈوپراونس میں رہتا ہے۔ جانتے ہو اسے؟"

لوئس کو اچھی طرح معلوم تھا کہ یہی نام سنے گا پھر بھی اس کا رنگ پہلے زرد اور پھر سُرخ ہو گیا۔ اس نے جواب دیا۔" ہاں مشہور آدمی ہے۔ میں نے نام سنا ہے۔"

گاسٹن :۔ تم اپنے کاروبار کو سمیٹنے پیرس جاؤ گے تو میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا اور ہم دونوں اکھٹے اس سے ملیں گے۔

لوئس :۔ "تم بھی پیرس چلو گے!"

لوئس گاسٹن کے پیرس جانے کے ارادے سے گھبرا گیا۔ گاسٹن کے پیرس جانے سے سارے منصوبے کا بگڑ جانا یقینی تھا۔

گاسٹن :۔ مجھے پیرس سے نفرت ہے۔ لیکن خیال ہے ماڈموازل ڈولا در بیرائی

پیرس میں رہتی ہے۔ میں اسے ایک دفعہ ملنا چاہتا ہوں۔ اس کی وجہ بھی تمہیں بتا دوں۔
میں نے والدہ کے زیورات اس کے سپرد کئے تھے۔"

لوئس :۔" اور اب بیس سال بعد انھیں واپس لینا چاہتے ہو؟"

گاسٹن :۔" ہاں بھی کر سکتا ہوں اور نہیں بھی۔ یہ تو ملاقات کا بہانہ ہے۔ اصل میں
اس سے اس لئے ملنا چاہتا ہوں کہ مجھے اس سے محبت تھی۔"

لوئس :۔" لیکن اس کا پتہ کہاں سے معلوم کرو گے؟"

گاسٹن :۔" یہ معمولی بات ہے۔ گاؤں کے کسی آدمی کو لکھ کر معلوم کر لوں گا۔ کل ہی
بیوکیئر خط لکھ دوں گا۔"

لوئس نے اس کے بعد کچھ نہ کہا۔ اسے اس قسم کی صورت حال پیدا ہونے
کی توقع نہ تھی۔ نئی صورت حالات سے پیدا ہونے والے نتائج کا اندازہ کئے بغیر
وہ اس بارہ میں زیادہ باتیں کرنا نہیں چاہتا تھا۔

لوئس سوچ رہا تھا کہ حالات بگڑتے نظر آ رہے ہیں۔ اب یہی بہتر ہے کہ
گاسٹن سے بڑی سے بڑی رقم قرض لے کر غائب ہو جاؤں۔ پھر وہ کوئی ایسی ترکیب
سوچنے لگا جس سے گاسٹن اور ویلنٹین کی ملاقات روکی جا سکے۔ بظاہر انسانی طاقت
سے ان کی ملاقات کا روکنا ممکن معلوم نہ ہوتا تھا۔ لوئس کو ہر طرف خطرہ نظر آ رہا تھا۔
مادام فادل سے خطرہ۔ اس کی بھتیجی سے خطرہ۔ بینکر سے خطرہ۔ گاسٹن سے خطرہ۔
کیونکہ اسے یقین تھا کہ اصل حقیقت سے آگاہ ہو جانے کے بعد گاسٹن انتقام ضرور

لے گا۔ اور تو اور ناکامی کی صورت میں راؤل بھی جو اس وقت اس کا ساتھی ہے دشمن بن جائے گا۔"

لوکس نے دل میں فیصلہ کیا کہ فی الحال ان کی ملاقات میں تاخیر پیدا کرنے کے سوا میں اور کچھ نہیں کر سکتا۔ جو موقعہ ہاتھ آئے گا اس سے استفادہ کر کے ان کی ملاقات میں تاخیر پیدا کروں گا۔

دوسرے دن گاسٹن نے اسے بتایا کہ میں نے لافورکیڈ کے نام بیوکیر خط لکھ دیا ہے کہ ویلنٹین کے خاوند کا نام معلوم کر کے مجھے اطلاع دے۔

لوئس:۔ "تو تم ویلنٹین سے ضرور ملنا چاہتے ہو، تم نے یہ بھی سوچا۔ کہ وہ دوسرے آدمی کی بیوی بن چکی ہے۔ ممکن ہے ملنے سے انکار کر دے۔ اور اگر ملاقات ہو جائے تو تمہاری ملاقات سے اس کی زندگی پریشان ہو جائے۔ پچھلے واقعات کی یاد سے اسے دکھ ہو گا۔"

گاسٹن:۔ "سب جانتا ہوں۔ یہ میری حماقت ہے۔ لیکن یہ حماقت مجھے بہت عزیز ہے۔"

گاسٹن کی بات کے انداز سے لوئس کو یقین ہو گیا۔ کہ وہ اپنے ارادے سے باز نہیں آنے کا۔ چنانچہ لوئس دو کام بڑی باقاعدگی سے کرنے لگا۔ پوسٹ مین سے ضرور ملتا۔ اور بھائی کے سامنے پڑی ہوئی ڈاک ضرور دیکھ لیتا۔

اگلی اتوار کے دن گاسٹن کے نام ایک لفافہ آیا جس پر بیوکیر کے ڈاک خانے

کی مہر لگی ہوئی تھی۔ لوئس نے اس لفافے کو جلدی سے جیب میں ڈال لیا۔ اور تنہائی میں کھول کر پڑھا۔ یہ وہی خط تھا جس کا اسے انتظار تھا۔ خط میں گاسٹن کی مطلوبہ اطلاع موجود تھی۔ یہ بھی لکھا تھا۔ کہ مسٹر فاول سے مرسل کی ذاتی طور پر واقفیت نہیں۔ عنقریب مرسل پیرس جانے والا ہے۔ وہاں مسٹر فاول سے ملے گا اور گاسٹن کا ذکر بھی کرے گا۔

خط پڑھ کر لوئس لرز اٹھا۔ وہ بہت بڑے خطرے سے بچ گیا تھا۔ لیکن خط کو بیچ میں سے اٹھا لینے سے اسے زیادہ سے زیادہ بارہ روز کی مہلت مل سکتی تھی۔ ظاہر تھا کہ ہفتہ عشرہ انتظار کرنے کے بعد گاسٹن دوسرا خط لکھے گا۔ اور لافورکیڈ اپنا جواب نہ پہنچنے پر حیران ہو کر اس کا جواب لکھ دے گا۔

لوئس نے اب ارادہ کر لیا کہ بھائی سے اچھی خاصی رقم قرض لے کر امریکہ بھاگ جائے۔ اور راؤل کو اس کی قسمت پر چھوڑ دے۔ اسے اپنی زندگی کی سب سے بڑی سکیم کے ناکام ہو جانے کا سخت افسوس تھا ـــــ مگر مقدر سے لڑا نہیں جا سکتا۔

اگلے دن گاسٹن اور لوئس باغ میں بازو ڈالے سیر کر رہے تھے۔ لوئس ایک کہانی سنا رہا تھا جس کا انجام یہ ہونا تھا کہ مجھے دو لاکھ فرانک کی سخت ضرورت ہے۔ ان کے سامنے سے ایک شخص مزدور کے لباس میں گزرا۔ مزدور نے انھیں سلام کیا۔ یہ راؤل تھا۔

راؤل کو دیکھ کر لوئس بہت گھبرایا۔ اس قدر کہ کانپ اٹھا۔ گاسٹن نے

پوچھا "کیا بات ہے؟" لوئس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ٹھوکر لگنے سے پاؤں دکھ گیا تھا۔ اب وہ بھائی سے بلا ارادہ باتیں کر رہا تھا۔

راؤل اولورون کیوں آیا ہے؟ کیا پیرس میں کوئی غیر متوقع واقعہ ہو گیا ہے جب سے لوئس یہاں آیا تھا۔ قریباً ہر روز راؤل کو خط لکھتا رہا تھا۔ لیکن راؤل کی طرف سے اس کے ایک خط کا جواب بھی نہ پہنچا تھا۔

شام کے بعد گاسٹن جلدی ہی سونے کو چلا گیا۔ لوئس مرگار سلگا کر باہر نکل آیا۔ سو قدم گیا ہوگا۔ کہ راؤل ایک جھاڑی سے نکل کر سامنے آ کھڑا ہوا۔ لوئس نے پوچھا۔ "یہاں کیوں آئے ہو؟ کیا ہم خطرے میں ہیں؟"

راؤل:۔ "نہیں سب ٹھیک ٹھاک ہے۔"

لوئس:۔ "تو پھر یہاں کیا کر رہے ہو؟ تمہیں معلوم نہیں کہ اپنی جگہ چھوڑ کر تم نے سارے منصوبے کو خطرہ میں ڈال دیا ہے؟"

راؤل:۔ "میں اپنے یہاں آنے کی وجہ تمہیں بتائے دیتا ہوں۔ تمہارے نام خطوط مجھے مل گئے تھے۔ میں نے ان کو بار بار پڑھا۔ میں جانتا ہوں کہ لکھنے میں تمہیں احتیاط برتنے کی ضرورت تھی۔ لیکن تمہارے خطوط اس قدر مبہم تھے کہ میں کچھ سمجھ نہ سکا ایک بات تمام خطوں سے واضح طور پر معلوم ہوتی تھی۔ کہ ہم سخت خطرے میں ہیں۔ میں یہ خطرہ پیش آنے سے پہلے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ خطرہ ہے کیا؟"

لوئس :۔" لیکن میں نے یہ بھی تو لکھا تھا کہ تم مطمئن رہو؟"

راؤل :۔" لیکن پیارے چچا! تمہیں مجھ پر اعتبار و اعتماد کرنا چاہیئے"

کلیمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اپنا غصہ چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔

راؤل :۔(اپنی بات جاری رکھتے ہوئے) میرے یہاں آنے کی وجہ یہ ہے کہ میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں۔ رہا اعتماد کا سوال تو جس قدر اعتماد مجھے تم پر کرنا چاہیئے کر رہا ہوں میں خوب سمجھتا ہوں کہ مجھے تباہ کرنے میں تمہارا فائدہ ہو تو تم مجھے تباہ کرنے سے ہرگز دریغ نہ کرو گے"

راؤل کی بات لوئس کی سمجھ میں آگئی۔ بھائی کے پاس آنے کے بعد جو کچھ یہاں ہوا تھا مختصراً صاف صاف راؤل کو بتا دیا۔ البتہ بھائی کی دولت کو اصل سے بہت کم کر کے بتایا۔

لوئس اپنی بات ختم کر چکا تو راؤل نے کہا :۔" کوئی شبہ نہیں کہ ہم مشکل میں پھنس گئے ہیں۔ کیا تمہارے خیال میں ہم اس مشکل سے نکل سکیں گے؟"

لوئس :۔" ہاں۔ بشرطیکہ تم دغا نہ دو"

راؤل :۔" میں نے آج تک کسی کو دغا نہیں دیا۔ دغا میری سرشت میں نہیں ہے۔ لیکن اب تم کرنا کیا چاہتے ہو؟"

لوئس :۔" ابھی معلوم نہیں۔ لیکن میں کوئی راستہ نکال لوں گا۔ جب تک میں یہاں گاسٹن کی نگرانی کر رہا ہوں تم بے کھٹکے پیرس میں رہ سکتے ہو"

راؤل :۔ "تمہیں پورا یقین ہے کہ خطرہ کوئی نہیں ؟"

لوئس :۔ "ہاں۔ مجھے اس کا پورا یقین ہے کہ مادام فاؤل ہمارے خلاف آواز اٹھانے کی کبھی جرأت نہیں کر سکتی ۔"

دونوں ساتھی آدھی رات تک صلاح مشورے میں مصروف رہے۔ اور آئندہ شام پھر ملاقات کرنے کا وعدہ کر کے جدا ہو گئے۔ لوئس نے راؤل سے کہا:۔ "کل شام تک میں کوئی منصوبہ بنالوں گا۔ تم یہ بات نہ بھولنا کہ اس جگہ تمہیں بہت احتیاط کرنے کی ضرورت ہے ۔"

راؤل :۔ "میرے لباس سے تمہیں سمجھ لینا چاہیئے تھا۔ کہ میں یہاں اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ رہا پیرس تو میں ایسا انتظام کر کے آیا ہوں۔ کہ ویسینٹ میں میری عدم موجودگی کو ثابت کرنا ممکن نہیں ہے۔ احتیاطاً میں نے سفر بھی تھرڈ کلاس میں کیا ہے۔ اچھا اب خدا حافظ۔ مجھے اپنی سرائے میں ضرور پہنچ جانا چاہیئے ۔"

لوئس کو رات بھر نیند نہ آئی۔ اگلے دن اس طرح محویت کے عالم میں غرق تھا کہ بھائی نے فکرمند ہو کر کئی دفعہ اس کی وجہ پوچھی بڑی مشکل سے شام ہوئی۔ تو وہ راؤل سے ملنے گیا۔ راؤل گزشتہ رات والی جگہ پہلے سے موجود تھا ۔

راؤل نے پوچھا۔ "کہو۔ کوئی فیصلہ کر سکے ؟"

لوئس :۔ "ہاں۔ دو تجویزیں ذہن میں آئی ہیں۔ پہلی تجویز تمہارے منظور کرنے پر منحصر ہے۔ اس کام سے بالکل دستبردار ہو جانے کے متعلق تمہاری کیا رائے

ہے؛ اگر تمھیں معقول رقم دے دوں تو فرانس سے چلے جاؤ گے اور نظروں سے غائب ہو جاؤ گے؟"

راؤل :۔ "وہ کس قدر رقم؟"

لوئس :۔ "میں تمہیں ڈیڑھ لاکھ فرانک دے سکتا ہوں۔"

راؤل :۔ "میرے بہت ہی عزیز چچا جان! افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ تم مجھے سمجھتے نہیں۔ تم میرے ساتھ حیلے اور فریب سے معاملہ کر رہے ہو۔ یہ بات نہ انصاف کی ہے اور نہ عقل مندی کی۔ انصاف کی اس لئے نہیں۔ کہ تم وعدہ شکنی کر رہے ہو۔ اور عقل مندی کی اس لیے نہیں کہ میں تم سے کمزور نہیں ہوں۔ تم جس طریقے سے ڈیڑھ لاکھ فرانک دینے کی پیشکش کر رہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم خود اپنے لیے کم سے کم دس لاکھ فرانک حاصل کرو گے۔"

لوئس نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا، "بے معنی بات کر رہے ہو۔"

راؤل :۔ "نہیں۔ میں ماضی سے مستقبل کا اندازہ لگا رہا ہوں۔"

لوئس :۔ (بڑبڑاتے ہوئے) "ناشکرے پاجی!"

راؤل :۔ "ثابت کر دوں کہ تم مجھے دھوکا دے رہے ہو؟"

لوئس :۔ "کر دو اگر کر سکتے ہو۔"

راؤل :۔ "تو سنو۔ تم نے مجھے بتایا تھا کہ تمہارا بھائی بہت دولت مند ہے۔ بتایا تھا یا نہیں؛ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ گاسٹن کی آمدنی کم سے کم ساٹھ لاکھ فرانک

ہے۔ اس جگہ کی جایداد کی مالیت تین لاکھ فرانک ہے مسٹر فاڈل کے پاس اس کے تین لاکھ فرانک جمع ہیں۔ یہ ہوئے سات لاکھ فرانک اس کے علاوہ اس نے مزید جائداد خریدنے کی فرمائش کر رکھی ہے۔ اب تو مان سکتے ہو کہ میں یہاں آکر بیکار نہیں رہا۔"

لوئس نے کوئی جواب نہ دیا۔

راؤل :۔ "تمہارے ہاتھ میں دنیا کی لاثانی سکیم تھی۔ اور صاف نظر آرہا ہے کہ یہ لاثانی سکیم تمہاری بے تدبیری کی وجہ سے ناکام ہوئی ہے۔"

لوئس :۔ "واقعات کو اپنی مرضی کے مطابق بنانا ممکن نہیں۔"

راؤل :۔ "کیوں ممکن نہیں بیوقوف انھیں حوالۂ تقدیر کر دیتے ہیں اور دانا انھیں ضرورت کے مطابق بنانے کی تیاری کرتے ہیں۔ لندن میں جب تم مجھے ملے تھے۔ تو ہمارے درمیان طے یہ پایا تھا کہ میری پیاری ماں سے امداد کی درخواست کی جائے گی۔ اور اس نے بات آسانی سے مان لی تو اس سے نرمی کا برتاؤ کیا جائے گا۔ لیکن تم نے سونے کے انڈے دینے والی مرغی کو ہلاک کرنے کی طرح اس بے چاری کو یہاں تک تنگ کیا کہ وہ پاگل ہو گئی ہے۔"

لوئس :۔ "عقل مندی کا تقاضا یہی تھا کہ کام جلدی نپٹا دیا جائے۔"

راؤل :۔ "ہاں ـــ تم نے مادلین سے شادی کرنے کا ارادہ بھی شاید اسی لئے کیا تھا۔ اس کا نتیجہ لازمی طور پر یہ ہوا۔ کہ مادلین کو بھی راز میں شریک کرنا پڑا۔ اور وہ

ہمارے خلاف اس قدر غصے سے بھری ہوئی ہے۔ کہ مسٹر فاول کو سب کچھ بتا دینا یا یولیس کو اطلاع دے دینا اس سے بعید نہیں۔ تمہارا یہ دعوے کہ تم اس پہ عاشق ہو کسی کام نہیں آسکتا۔ اور پھر تم نے حالات سے پوری واقفیت حاصل کئے بغیر کام شروع کر دیا۔ تم نے مجھے بتایا تھا۔ کہ میرا باپ فوت ہو چکا ہے۔ حالانکہ وہ زندہ ہے۔ اور صحیح و سلامت یہاں پہنچ گیا ہے۔ جس ترتیب سے یہ کام ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے میں اس سے مل نہیں سکتا۔ وہ دولت مند ہے۔ مجھے بھی دولت مند بنا دیتا۔ لیکن اب اس سے ایک پائی بھی وصول نہ ہوگی۔ وہ ویلنٹین کی جستجو میں ہے۔ ان کی ملاقات ہوتے ہی سارا کھیل بگڑ جائے گا۔"

لوئس نے درشتی سے ہاتھ کی حرکت سے اسے ٹوک کر کہا۔ "بس کافی ہے۔ میں نے ایک تجویز سوچ لی ہے جس سے سب حالات درست ہو جائیں گے۔"

راؤل :۔ "کیا ہے وہ تجویز؟"

لوئس :۔ "یہ میرا رانہ ہے۔"

دونوں کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر دونوں بیک وقت کانپ اٹھے دونوں نے ایک دوسرے کے خیال کو سمجھ لیا تھا۔ لوئس بولا :۔ "تو ڈیڑھ لاکھ فرانک لے کر تمہیں غائب ہو جانا منظور نہیں ہے؟"

راؤل :۔ "نہیں۔ میں بہت زیادہ روپیہ حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ کامیابی یا موت۔ ہر حالت میں تمہارا ساتھ دوں گا۔"

لوئس : "تو حرف بحرف میرے کہے پر چلو گے ؟"

راؤل :۔ "آنکھیں بند کر کے ۔"

راؤل سمجھ گیا تھا کہ اس کا ساتھی اب کیا کرنا چاہتا ہے ۔ اسے اور ٹوہ لگانے کی ضرورت نہ تھی ۔

لوئس نے کہا : "اب تمہارا پہلا کام یہ ہے کہ فوراً پیرس واپس چلے جاؤ اور پہلے کی نسبت زیادہ محبت اور احترام کا سلوک کرو ۔ اپنے گزشتہ چلن کا سارا الزام میرے اوپر ڈال دو ۔ مادام فاؤل اور ماڈلین کے سامنے جس قدر بھی ہو سکے مجھے بُرا کہو ۔ اس سے مجھے بہت مدد ملے گی ۔ ہمیں ظاہر کرنا چاہیئے کہ ہم ایک دوسرے سے لڑ پڑے ہیں ۔ اور پیرس میں اگر کبھی ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو صرف مجبوری کی وجہ سے ملتے ہیں ۔"

راؤل :۔ (تعجب سے) "تم ماڈلین پر عاشق ہو اور اس طریقے سے اسے اپنے اوپر مائل کرنا چاہتے ہو ؟ میں یہ بات نہیں سمجھ سکا ۔"

لوئس :۔ "تم نے اس آدمی کی کہانی سنی ہے ۔ جس نے گھر کو آگ اس لئے لگا دی تھی کہ محبوبہ کو بغل میں لینے کا بہانہ مل جائے ؟"

راؤل :۔ "ہاں ۔"

لوئس :۔ "میں مناسب وقت آنے پر مادام فاؤل کے گھر کو آگ لگا دوں گا ۔ اور اخلاقی طور پر ماڈلین کو اس آگ سے بچا لوں گا ۔ میرے خلاف اب وہ جس قدر نفرت

اور غصّے کا اظہار کریں گی۔ اس قدر میرا یہ اقدام ان کی نظر میں قدر و قیمت پیدا کرے گا۔ انتظار کرتے رہنے سے کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ ناگہاں تبدیلی مجھے ان کی نظر میں فرشتہ بنا دے گی۔"

راؤل :۔ "تجویز بُری نہیں۔"

لوئس :۔ "اب تم میری تجویز کو سمجھ گئے ہو۔ پیرس میں کوئی بات ہو تو مجھے اطلاع کر دینا۔ میں تمہیں خط لکھ دوں گا۔ ہاں، خزانچی پر خاص طور سے نظر رکھنا۔"

راؤل :۔ "پراسپر پر؟ اس سے کوئی خدشہ نہیں۔ پراسپر میرا بہترین دوست ہے۔"

یہ ایک دوسرے کے جانی دشمن دوستوں کی طرح ہاتھ ملا کر جدا ہوئے۔

راؤل کو یاد تھا۔ کہ چچا نے اسے دھوکا دیا ہے۔ اور لوئس بھتیجے کے رویّے سے کانپ رہا تھا۔ اسے بھتیجے کی ملامت کا صدمہ نہیں ہوا تھا۔ اسے اس بات پر غصہ آ رہا تھا کہ ایک لونڈے کے ہاتھوں شکست کھانا پڑی۔ وہ اپنے نوجوان ساتھی سے سخت ڈر رہا تھا۔ اس لیے اسے خوش رکھنا چاہتا تھا۔ اپنے وعدے کے مطابق اسے برابر خط لکھتا رہتا تھا اور خوب لمبے خط لکھتا تھا۔ اس نے دل میں سوچا ایک وقت آئے گا۔ جب مجھے راؤل کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس وقت اس کا تباہ کر دینا چنداں مشکل نہ ہو گا۔

گاسٹن اپنے نئے نئے کام میں منہمک ہونے کی وجہ سے بھول گیا تھا کہ اس نے بیوکیر خط بھیجا تھا۔ راؤل کے جانے کے پانچ دن بعد وہ یکایک بیمار ہو گیا۔ دراں سر

کا حملہ ہوا۔ اس نے بھائی سے کہا: "گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ مجھے ریلوے میں دوران سفر کے دورے اکثر پڑا کرتے تھے۔ چند گھنٹے آرام کی نیند سویا تو ٹھیک ہو جاؤں گا۔ کھانے کے وقت مجھے جگا دینا"۔

لیکن کھانے کا وقت آیا تو اس کی حالت اور زیادہ خراب ہو گئی۔ سر میں شدید قسم کا درد شروع ہو گیا۔ کنپٹیوں کی رگیں زور زور سے پھڑکنے لگیں۔ گلے میں تشنج اور خشکی محسوس ہونے لگی۔ زبان پر قابو نہ رہا۔ کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کچھ نکلتا تھا۔ قوت گویائی کا زائل ہو جانا مرض کی ایک علامت ہے ـــــ پھر جبڑے کے تمام پٹھے بالکل اکڑ گئے تھے۔ بڑی مشکل سے منہ کھلتا تھا۔

لوئس نے ڈاکٹر بلانا چاہا لیکن بھائی نے اجازت نہ دی۔ اس نے کہا:۔

"ڈاکٹر دوائیاں پلا کر مجھے زیادہ بیمار کر دے گا۔ میں خود اس بیماری کا علاج جانتا ہوں"۔

اس نے اپنے ہسپانوی ملازم مانیول کو جو دس سال سے اس کی ملازمت میں تھا لیمو کا شربت بنانے کو کہا۔

اگلی صبح گاسٹن کی حالت بہتر نظر آتی تھی۔ اٹھ کر چلنے پھرنے لگا۔ پیٹ بھر کر ناشتہ کیا۔ لیکن شام کو اسی وقت پھر دورہ پڑا۔ اس بار دورہ پہلے کی نسبت زیادہ شدید تھا۔ لوئس نے بھائی سے پوچھے بغیر ڈاکٹر بلا لیا۔ ڈاکٹر نے دوائی دی اور کہا۔

"خطرے کی کوئی بات نہیں"۔

Taj Tahir Foundation

رات کو بیماری میں یک لخت نئی علامات پیدا ہو گئیں۔ اب وہ پہلی علامات نہ تھیں اور مریض سخت بے چین تھا۔ مسلسل کروٹیں بدل رہا تھا۔ کسی پہلو آرام نہ آتا تھا۔ اگلی صبح ڈاکٹر پھر آیا۔ وہ بیماری کی تبدیلی کو دیکھ کر حیران ہوا اور گھبرا گیا مانیول سے پوچھا تم نے کہیں افیون کی مقدار میرے بتائے ہوئے اندازے سے زیادہ تو نہیں دے دی؟ نوکر نے بتایا کہ نہیں۔ ڈاکٹر نے دوائی بدل دی اور کہہ گیا کہ کل صبح پھر آؤں گا۔

گاسٹن سمجھ گیا کہ میری بیماری خطرناک ہے۔ اس نے اپنے ایک وکیل دوست کو بلایا اور وصیت نامہ تیار کرنے کہا۔ گاسٹن اپنی ساری جائداد بھائی کے نام چھوڑنا چاہتا تھا۔

وکیل نے گاسٹن کو مشورہ دیا کہ اگر تم اس قسم کی ایک تحریر پر دستخط کر دو کہ تم نے اپنے بھائی سے نصف جائداد کی قیمت وصول کر کے اسے اپنی تمام جائداد میں مساوی حیثیت سے شریک کر لیا ہے۔ تو تمہارے فوت ہو جانے کی صورت میں لوئس کو جائداد پر قبضے کرتے وقت صرف باقی جائداد یعنی نصف جایداد پر جو تمہارا ترکہ تصور کی جائے گی سرکاری محصول ادا کرنا پڑے گا۔ اور وہ نصف جائداد کے محصول سے بچ جائے گا جو اس کے اپنے نام ہو گی۔

گاسٹن کو یہ تجویز پسند آئی۔ اسے یہ تجویز اس لیے بھی پسند آئی کہ صحت یاب ہو جانے کی صورت میں لوئس کے احساسات کو صدمہ پہنچائے بغیر اسے اپنی

جائداد میں حصّہ دار بنا سکے گا۔

وصیت نامہ تیار ہو گیا۔ اس پر لوئس کے دستخط ہونے بھی ضروری تھے۔ لوئس نے اس پر دستخط کرنے سے بڑی شدت سے انکار کیا۔ اور ایسے طریقے سے جو انمردانہ مقاومت کی کہ اس کے شرافت مندانہ کردار اور بے نفسی کا پورا پورا مظاہرہ ہو گیا۔ آخر ڈاکٹر نے اسے ترغیب دلائی تو راضی ہو کر دستخط کر دئے۔

لوئس آنکھ جھپکنے میں علاوہ اور بہت سے فائدوں کے ۲۵ ہزار فرانک کی جائز اور قانونی آمدنی کا مالک بن گیا۔ تو اس کے دل میں عجیب و غریب خیالات پیدا ہوئے۔ اس کے خواب و خیال میں بھی نہ گزرا تھا۔ کہ وہ اس قدر دولت مند بن سکتا ہے۔ لیکن اس دولت سے امن و عافیت سے برخوردار ہو سکنے کے امکانات بہت دھندلے تھے۔ بخت بیدار ہوا لیکن دیر سے۔ اس کے بڑے اعمال کی سزا اس سے اور زیادہ سخت نہیں ہو سکتی تھی۔

شقی القلب لوئس اس نعمت غیر مترقبہ کے حاصل ہونے پر شکر گزار نہ ہوا۔ اس کے برعکس اس کے دل میں تاسف اور غصہ پیدا۔ کہ یہ دولت مجھے پہلے کیوں نہ ملی۔ چاہیئے تھا کہ اس صورت حال کو اپنے اعمالِ بد کی سزا سمجھتا لیکن اپنی اس بدبختی کے لیے بے چارے گاسٹن کو ذمہ دار قرار دیا۔

ہفتے کے اختتام پر گاسٹن کی حالت کچھ سدھر گئی۔ دو دن بیماری کا دورہ نہ پڑا۔ بستر سے اٹھا۔ کچھ کھایا پیا۔ تھوڑا سا چلا پھرا۔ بے چارا اس قدر کمزور ہو گیا

تھا کہ اپنی عمر کی نسبت دس سال زیادہ بوڑھا نظر آنے لگا۔ گاسٹن حیران تھا کہ ہیوگسٹر سے اس کے خط کا جواب کیوں نہیں آیا۔ اس نے دوسرا خط لکھا جو ہیوگسٹر نہ پہنچ سکا۔

شام ہوئی تو گاسٹن کی حالت پھر یکایک خراب ہوگئی۔ اور اس قدر خراب ہوئی کہ اسے اپنے بچنے کی امید نہ رہی۔ اس نے پادری کو بلایا اور آدھا گھنٹہ اس کے ساتھ خلوت میں رہا۔ پھر کارخانے کے مزدوروں کو بلایا۔ ان سے وداع کی جب یہ لوگ چلے گئے تو بھائی کو بلایا۔ اسے کارخانے کو ہاتھ سے نہ دینے کی تاکید کی ——— دن کے بارہ بج رہے تھے کہ گاسٹن اس جہان سے رخصت ہو گیا۔

انیسویں فصل

راؤل نے اولورون سے واپس آنے کے بعد مادام فاول کو دوبارہ خوش کرنے کی کوشش کی۔ یہ کام مشکل تھا لیکن آخر اس میں کامیاب ہوگیا۔

لوئس ایک مہینہ باہر رہا۔ مادام فاول نے یہ مدت بڑی آسودگی سے گزاری۔ راؤل ماں سے اس قدر محبت کر رہا تھا کہ اس کا دل محبت سے مالا مال

ہوگیا۔ مادام فاول کو بیٹے کی محبت سے فاسقانہ خواہشات کی تسکین کا سا لطف حاصل ہوتا تھا۔ راؤل سے چھپ کر ملاقاتیں کرنے میں معاشقے کی تندی کا درد اور اسرار تھا۔ اس لحاظ سے راؤل بیٹے کی نسبت عاشق کی حیثیت رکھتا تھا۔

لوئس کے اولوردن سے واپس پیرس آنے تک راؤل نے ماں کے دل پر پورا قبضہ کر لیا تھا۔

دونوں ساتھی مجرموں کی ملاقات ہوٹل ڈولوریس ہوئی۔ دونوں میں خوب جھگڑا ہوا۔ راؤل کلیمان کی نسبت زیادہ عملی آدمی تھا۔ اس نے کہا، "ہم نے بہت کچھ حاصل کر لیا ہے۔ اس پر اکتفا کرنا چاہیئے۔ اور زیادہ لالچ کرنا حماقت ہوگی۔"

اس نے چچا سے کہا: "ہمارا مقصد پورا ہوگیا ہے۔ آؤ اب لوئس کو بانٹ کر غائب ہو جائیں۔"

لیکن یہ بات لوئس کے مقصد کے خلاف تھی۔ وہ کچھ اور بھی حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس نے جواب دیا: "جہاں تک دولت کا سوال ہے میں کافی دولت مند ہوگیا ہوں۔ لیکن میں دولت کے علاوہ کچھ اور بھی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ماڈلین سے شادی کرنے کی قسم اٹھائی ہے۔"

راؤل: "ماڈلین کا پیچھا کرو گے تو سخت مشکلات میں پھنس جاؤ گے۔"

لوئس :۔ میں ان مشکلات کا سامنا کرنا چاہتا ہوں۔ اپنی شادی کے دن علی الصباح لوٹ سے میں تمہارا حصہ تمہارے حوالے کر دوں گا۔ ماڈلین کا سارا جہیز بھی تمہارے حصے میں آئے گا۔"

راؤل :۔ "بھائی کی موت سے جو دولت تمھیں ملی ہے اس کے متعلق انھیں بتانا پڑے گا۔ کیا کہو گے؟"

لوئس :۔ آسان بات ہے۔ بلنکر اس کی بیوی اور ماڈلین سے کہوں گا کہ اولرون والا کلیمران بے نکاحی بیوی سے میرے والد کا بیٹا تھا۔ جو ہیمبرگ میں پیدا ہوا تھا۔ میں نے اسے پہچان لیا تھا۔ چونکہ میرے باپ کا بیٹا تھا۔ اس لیے میرا بھائی تھا۔ وہ بہت دولت مند تھا۔ قدرتی طور پر اس کی خواہش تھی۔ کہ ہمارے خاندان کو اس کی دولت سے فائدہ پہنچے۔ کل جاکر اپنی والدہ کو یہ کہانی سنا دینا۔

راؤل :۔ "خطرے سے خالی نہیں۔"

لوئس :۔ "کیوں؟"

راؤل :۔ ممکن ہے وہ تمہاری کہانی کی تحقیقات کریں۔

لوئس :۔ کون؟ بلنکر؟ اسے کیا ضرورت ہے؟ میرے گاسٹن کا وارث ہونے پر شبہ کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ سب لوگ میرے خطاب سے آگاہ ہیں۔ مسٹر فادل گاسٹن کا روپیہ مجھے ادا کرنے کے بعد اپنے کام سے فارغ ہو جائے گا۔ اس کے بعد اسے دخل دینے کی کیا ضرورت ہے رہی مادام فادل اور اس کی بھتیجی

وہ اپنی بدنامی کے خوف سے اس بات کو نہیں چھیڑیں گی۔

راؤل سوچنے لگا۔ اس کی سمجھ میں اور کوئی اعتراض نہ آیا۔

راؤل :۔ اچھی بات ہے۔ میں تمہاری ہدایات پر عمل کروں گا۔ لیکن چونکہ اب تم دولت مند ہو گئے ہو اس لیے مجھے مادام فاول سے روپیہ نہیں لینا چاہئے۔

لوئس :۔ میں نے اس بات پر بھی غور کر لیا ہے۔ تم مادام فاول کے سامنے مجھے اس قدر برا بھلا کہہ چکے ہو گے کہ اس کو ہمارے تعلقات کے خراب ہونے کا یقین ہو گیا ہو گا۔ چونکہ ہمارے تعلقات انتہا درجہ خراب ہو چکے ہیں۔ تمہیں مجھ سے روپیہ نہیں مل سکتا۔ میں نے جو منصوبہ بنایا ہے اس کی تفصیل سن کر تمہیں یقین ہو جائے گا کہ ناکامی کا کوئی امکان نہیں آؤ سنو! میں نے یہ نقشہ تیار کیا ہے۔ مادام فاول سے اپنی پہلی ملاقات میں میں نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ اپنی دولت یا عزت میں سے ایک چیز میرے حوالے کر دے۔ اسے میں نے اس قدر دھمکایا۔ کہ اس کے دل میں میرے خلاف سخت نفرت پیدا ہو گئی۔ اس کے بعد تم نمودار ہوئے۔ اور اس کے دل کو اپنے قابو میں کر لیا۔ یہ ہمارے مزاحیہ کا پہلا ایکٹ تھا۔ دوسرے ایکٹ میں تم نے میری جگہ لی اور میں نے تمہاری یعنی مادام فاول تم سے محبت بھی کرتی تھی اور تمہاری بے اعتدالی اور فضول خرچی سے تنگ بھی آ گئی تھی۔ اس سلسلے میں اس نے مجھ سے مدد مانگی۔

راؤل :۔ "بے چاری!"

لوئس :۔ "یہ کام میں نے بڑی قابلیت اور خوبی سے سرانجام دیا۔ متانت۔

سنجیدگی اور سختی سے باپ کی طرح تمہیں فہمائش کی۔ تمہارے عیب گن گن کر میں نے مادام فاؤل کے دل میں اپنی جگہ پیدا کر لی۔ اس کے بعد مادام میری قدر کرنے لگی چوتھے ایکٹ میں ماڈلین کی مدد سے مادام فاؤل کو ہماری حقیقت معلوم ہوگئی۔ اب ہم دونوں سے نفرت ہوگئی۔ وہ صرف اپنی ماتا کی وجہ سے تم سے پوری طرح بیزار نہ ہوئی ـــــ ماں اپنے بیٹے سے بیک وقت نفرت اور محبت دونوں کر سکتی ہے ـــــ"

راؤل :۔ "یہی بات اس نے مجھے اس طرح سمجھائی تھی کہ مجھے اس پر ترس آگیا تھا"

لوئس :۔ اس کے بعد جب گاسٹن کی خبر ہمیں ملی۔ تو حالات کی صورت یہ تھی۔ کہ مادام فاؤل سخت خوفزدہ ہو رہی تھی۔ ماڈلین نے پراسپر کو جواب دے کر مجھ سے شادی کرنے کا وعدہ دیا تھا۔ اس کے بعد تم نے مادام فاؤل کی نظر میں مجھے گرا کر دوبارہ اپنا اعتبار پیدا کیا۔ اب پھر وہ تمہارے اچھے اخلاق کی تعریف کر رہی ہے۔ دونوں عورتوں کو یقین ہے کہ میرے مفسد اثر نے تمہیں بگاڑ دیا تھا۔

راؤل :۔ "سچ کہتے ہو چچا۔ حالات کی موجودہ صورت یہی ہے"

لوئس :۔ اب پانچویں منظر میں ہم پھر اپنے موقف بدلنے والے ہیں۔ تم کل مادام فاؤل سے طوا اور گاسٹن کی کہانی اسے سنا دو۔ اسے اس کہانی کے سچا ہونے کا یقین نہیں آئے گا۔ لیکن تم یہی ظاہر کرو کہ تمہیں اس کہانی کے سچا ہونے پر کوئی شبہ

نہیں۔ چار پانچ دن بعد میں مسٹر فاؤل سے ملنے جاؤں گا۔ اپنے اولوردن کے مختار کا خط اسے دوں گا۔ جس میں لکھا ہو گا کہ گاسٹن کا جو روپیہ اس کے پاس جمع ہے وہ اب لوئس کی ملکیت ہے۔ میں "حرامی بھائی" والی کہانی سنا کر کہوں گا کہ یہ رقم میرے نام پر اپنے پاس جمع رکھے۔

"میرا یہ اقدام تمہارے حق میں میرے خلوص کا ضامن ہو گا۔"

راؤل :۔ اس بارہ میں ہم ابھی بات چیت کریں گے۔

لوئس :۔ عزیز دوست! اس کے بعد میں مادام فاؤل سے ملنے جاؤں گا۔ اسے کہوں گا کہ جب میں نے آپ کے بیٹے کے لیے مدد طلب تھی تو اس وقت میں مفلس تھا۔ چونکہ اب میں دولت مند ہو گیا ہوں اس لیے اپنے بھتیجے کا مستقبل اپنے ذمے لیتا ہوں۔

راؤل :۔ "اور اس کو تم منصوبے کا نام دیتے ہو؟"

لوئس :۔ ذرا ٹھہرو۔ میرے اس اعلان سے مادام فاؤل اس قدر ممنون ہو جائے گی۔ کہ مجھے گلے سے لگائے گی۔ لیکن اسے یکایک اپنی بھتیجی کا خیال آ جائے گا۔ وہ مجھے کہے گی کہ اب ماڈلین سے شادی کا خیال ترک کر دو۔ میں نفی میں جواب دوں گا۔ اور یہ موقعہ ہے جب میں اپنی بے نفسی کا اظہار کروں گا۔ مادام آپ مجھے لالچی آدمی سمجھتی ہیں۔ آپ کا یہ خیال درست نہیں۔ میں ماڈلین کے روپے کی خاطر اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔ میں تو اس کے حسن اور اخلاق کا شیدائی ہوں۔ اس کے پاس ایک پیسہ

نہ ہوتا تو بھی اس کے پاؤں پڑ کر میں اس کی طلب گاری کرتا۔ مادام ہم طے کر چکے ہیں کہ ماڈلین کی شادی مجھ سے ہوگی۔ میں اس وعدے کو پورا کرنے پر اصرار کرتا ہوں اس کے عوض وعدہ کرتا ہوں کہ راز افشا نہیں کروں گا۔ مادام! مجھے ماڈلین کے جہیز کی ہرگز ضرورت نہیں۔ میں اپنی یہ بات اس طرح ثابت کروں گا کہ ۵ ہزار فرانک آمدنی کی سیکیورٹیاں راؤل کے نام منتقل کر دوں گا۔

لوئس نے یہ تقریر اس جذبے سے کی کہ راؤل خوشی کے مارے اچھل پڑا۔ اس نے خوشی سے کہا: "بہت اعلےٰ۔ دولت کے اس عطیے سے ماں ہماری طرف دار بن جائے گی"۔

لوئس :۔ امید تو یہی ہے۔ اس کے علاوہ میں ان کو ایسی باتیں بتاؤں گا جن کی بنا پر وہ پراسپر کو آسانی سے جواب دے سکیں گی۔ میں انھیں یقین دلا دوں گا کہ پراسپر قرض میں ڈوبا ہوا ہے۔ سخت عیاش اور قمار باز ہے اور لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک فاحشہ عورت اس کی داشتہ ہے۔

راؤل :۔ ان باتوں کا اچھی طرح یقین نہ دلا سکے تو وہ تمہارا مطالبہ ماننے سے انکار کر دیں گے۔

لوئس :۔ اس کے بعد میں ہٹ جاؤں گا اور تم اپنا پارٹ ادا کرنے لگو گے۔ یہ تمام باتیں تمہاری ماں قدرتی طور پر تمہیں بتائے گی۔ لیکن تم مجھ سے مدد لینے سے انکار کرو گے اور کہو گے کہ اس شخص سے میں اس قدر بیزار ہوں کہ بھوک سے

مرجانا قبول ہے لیکن اس سے مدد لینا منظور نہیں ہے۔ اس غیرت مندانہ جذبے کے اظہار کے بعد تم اپنے مطالبات کا سلسلہ بدستور جاری رکھو گے۔ مادام سے جو کچھ وصول کرو گے وہ سب تمہارا مال ہوگا۔ میں اس میں سے کچھ نہیں لوں گا ۔

راؤل :۔ اس صورت میں مجھے شتابی سے کام لینا چاہیئے ۔

لوئس :۔ میرا مقصد بھی یہی ہے۔ تین مہینے کے اندر ان سے اس قدر روپیہ لوٹ کھ دونوں خالی ہاتھ ہو جائیں۔ انھیں اس درجہ تباہ کرنے کی ضرورت ہے کہ ان کے پاس نہ روپیہ رہے نہ زیور ۔

راؤل :۔ تمہیں ان بدقسمت عورتوں سے خاص دشمنی ہے؟

لوئس :۔ دشمنی؟ ان سے دشمنی؟ دیکھتے نہیں میں مادلین پر عاشق ہوں ۔

راؤل :۔ اس کے باوجود انھیں بیدردی سے مصیبت میں ڈالنا چاہتے ہو؟ تمہیں ان پر رحم نہیں آتا؟

لوئس :۔ اس کی ضرورت ہے۔ اس کے بغیر وہ میری بیوی نہیں بن سکتی۔ جب تم مادام فاول اور اس کی بھتیجی کو تباہی کے غار کے دہانے پر پہنچا دو گے اور انھیں اس غار کی گہرائی نظر آنے لگے گی۔ تو میں وہاں پہنچ جاؤں گا اور ان کو عین مایوسی کے عالم میں نجات دلاؤں گا۔ ایسی شرافت اور قابلِ قدر طریقے سے مصیبت سے نکالوں گا کہ مادلین متاثر ہو جائے گی۔ جب اس کو معلوم ہو جائے گا کہ میں اس کے روپے کے لیے نہیں بلکہ خود اس کی ذات کے لیے اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں تو وہ مجھ سے

نفرت کرنا چھوڑ دے گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ مجھ سے محبت کرنے لگے گی لیکن اتنا ضرور ہو جائے گا کہ مجھ سے نفرت کئے بغیر وہ میری بیوی بن جائے گی ــــ اور اس سے زیادہ میں کچھ نہیں چاہتا۔"

سب کام لوئس ڈوکلیمران کی مرضی کے مطابق ہو رہے تھے۔ مادام فاول نے آزادی سے سانس لینا شروع ہی کیا تھا کہ راؤل کا رویہ پھر بدل گیا۔ فضول خرچیاں حد سے گزرنے لگیں۔ اب اس نے مطالبات اور ان کے پورا کرانے میں بے رحمی اور سختی سے کام لینا شروع کر دیا تھا۔

ایک مہینے کے اندر اندر مادام فاول اور اس کی بیٹی کے پاس جس قدر روپیہ تھا سب ختم ہو گیا۔ اب وہ دکانداروں کے بل وقت پر ادا نہیں کر سکتی تھی۔ انھوں نے کئی مہینے سے اپنے لیے کوئی نئی چیز نہیں خریدی تھی۔ اس کے باوجود یہی ظاہر کر رہی تھیں۔ کہ ہم نے بہت سی قیمتی چیزیں خریدی ہیں۔ انھیں جعلی بل بھی بنانے پڑے۔

ماڈلین اپنی چچی سے زیادہ دور بین تھی۔ اسے نظر آ رہا تھا کہ عنقریب ایسا وقت آنے والا ہے جب ہمیں راؤل کو "بس" کہنا پڑے گا۔ اور اس وقت تمام راز افشا ہو جائیں گے۔ اسے معلوم تھا کہ جو قربانی وہ کر رہی ہے۔ آخر میں اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ ماڈلین نے اس بارے میں چچی کو اپنے خیالات سے آگاہ نہ کیا۔ بلکہ یہ کہا۔ "جب راؤل کو معلوم ہوگا کہ ہمارے پاس اب کچھ نہیں رہا تو وہ مانگنا چھوڑ دے گا۔"

ایک دن راڈول، مادام فاول کے پاس آیا اور کہا۔ "میں ایسی مشکل میں پھنس گیا ہوں جو پہلے کبھی پیش نہیں آئی تھی۔ مجھے دو ہزار فرانک کی شدید ضرورت ہے"

مادام فاول:۔ (مایوسی سے) "سوائے زیور کے اب میرے پاس کچھ نہیں رہا۔ ان سے کام چلتا ہے تو لے جاؤ"

سنگدل راڈول کا چہرہ بھی اپنے ظلم کے خیال سے سرخ ہو گیا۔ اسے بھی اس بے چاری عورت پر رحم آگیا۔ لیکن متوقع دولت کی امید اس کے ارادے کے لئے مہمیز بن گئی۔ اس نے وحشیانہ انداز میں ماں کو جواب دیا۔ "زیور ہی دے دو۔ گروی رکھ کر روپیہ لے لوں گا"

گروی کا سلسلہ ایسا شروع ہوا کہ مادام فاول اور ماڈلین دونوں کے زیور ایک ایک کر کے سب گروی ہو گئے۔

نومبر کا مہینہ ختم ہونے والا تھا کہ مادام فاول نے محسوس کیا کہ اس پر کوئی بڑی مصیبت نازل ہونے والی ہے۔ مارکوئس سے مشورہ کرنے کا خیال آیا۔ مارکوئس اولوردن سے واپس آنے کے بعد صرف ایک دفعہ مادام فاول سے ملنے آیا تھا۔ اس ملاقات میں اس نے مادام فاول کو بتایا تھا۔ کہ مجھے بہت بڑی دولت ورثہ میں ملی ہے۔ مادام فاول نے مارکوئس سے مشورہ کرنے کے بارے میں ماڈلین کی رائے پوچھی۔ تو ماڈلین نے اس خیال کی نہ صرف تائید کی بلکہ تاکید کی کہ مارکوئس کو جلدی بلا لیا جائے۔ مادام فاول کو اس پر کچھ تعجب سا ہوا۔

ماڈلین اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ راؤل اس قسم کا آدمی نہیں۔ کہ بغیر کسی وجہ کے سب کچھ ہاتھ سے دینے کا خطرہ مول لے۔ ضرور کوئی خفیہ مقصد اس کے سامنے ہے۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ تمام ایثار رسانیاں بہانہ ہیں۔ ان کا اصل مقصد یہ ہے۔ کہ مادام کو مارکوئس سے مدد مانگنے پر مجبور کیا جائے۔ مارکوئس پچھلی دفعہ آیا تھا۔ تو اس نے ماڈلین کو ایک دفعہ عجیب نگاہ سے دیکھا تھا۔ اس نگاہ سے ماڈلین کو مارکوئس کے اس ارادے کا پتہ چل گیا تھا۔ ماڈلین نے سوچا جب میں پوری قربانی کا عزم کر چکی ہوں۔ تو یہ زندگی جو راؤل کے ہاتھوں اس وقت گزر رہی ہے اس سے بڑی اور کوئی مصیبت نہیں ہو سکتی۔

مادام نے شام کے وقت مارکوئس کو لکھ بھیجا کہ میں کل تمہیں ملنے آؤں گی۔ اگلے دن صبح کے وقت ہوٹل ڈولور میں اسے ملنے گئی۔ مارکوئس نے سرد مہر بنتے ہوئے بناوٹی تہذیب سے مادام نے جب کہا کہ راؤل مجھ سے مسلسل روپیہ مانگتا رہتا ہے تو حیرت سے کہنے لگا۔ "حد ہے نا عاقبت اندیشی کی گذشتہ چار مہینے میں مجھ سے بھی اس نے بیس ہزار فرانک لئے ہیں۔ مجھے دھمکی دی تھی کہ یہ روپیہ مجھے نہیں دو گے تو میں ماں سے لے لوں گا۔ اس لئے میں یہ روپیہ دے دیا تھا۔"

مادام کے قیافے سے اسے معلوم ہوا کہ اس بات کا اسے یقین نہیں آیا۔ اس لیے اٹھا اور راؤل کی رسیدیں لا کر دکھا دیں۔

مادام فاؤل :۔ اس عرصے میں راؤل نے مجھ سے بھی چالیس ہزار فرانک لئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ گذشتہ چار مہینے میں اس نے ساٹھ ہزار فرانک اڑا دیئے ہیں۔

کلیمران :۔ "وہ کہتا ہے کہ کسی عورت پر عاشق بھی نہیں۔ اس کے بغیر اس فضول خرچی کی وجہ سمجھ میں نہیں آسکتی۔"

مارکوئس نے ایسی صورت بنائی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اسے مادام فاؤل پر رحم آرہا ہے۔ اس نے وعدہ کیا کہ میں آج ہی شام راؤل کو سخت تنبیہ کروں گا۔ اور مادام فاؤل سے کہا میری ساری دولت آپ کی خدمت کے لیے ہے۔

مادام فاؤل نے یہ پیشکش قبول نہ کی۔ البتہ اس کے دل پر اس کا بہت اثر ہوا۔ گھر آئی تو ماڈلین سے کہا "مارکوئس اس قدر شہدا آدمی نہیں ہے جتنا ہم سمجھ رہی ہیں۔ شاید ہم اسے درست نہیں سمجھ سکیں۔"

ماڈلین نے سر ہلا کر انکار کیا بلکہ مارکوئس کے بے نفسی کے اظہار نے اس کے شبہات کو اور زیادہ یقینی بنا دیا۔

راؤل چچا سے ملنے گیا تو اس کو بہت شادان پایا۔

کلیمران :۔ بھتیجے۔ بہت شاندار طریقے سے کام ہو رہا ہے۔ بہت اچھے ساتھی ہو تم! ایک مہینے میں چالیس ہزار فرانک!

راؤل :۔ ہاں۔ اور اس قدر رقم میں نے زیورات سے حاصل کی ہے۔

کلیمران: بہت خوب۔ تمہارا کام ہو گیا ہے۔ اب مجھ سے روپیہ مانگنے کی ضرورت نہیں ——— ان کو تباہ کرنے کے لئے سرنگ بچھائی جا چکی ہے۔ اڑانے کے لیے مجھے صرف موقعہ کا انتظار ہے۔

لوئس کلیمران کو توقع تھی یہ موقعہ جس کے انتظار میں وہ ہے پراسپر برٹومی کو کم پہنچا دے گا۔ کلیمران نے قسم اٹھائی تھی۔ کہ شادی سے پہلے پراسپر برٹومی تباہ کر دیا جائے گا۔ اس غرض سے وہ ہر ایک تدبیر کام میں لا چکا تھا۔ لیکن پراسپر برٹومی تباہ ہونے میں نہ آتا تھا۔

راؤل کے پاس روپے کی افراط تھی۔ پراسپر کو زیادہ خرچ کرنے پر ہر طرح سے ابھارتا رہتا تھا۔ پراسپر بہت زیادہ خرچ کر رہا تھا۔ اس کے باوجود کلیمران کا مقصد پورا ہونے میں نہ آتا تھا۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ پراسپر قمار بازی میں بڑے بڑے داؤ تو لگاتا تھا۔ لیکن ایک حد تک۔ نینا جیسی کی فضول خرچیوں میں بھی شبہ نہ تھا۔ اسے پراسپر سے محبت تھی لیکن اس کی فضول خرچی کو پراسپر معین حد سے آگے نہیں بڑھنے دیتا تھا۔

راؤل کا پراسپر سے گہرا یارانہ تھا۔ اس لیے پراسپر کے عادات و اطوار کو اچھی طرح پہچان گیا تھا۔ اس نے چچا سے کہا۔ "یہ توقع نہ رکھو کہ پراسپر سے لغزش ہو جائے گی۔ پراسپر بہت سلیم الطبع آدمی ہے۔ معلوم نہیں مفلس ہو جانے کے بعد کیا کرے۔ ممکن ہے خودکشی کر لے۔ خودکشی کر لے گا لیکن اس سے کسی ذلیل

حرکت کے سرزد ہونے کا امکان نہیں ہے۔ اپنے مالک کے روپے کو کبھی ہاتھ نہیں لگائے گا۔"

کلیمران :۔ "ہمیں اپنی کوشش جاری رکھنی چاہیئے۔ اسے نئی تحریکیں دیتے رہو۔ اس کی گھمنڈی طبیعت سے فائدہ اٹھاؤ۔ مادام جیلسی کے دماغ میں نئی نئی امنگیں اور ترنگیں پیدا کرتے رہو۔"

مادام نے پھر ایک دفعہ راؤل کے روپے میں حیرت انگیز تبدیلی دیکھی جس قدر فضول خرچ تھا اسی قدر کفایت شعار بن گیا تھا۔ ایک دن ماں سے کہا۔ میں اپنا خرچ کم کرنا چاہتا ہوں اس لیے سردیوں کے موسم میں ولسٹیپ میں رہوں گا۔ دراصل وہ ماں کی ملاقاتوں سے بچنا چاہتا تھا۔

اس دوران میں مادام فاول نے خاوند سے راؤل کو بنک میں کسی کام پر لگانے کو کہا جو اس نے منظور کر لیا۔ راؤل کو بھی یہ تجویز پسند آئی لیکن کلیمران نے اسے روک دیا۔

بنکر کو راؤل کا انکار پسند نہ آیا۔ راؤل نے اس بہانے سے آمد و رفت بند کر دی کہ مسٹر فاول کی ملامت سے بچنا چاہتا ہے۔ دوپہر کے وقت آتا تھا جب مسٹر فاول گھر پر نہیں ہوتا تھا۔ اور وہ بھی اتنی دیر کے لیے کہ یہاں کے حالات سے واقف رہ سکے۔

پریشانیوں کے شدید طوفان میں یکایک سکون پیدا ہو گیا۔ اس سکون سے

ماڈلین کانپ اٹھی۔ اس کا دل گواہی دے رہا تھا کہ یہ سکون بہت بڑے طوفان کے آنے کی علامت ہے۔

راؤل نے پراسپر کو مشکلات میں پھنسانے کے لیے بہتیرے جتن کیے لیکن کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ کلیمران رات دن پراسپر کی تباہی کے لیے بیتاب ہو رہا تھا۔ ایک رات تین بجے کے وقت بھتیجے نے آکر اسے نیند سے جگایا۔ بہت اہم بات ہوگی جو بھتیجا اس وقت آیا ہے۔ اس نے گھبرا کر پوچھا: "کیا بات ہے؟"

راؤل: "ممکن ہے کہ یہ بات بہت اہمیت دار ہو اور ممکن ہے بے اہمیت ہو۔ میں اس وقت پراسپر کے ہاں سے آرہا ہوں۔ وہاں پراسپر، مادام جیپسی اور تین دوسرے دوستوں کے ساتھ کھانا کھایا تھا۔ کھانے کے بعد تاش کھیلنے لگے۔ پراسپر نے بہت شراب پی رکھی تھی۔ نائشتے کے دوران میں اس کی زبان سے وہ لفظ نکل گیا جس پر سیف کا تالہ اس نے بند کیا ہے۔"

کلیمران نے بے اختیار ہو کر خوشی کا نعرہ لگایا۔ اور پوچھا: "کیا ہے یہ لفظ؟"

راؤل: "جیپسی۔ پراسپر کی داشتہ کا نام۔"

کلیمران سن کر اس قدر جوش میں آیا کہ اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔ اس نے حقارت سے کہا: "اب نہیں بچ سکتا۔ قابو آگیا آخر۔ اگر وہ اپنے ہاتھ سے سیف سے چوری نہیں کرتا۔ تو اس کے لیے یہ کام ہم کردیں گے۔ تمہیں معلوم ہے چابی کہاں ہوتی ہے۔ تم نے ایک دفعہ مجھے بتایا ——"

راؤل :۔ "مسٹر فاول باہر جاتا ہے تو اپنے کمرے کے ایک میز کے دراز میں رکھ جاتا ہے۔"

کلیمران :۔ "جاؤ۔ مادام فاول سے چابی مانگو۔ نہ دے تو زبردستی لے لینا۔ سیف میں جو کچھ ہو اٹھا لانا۔ مارٹر پراسپر! دیکھ تو سہی میری محبوبہ سے عشق کرنا تجھے کس قدر مہنگا پڑتا ہے۔"

کلیمران پانچ منٹ تک پراسپر کے خلاف اپنی نفرت اور ماڈلین سے اپنی محبت کے جوش میں پاگل بنا رہا۔ آخر راؤل نے اسے ٹھنڈا کرنے کے لئے کہا۔ "فتح پر خوشیاں منانے سے پہلے ذرا راستے کی مشکلات پر غور کر لیں تو بہتر ہو گا۔"

کلیمران :۔ "مجھے کوئی مشکل نظر نہیں آتی۔"

راؤل :۔ "ہو سکتا ہے پراسپر کل یہ لفظ بدل دے۔"

کلیمران :۔ اس کا امکان نہیں ہے۔ اسے یاد نہیں رہے گا کہ نشے میں یہ لفظ بتا دیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سے زیادہ انتظار کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔"

کلیمران کو کامیابی کا اس قدر یقین تھا کہ خوشی سے پاگل بنا ہوا تھا۔ گھڑیال اور منٹ گننے لگا۔ اس نے راؤل سے کہا۔ "بس اس کے بعد میں نیک آدمی بن جاؤں گا۔"

لوئس نے ساتھی کو ہر ایک بات پوری طرح سمجھائی۔ حتیٰ کہ خود مادام فاول بن کر

راؤل سے کہا اب بتاؤ تم کس طرح بات کرو گے۔ لیکن راؤل کا ضمیر اسے ملامت کر رہا تھا۔ وہ اس قدر خجالت اور خوف محسوس کر رہا تھا کہ پیر کی شام کے وقت ہاتھ پاؤں میں سکت معلوم نہ ہوتی تھی۔ اسے یقین تھا کہ راؤل اس کی ہدایات پر پوری طرح عمل کر سکے گا۔

راؤل نے شراب سے طبیعت کو ابھارنا چاہا۔ لیکن شراب نے کوئی اثر نہ دکھایا۔ آٹھ بج گئے۔ تو کلیمران نے کہا اب چلنے کا وقت ہے۔ راؤل کا رنگ اُڑ گیا۔ دانت بجنے لگے۔ کھڑا ہونا چاہا تو ٹانگیں جواب دینے لگیں۔ اس نے کہا "مجھ سے یہ کام نہیں ہو سکتا"

لوئس کلیم کے ناکام رہ جانے کے خیال سے برافروختہ ہو گیا۔ اس نے پورٹ وائن اور رم ملا کر راؤل کو ایک گلاس دیا۔ اس کو پی کر کچھ ہمت بندھی لیکن پچاس قدم چل کر لوئس کے بازو کا سہارا لینا پڑا۔ شرابیوں کی طرح لڑکھڑا کر چل رہا تھا۔

ایک دفعہ اندر پہنچ جائے۔ میں اسے خوب جانتا ہوں۔ اندر جاتے ہی اپنے کام میں منہمک ہو جائے گا۔ اور بالکل سنبھل جائے گا۔

لوئس مسٹر فاول کے مکان کے دروازے تک راؤل کے ساتھ گیا۔ اس بات کا اطمینان کر کے کہ راؤل کا پستول اس کے پاس موجود ہے اسے اندر بھیج کر خود لوٹ آیا۔

بیسویں فصل

کلیمران نے راؤل سے کہا تھا: "گھر میں داخل ہوتے وقت بہت زیادہ احتیاط برتنا جو بات وہاں کہنی ہے وہ زبان سے نہیں بلکہ اپنی صورت سے کہنا۔ زیادہ تشریح کرنے سے اجتناب کرنا۔"

لیکن اس نصیحت کی ضرورت نہ تھی۔ راؤل کمرے میں داخل ہوا تو اس قدر گھبرایا ہوا تھا اور اس کا رنگ اس قدر اڑا ہوا تھا کہ ماں نے گھبرا کر پوچھا: "کیا بات ہے؟"

مادام فاذل کی آواز نے بجلی کے جھٹکے کا کام کیا۔ وہ سر سے پاؤں تک کانپ گیا۔ تاہم جلدی سنبھل کر کہا: "ماں! یہ مصیبت میری آخری مصیبت ہے۔ میں آپ کے اور اپنے شریف اور فراخ دل باپ کے لائق نہ تھا۔ میں احمق تھا۔ خوشی میرے قریب رہی لیکن میں نے اس کو پکڑنے کے لیے ہاتھ نہ بڑھایا۔ آہ! میری آسودگی آپ کے قریب رہنے میں تھی —— افسوس اب وقت ہاتھ سے جا چکا ہے۔"

مادام فاذل دہشت زدہ ہو گئی۔ خاموشی سے اس کی بات سن رہی تھی۔ اسے

یقین ہو گیا تھا کہ کوئی انتہا درجہ خوفناک بات سننے والی ہے۔ آخر رکتے ہوئے کہا: "بیٹا پچھتانے کا وقت کبھی ختم نہیں ہوتا۔"

راؤل :- (چیخ کر) کاش ممکن ہوتا۔ لیکن اب پچھتانے سے کیا ہوتا ہے۔ اس کا وقت گزر چکا ہے۔ میری بے آبروئی اپنے ہاتھوں ہوئی ہے۔ مگر ماں! آپ اس بات کا اندیشہ نہ کریں۔ جو نام آپ نے مجھے دیا ہے میں اس کو آلودہ نہ ہونے دوں گا۔ میں ثابت کر دوں گا کہ اس قدر ذلیل نہیں ہوں کہ عزت کھونے کے بعد زندہ رہوں۔ یقین فرمائیے مرتے وقت آپ کے راؤل کی زبان پر آپ کا نام ہو گا۔"

مادام فاول :- "تم؟ مرو گے؟"

راؤل :- ہاں۔ شرافت اس کا تقاضا کر رہی ہے۔ میرے ضمیر اور میرے ارادے نے میرے حق میں یہی فیصلہ کیا ہے۔ یہ ایسے منصف ہیں جن کے حکم کی سے سرتابی نہیں کی جا سکتی۔"

مادام فاول :- "کیا ہو گیا ہے تم سے؟"

راؤل :- "میرے پاس امانت کا روپیہ تھا۔ وہ سب جوئے میں ہار دیا ہے۔"

مادام فاول :- "بہت بڑی رقم ہے؟"

راؤل :- "لیکن آپ کے پاس اتنی رقم نہیں ہے۔ آپ کے پاس جو کچھ تھا سب لے چکا ہوں۔ میں نے تو آپ کے زیور بھی نہیں چھوڑے۔"

مادام فاول :۔ مسٹر کلیمران دولت مند ہے۔ اس نے اپنی دولت کا مجھے اختیار دیا ہے۔ میں اسے ملوں گی "۔

راؤل :۔ "وہ باہر گیا ہوا ہے۔ ایک ہفتے تک واپس نہیں آئے گا۔ اور میری قسمت کا فیصلہ آج ہی رات ہونے والا ہے آہ! بیس سال کی عمر میں شیریں زندگی سے دستبردار ہونا بہت تلخ ہے "۔

اس نے جیب سے آدھا ریوالور نکالا اور زہر خندہ سے کہا۔ "سب فیصلے یہ کر دے گا "۔

مادام فاول اس قدر مبہوت ہو رہی تھی۔ کہ کسی اور بات کو سوچنے کے قابل نہ تھی۔ ساری توجہ راؤل کو خودکشی سے روکنے میں لگی ہوئی تھی :۔ "میرے خاوند کے واپس آنے تک انتظار کرو۔ میں ان سے کہوں گی مجھے ——— امانت کا روپیہ کس قدر تھا؟"

راؤل :۔ "تیس ہزار فرانک "۔

مادام فاول :۔ "یہ تمہیں کل مل جائیں گے "۔

راؤل :۔ "ضرورت آج رات ہے "۔

مادام فاول :۔ "ذرا پہلے کیوں نہ آئے؟ کیا تمہیں میرے اوپر بھروسہ نہیں ہے؟ اس وقت تو سیف بھی بند ہے "۔

راؤل سیف کے لفظ کا انتظار کر رہا تھا۔ فوراً اس لفظ سے چمٹ گیا۔

راؤل :- (چلا کر) "سیف ، آپ کو معلوم ہے اس کی چابی کہاں ہے ؟"

مادام فاؤل :- "ہاں - وہاں ہے"

راؤل :- "ماں! مجھے چابی دو"

مادام فاول :- "بدبخت!"

راؤل :- "میں اپنی زندگی آپ سے مانگ رہا ہوں"

اس التجا نے فیصلہ کر دیا۔ شمع اٹھا کر مادام فاول چابی لے آئی۔ لیکن چابی دیتے وقت ارادہ بدل دیا۔ کہا :- "نہیں — یہ نہیں ہو سکتا"

راؤل نے دوبارہ چابی نہ مانگی بلکہ کہا :- "اچھا! ماں! بیٹے کو آخری دفعہ چوم لیجیے"

مادام فاول :- "راؤل چابی لے کر کیا کرو گے ، تمہیں وہ لفظ معلوم ہے جس سے تالہ کھلتا ہے ؟"

راؤل :- "نہیں - لیکن ایک دفعہ کوشش کر دیکھنے میں کیا حرج ہے تالہ کھل جائے اور سیف میں روپیہ بھی موجود ہو تو سمجھئے کہ معجزہ ہوا ہے - خدا نے ہماری مدد کی ہے"

مادام فاؤل :- "اچھا وعدہ کرو کہ سیف میں روپیہ نہ ملا تو کل تک خودکشی نہیں کرو گے"

راؤل :- "میں اپنے باپ کی روح کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ انتظار کروں گا"

مادام فاول بولی "یہ لو چابی"

راؤل اور مادام فاول دونوں کے رنگ اڑے ہوئے تھے۔ کانپتے ہوئے دفتر کی طرف جانے والے زینے سے اترے۔ راستے میں مادام فاول کو سوچنے کی فرصت ملی۔ تو اسے راؤل کی کوشش بے فائدہ معلوم ہوئی۔ اسے یقین تھا کہ راؤل کو لفظ کا علم نہیں ہو سکتا۔ اور اگر بالفرض سیف کھل بھی جائے تو اس میں اتنا روپیہ نہ ہوگا جس سے راؤل کی ضرورت پوری ہو سکے۔

اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ مادام فاول کو اطمینان تھا۔ کہ راؤل نے وعدہ کر لیا ہے۔ اس لیے کل تک خودکشی نہیں کرے گا۔ اور مہلت تھوڑی بھی مل جائے تو امید پیدا ہو جاتی ہے۔

راؤل نے اس اثنا میں اپنے حواس بجا کر لیے تھے۔ سنگین کمرے داخل ہو کر چراغ میز پر رکھا۔ پانچ بٹنوں کے حروف کو اس طرح ملایا کہ لفظ "جیسپی" بن گیا۔ راؤل پر دہشت طاری تھی۔ ماں کو اس پر رحم آ رہا تھا۔

پراسپر سے ملنے راؤل اس کمرے میں اکثر آیا کرتا تھا۔ اس نے اسے سیف کو کھولتے اور بند کرتے کئی دفعہ دیکھا تھا۔ چابی سوراخ میں ڈالی اور آنکھ جھپکنے سے پہلے سیف کھل گیا۔

مادام فاول کی توقع اس کے برعکس تھی۔ اس نے خوفزدہ ہو کر کہا۔

"بند کر دو اسے!"

اس نے راؤل کا بازو پکڑ کر زور سے کھینچا۔ چابی تالے سے نکل کر دروازے پر گھسٹتی آئی جس سے سیف کے دروازے پر ایک گہری لمبی خراش پڑ گئی۔ راؤل کو سیف میں تین پیکٹ نظر آئے۔ ان کو اٹھا کر کوٹ کے اندر چھپا لیا۔

مادام فاؤل راؤل کو روکنے کی کوشش کرنے سے نیز اپنے جذبات کی شدت سے ناتوان ہو گئی تھی۔ راؤل کا ہاتھ چھوڑ کر کہا: "میرے بیٹے ایرنوٹ سیف میں واپس رکھ دو۔ میں کل اس سے دس گنے تمہیں دوں گی۔ بیٹا! ماں پر رحم کرو۔"

راؤل کو کچھ نہیں سن رہا تھا۔ وہ اس خراش سے گھبرا رہا تھا جو سیف کے دروازے پر پڑ گئی تھی۔

مادام فاؤل:۔ کم سے کم اتنا کرو کہ جتنے روپے کی تمہیں ضرورت ہے لے کر باقی سیف میں رکھ دو۔

راؤل:۔ اس سے کیا فایدہ ہوگا؟ چوری تو ہر حال میں ظاہر ہو جائے گی۔

مادام فاول:۔ ہاں۔ لیکن میں اس کا عذر کر سکتی ہوں۔ فاول سے کہہ دوں گی سیف سے روپیہ میں نے نکالا ہے۔

راؤل نے سیف کا دروازہ احتیاط سے بند کر کے کہا: "چلو چلیں۔ اب ہمیں یہاں سے جلدی نکل جانا چاہیئے۔ ممکن ہے نوکر ملاقات کے

کمرے میں جائے اور وہاں ہمیں نہ دیکھ کر شبہ کرے۔"

راڈل کی بے رحم لاپرواہی اور اس موقعہ پر اس طرح ٹھنڈے دل سے اس قسم کا گمان کرنے پر مادام فاول غصے سے بے قابو ہو گئی۔ اس نے کہا:۔ "یہ بات ہے! نوکروں کے شبہ کرنے سے اس مصیبت کا خاتمہ تو ہو جائے گا۔ آندرے مجھے گھر سے نکال دے گا۔ جو ہونا ہے ہو جائے۔ لیکن میں ایک بے قصور آدمی کو تباہ نہیں ہونے دوں گی۔ پراسپر پر کل چوری کا الزام لگا کر اسے جیل بھیج دیا جائے گا۔ تم نے اس بے چارے کا شرف چرا لیا ہے اور کلیمران نے اس کی محبوبہ پر"

مادام اس قدر بلند آواز میں بول رہی تھی کہ راڈل ڈر گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ساتھ والے کمرے میں ایک پیادہ سوتا ہے۔ ممکن ہے اسے ابھی تک نیند نہ آئی ہو اور ہماری باتیں سن رہا ہو۔

اس نے مادام فاول کا بازو پکڑ کر کہا:۔ "چلیئے۔ اوپر چلیں"

مادام فاول جگہ سے نہ ہلی۔ اس نے زور سے میز پکڑ کر کہا:۔ "ماڈلین کو میں قربان کر چکی ہوں۔ پراسپر کو قربان نہ ہونے دوں گی"

راڈل نے سرد مہری سے ہنستے ہوئے کہا:۔ "آہ! آپ کی سمجھ میں اتنا بھی نہیں آیا۔ میں اور پراسپر اس چوری میں شریک ہیں۔ اس روپے کو ہم آپس میں بانٹ لیں گے"

مادام فاول :۔ "یہ ناممکن ہے"۔

راؤل :۔ "تو کیا آپ کا خیال ہے کہ "لفظ" مجھے خود بخود معلوم ہو گیا۔ اور سیف میں روپیہ بھی خود بخود آ گیا تھا؟"

مادام فاول :۔ "پرا سپر دیانت دار آدمی ہے"۔

راؤل :۔ میں بھی دیانت دار ہوں۔ اصل میں ہم دونوں کو روپے کی ضرورت ہے۔

مادام :۔ یہ جھوٹ ہے۔

راؤل :۔ نہیں ماں۔ ماڈلین نے راؤل کو جواب دے دیا ہے۔ اس لئے اس کا دل ٹوٹ گیا ہے۔ اب جس طرح بن پڑتا ہے دل کو تسکین دے لیتا ہے۔ اور یہ تسکین بہت مہنگی چیز ہے۔

راؤل نے چراغ میز سے اٹھایا اور مادام فاول کو دروازے کی طرف دھکیلا۔ بے چاری اس کی بات سن کر مدہوش ہو گئی تھی۔ زیادہ مقابلہ نہ کر سکی۔ راؤل نے کہا: "چابی اس کی جگہ رکھ دینی چاہیئے"۔

لیکن معلوم ہوتا تھا ماں اس کی بات نہیں سن رہی۔ اس نے خود ہی چابی میز کے دراز میں رکھ دی۔ پھر ماں کو ملاقات کے کمرے میں لے گیا اور وہاں ایک کوچ پر ڈال دیا۔ مادام میں بالکل سکت نہ تھی۔

راؤل اس کی پتھرائی ہوئی آنکھیں دیکھ کر ڈر گیا۔ اس نے سوچا "پاگل ہو گئی!"

اکیسویں فصل

مادام فاول ایک گھنٹے سے زیادہ دیر تک سکتے کے عالم میں رہی۔ آہستہ آہستہ ہوش آگیا۔ اسے واضح طور پر نظر آگیا کہ مجھے نہایت معیوب طریقے سے الو بنایا گیا ہے۔

اس جرم میں پراسپر کے شریک ہونے یا نہ ہونے کے بارہ میں وہ کوئی رائے قائم نہ کر سکی۔ اس نے سوچا اگر پراسپر اس جرم میں شریک بھی ہو تو معذور ہے۔ اس کی ذمہ دار میں ہوں۔ میں نے ہی اس کی امیدوں اور محبت کو خاک میں ملا دیا ہے۔

راؤل کی چوری کے متعلق مادام نے فیصلہ کیا کہ ماڈلین سے بھی اس کا ذکر نہیں کرے گی۔

خاوند اور بھتیجی کے واپس گھر آنے سے پہلے اس نے طبیعت کو اس قدر سنبھال لیا۔ کہ اس کی تشویش ظاہر نہ ہونے پائے۔ حتی الوسع مطمئن صورت بنانے کی کوشش کی۔ لیکن صبح ہوئی تو کمزوری اور درد کے مارے

بستر سے نہ اٹھا گیا۔ بستر میں واقعات کا انتظار کرنے لگی ؛

آخر ماڈلین سخت پریشان حال اس کے کمرے میں آئی۔ چہرے پر مردنی چھائی ہوئی تھی ؛

ماڈلین :۔ (تلخی سے) چچی! معلوم ہے کیا ہوا۔ پراسپر پر چوری کا الزام لگایا گیا ہے۔ اسے جیل خانے لے جائیں گے۔ مجھے اس میں کلیمران اور راٹول کا ہاتھ معلوم ہوتا ہے۔ میں نے پراسپر سے بات کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بے گناہ ہے۔ قصوروار ہوتا تو مجھ سے نظریں ملانے کی جرأت کبھی نہ کرتا ؛

مادام کراہنے لگی۔ اس میں اصل حال بتانے کی جرأت، نہ تھی ؛

ماڈلین :۔ یہ درندے اور کیا چاہتے ہیں؟ کہاں تک ہم سے قربانیوں کا مطالبہ کرتے جائیں گے؟

بلنکر مادام فاول کے کمرے میں آیا۔ اس قدر غصے میں تھا کہ منہ سے بات نہ نکلتی تھی، "چچی میرے اوپر الزام لگاتا ہے" ؛

بلنکر نے سارا واقعہ بیان کیا ؛

مادام فاول ہمت کر کے ناشتہ کے لیے اٹھی۔ سب نے افسردگی کے عالم میں کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد بلنکر نے اپنے کمرے میں جا کر دروازہ بند کر لیا۔ دو بجے نوکر نے آکر اطلاع دی کہ مارکوئس ڈوکلیمران آیا ہے۔ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ دفتر میں ملنا چاہتا ہوں ؛

Taj Tahir Foundation

بینکر کو مارکوئس کے اس اصرار پر بہت غصہ آیا۔ تاہم وہ سیڑھیوں سے اتر کر دفتر میں گیا۔ وہاں مارکوئس کو کھڑے دیکھا۔ غصے سے پوچھا "صاحب کیا چاہتے ہیں آپ۔ آپ کو روپیہ مل گیا ہے۔ ملا ہے یا نہیں؟"

مارکوئس نے مودبانہ جواب دیا: "میں آپ سے آپ کے تمام ملازمین کے حضور میں معافی مانگنے آیا ہوں۔"

بینکر اس کی بات پر حیران ہوا۔

مارکوئس: "صبح میری طبیعت بے قابو ہو گئی تھی۔ میرے بال سفید ہو گئے ہیں۔ لیکن غصہ آجائے تو اب بھی بیس سالہ نوجوان کی طرح ناعاقبت اندیش اور بے اختیار بن جاتا ہوں۔ میری زبان سے جو الفاظ اس وقت نکلے تھے ان پر سخت نادم ہوں۔"

مسٹر فاؤل کو کلیمران کا رویہ پسند آیا۔ اپنا غصہ دور کر کے مارکوئس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا: "جناب بھول جائیے اس کو۔"

اس کے بعد چند منٹ دوستانہ باتیں ہوتی رہیں۔ کلیمران نے پھر معذرت کرتے ہوئے مسٹر فاؤل سے کہا کہ مجھے صبح ہی روپے کی سخت ضرورت تھی۔ اس لیے اصرار کرنا پڑا تھا۔ پھر کلیمران نے کہا کہ میں مادام فاؤل کی خدمت میں بھی حاضر ہونا چاہتا ہوں۔

نوکر نے مادام کو کلیمران کے آنے کی اطلاع دی تو وہ اور اس کی بھتیجی اس کا نام سنتے ہی خوف زدہ ہو کر کھڑی ہو گئیں۔

مارکوئس نے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اپنی صورت بہت سنجیدہ اور غمگین بنالی جھک کر لیڈیوں کا احترام بجالایا اور کہا: "اس وقت جب کہ آپ لوگ غم میں مبتلا ہیں۔ میں نے آپ کو تکلیف دی ہے اس لیے معافی چاہتا ہوں۔ لیکن میرے ذمے ایک فرض ہے اس کو ادا کرنے آیا ہوں۔ مجھے اس واقعہ کی پوری تفصیل معلوم ہو چکی ہے۔"

مادام نے اسے اشارے سے روکنا چاہا مگر اس نے پرواہ نہ کی اور صرف مادلین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: "صرف ایک گھنٹہ گزرا ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ راؤل نے کل شام نہایت شرمناک طریقے سے ماں پر سختی کر کے ان سے سیف کی چابی لی اور ساڑھے تین لاکھ فرانک کے نوٹ چرا لیے۔"

مادلین کا چہرہ شرم اور غصے سے سرخ ہو گیا۔ چچی کی کلائی پکڑ کر جھنجوڑتے ہوئے کہا: "کیا یہ ٹھیک ہے؟ کیا یہ سچ ہے؟"

مادام فاؤل: (کراہتے ہوئے) "ہاں۔ افسوس!"

مادلین: (دردمندی سے) "اور آپ نے پہلے پر الزام لگنے دیا؟ اسے جیل جانے دیا؟"

مادام فاؤل: "مجھے معاف کر دو۔ مجھے خوف تھا کہ وہ خودکشی کر لے گا۔ راؤل اور پہلا سپر دونوں جرم میں شریک ہیں۔"

مادلین: "اوہ! راؤل نے کہا اور آپ نے یقین کر لیا!"

Taj Tahir Foundation

مارکوئس نے سوچا اب مداخلت کرنے کا موقعہ ہے۔ اس نے کہا: "بدقسمتی سے مادام جو کچھ کہہ رہی ہیں بالکل درست ہے"

ماڈلین: "صاحب اس بات کو ثابت کرنے کی ضرورت ہے"

مارکوئس: "خود راؤل اعتراف کر چکا ہے"

ماڈلین: "راؤل بدمعاش ہے"

مارکوئس:۔ پراسپر کے بغیر راؤل کو لفظ کون بتا سکتا تھا؟ سیف میں روپیہ کس نے رکھا؟ مسٹر برٹومی نے؟

ماڈلین:۔ (اپنی نفرت کو چھپانے کی کوشش نہ کرتے ہوئے) "اور جناب آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کہ روپیہ کہاں گیا؟"

ماڈلین کے سوال کا مطلب صاف تھا۔ اس کے معنی یہ تھے "یہ چوری تم نے کرائی ہے اور روپیہ اب تمہارے پاس ہے"

مارکوئس نے جواب دیا: "مادموازل! ایک دن آئے گا جب آپ کو اپنے اس بے رحمانہ سلوک پر افسوس کرنا پڑے گا۔ میں نے آپ کے سوال کا مطلب ٹھیک ٹھیک سمجھ لیا ہے"

کلیمران نے جیب سے نوٹوں کے کئی بنڈل نکال کر میز پر رکھ دیئے۔ اور کہا:۔ راؤل نے ساڑھے تین لاکھ فرانک چرائے ہیں۔ یہ رقم اسی قدر ہے۔ میری کل جائداد کے نصف سے زیادہ ہے۔ مجھے یقین ہو جائے کہ

راؤل کا یہ جرم اس کا آخری جرم ہے تو میں اپنی باقی جائداد بھی خوشی سے نثار کرنے پر تیار ہوں ؛

مادام نے چوری کی تلافی اس طرح کرنا منظور کر لیا۔ لیکن ماڈلین گذشتہ تلخ تجربات کی بنا پر اچھی طرح جانتی تھی کہ کلیمران کی فراخ دلی کا اصلی مطلب کیا ہے۔ کلیمران میں شریفانہ احساس پیدا ہونے کا امکان کوئی نہیں۔ اس نے مارکوئس سے پوچھا، "اس روپے کو ہم کیا کریں ؟"

مارکوئس :۔ "ماڈموازل یہ روپیہ مسٹر فاؤل کو دے دیجئے ؛"

ماڈلین :۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے !۔ اس طرح ہم راؤل کو ملزم قرار دیں گے جو میری بھتیجی کی یقینی تباہی کا موجب ہوگا۔ جناب ! اپنا روپیہ اٹھا لیجئے ؛"

کلیمران نے روپیہ اٹھا کر اس طرح ظاہر کیا جیسے جانے والا ہے۔ اس نے کہا :۔ "ماڈموازل میں نے آپ کے انکار کی وجہ سمجھ لی ہے۔ میں نے یہ اقدام اس لئے کیا تھا کہ آپ کے خاندان کی مدد کر سکوں۔ خیر آپ نے یہ مدد قبول نہیں کی۔ میں جانے سے پہلے آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ آپ کی بے انصافی سے مجھے بہت صدمہ ہوا ہے۔ آپ نے مجھ سے شادی کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس لئے مجھے آپ سے اس سلوک سے مختلف سلوک کی توقع تھی ؛

ماڈلین :۔ میں نے وعدہ کیا ہے۔ میں اپنا وعدہ پورا کروں گی۔ آپ سے شادی کروں گی لیکن آپ کے ضمانت دینے کے بعد۔ اس سے پہلے نہیں ؛

کلیمران :۔ ضمانت کیسی؟

ماڈلین :۔ اس بات کی ضمانت کہ میری شادی کے بعد راؤل یہاں نہیں آئے گا اور میری چچی کی مصیبت ختم ہو جائے گی۔ میں آپ سے سودا کر رہی ہوں۔ چچی کی عزت اور زندگی کے بدلے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے رہی ہوں۔

کلیمران :۔ میں ایک ایسی ضمانت دیتا ہوں جس سے آپ کو میری نیک نیتی کا یقین ہو جائے گا۔ اپنی جان نثاری ثابت کرنے کے لئے میں پراسپر کو بچانے کی کوشش کروں؟

ماڈلین :۔ آپ کی پیشکش کا شکریہ۔ پراسپر قصوروار ہے تو اسے کئے کی سزا بھگتنے دیجئے۔ اور اگر بے قصور ہے تو خدا اس کی حفاظت کرے گا۔

مادام فاؤل اور ماڈلین کھڑی ہو گئیں۔ اس کا مطلب تھا کہ ملاقات ختم ہو گئی ہے۔ کلیمران چلا گیا۔

پراسپر کے مقدمے کی تحقیقات ہو رہی تھی۔ مسٹر فاؤل اس کی تفصیل دونوں عورتوں کو بتا رہا تھا۔ پراسپر چوری سے برابر انکار کر رہا تھا۔ ماڈلین کو پہلے دن سے اس کی بے گناہی کا یقین تھا۔ لیکن مادام فاؤل کو پراسپر کے مجرم ہونے کا پورا یقین تھا۔ وہ یہی سمجھتی تھی کہ بدبخت پراسپر نے راؤل کا چال چلن بگاڑ دیا ہے۔

ماڈلین نے جب سنا کہ پراسپر رہا ہونے والا ہے تو چچا نے خیرات

دینے کے لئے دس ہزار فرانک مانگے۔ اور اپنی دعاؤں کی کتاب سے حروف کاٹ کر خط تیار کیا اور دس ہزار فرانک کے نوٹ اس میں رکھ کر پراسپر کو بھیج دیا۔ خط میں تاکید کی تھی کہ وہ فرانس سے چلا جائے۔ ماڈلین کا خیال تھا کہ اس واقعہ کے بعد فرانس میں پراسپر کی زندگی اس پر شاق گزرے گی ؂

مادام فاول اور ماڈلین کو ایک اور مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ جائمدادیہ نے فینسی ڈریس رقص کی دعوت دی تھی۔ جس میں ان کی شرکت بہت ضروری تھی۔ اس مجلس رقص کے لیے لباس بنانے کے لیے ان کے پاس روپیہ نہ تھا۔ ایک سال سے درزی کا بل بھی ادا نہ ہو سکا تھا ؂

اس مشکل کو ان کی نئی خادمہ پالمیرہ چوکاریلہ نے حل کر دیا۔ اس نے بتایا کہ ایک درزی نے نئی دوکان کھولی ہے۔ وہ شہرت حاصل کرنے کے لیے آپ جیسی ممتاز ہستیوں کی پوشاک قرض پر بنا دے گا ؂

لباس کے بعد زیور کی مشکل پیش آئی۔ دونوں کے تمام زیور گروی تھے۔ اور زیورات پہنے بغیر دعوت میں نہ جا سکتی تھیں۔ ماڈلین نے سوچا میں راؤل کے اس جاؤں گی اور اسے مجبور کروں گی کہ چرائے ہوئے روپے سے کچھ زیور گروی سے چھڑا دے۔ ماڈلین دوسرے دن اس غرض سے کرائے کی گاڑی میں راؤل سے ملنے ویسٹینیٹ گئی اسے معلوم نہ تھا کہ ورڈیورت اور پراسپر بھی اس کا پیچھا کر رہے ہیں۔ اور انھوں نے سیڑھی پر کھڑے ہو کر اس ملاقات کو

کھڑکی سے دیکھ لیا ہے ؛

ماڈلین اس کوشش میں کامیاب نہ ہوئی۔ راؤل نے کہا ڈوبیہ میں نے پراسپر سے بانٹ لیا تھا۔ اور میں نے اپنا حصّہ سب خرچ کر ڈالا ہے ماڈلین نے گروی کی رسیدیں مانگیں اس نے یہ رسیدیں دینے سے بھی انکار کر دیا۔ تاہم ماڈلین نے بہت اصرار کر کے چار پانچ ضروری زیوروں کی رسیدیں لے لیں ؛

کلیمران نے راؤل کو سخت منع کیا تھا کہ رسیدیں ہرگز نہ دے۔ اس بات پر ان کا ایک دفعہ آپس میں جھگڑا بھی ہو گیا تھا۔ جس کو کلیمران کے ملازم جوزف ڈوبیس نے دیکھ لیا تھا۔ آخر کلیمران کو راؤل کی بات ماننی پڑی تھی۔ مارکوئس امید لگائے بیٹھا تھا کہ یہ عورتیں سخت مجبور ہو جائیں گی تو اس سے مدد کی درخواست کریں گی ؛

اب مارکوئس اور راؤل میں بہت سخت مخالفت پیدا ہو گئی تھی۔ مارکوئس اپنے ساتھی سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ سوچ رہا تھا۔ راؤل اس کی نیت کو تاڑ گیا تھا۔ لیکن دونوں کو یقین تھا کہ انھیں کوئی بہت بڑا خطرہ پیش آنے والا ہے۔ اس لیے آپس میں قطعی بگاڑ پیدا کرنا چاہتے تھے جس خطرے سے وہ ڈر رہے تھے۔ جانداد یہ کی مجلس رقص میں انھیں نظر آ گیا ؛

وہ حیران تھے کہ یہ مسخرہ کون ہے۔ جس نے کھلے طور پر مادام فاؤل کے خلاف اشارے اور کنائے کئے۔ اور کہا: "میں تمہارے بھائی گاسٹن

کا دوست ہوں ۔"

مسخرے کی باتوں سے انھیں یقین ہوگیا تھا کہ خطرہ پیدا ہوچکا ہے۔ اسی لیے وہ عورت سے نکلنے کے بعد مسخرے کو خنجر سے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔

راؤل نے پھر ایک دفعہ کلیمران کو مادلین سے دستبردار ہونے کو کہا۔ لیکن کلیمران نے جواب دیا۔ "ہرگز نہیں۔ میں اس سے شادی کروں گا یا مر جاؤں گا۔"

انھیں اچھی طرح معلوم ہوگیا تھا۔ کہ ہماری گرفتاری کی کوشش ہو رہی ہے۔ لیکن انھیں یہ بھی یقین تھا۔ کہ چونکہ ہم خبردار ہو گئے ہیں۔ اس لیے آسانی سے گرفتار نہیں ہو سکتے۔ لیکن "انھیں کیا معلوم تھا کہ ان کا پیچھا کون کر رہا ہے۔"

بائیسویں فصل

انکشاف

مندرجہ ذیل حقائق مسٹر ورڈیورٹ نے اکٹھے کئے اور مرتب کئے:۔

مسٹر ورڈیورٹ رات کے ساڑھے نو بجے واپس پیرس پہنچا اور سیدھا ہوٹل ڈو گرانڈ آریکنج گیا۔ جہاں پر اسپر کو بے تابی سے انتظار کرتے پایا۔

ورڈیورٹ نے پراسپر سے کہا:۔ "اوہ! بعض اوقات جرم کا محرّک معلوم کرنے کے لئے گزرے ہوئے زمانے میں بہت دور پیچھے جانا پڑتا ہے۔ اگر بیس سال پہلے گارسٹن ڈوکلیمران ایک روز شام کے وقت ٹراسکون کی سرائے میں نہ جاتا تو تین ہفتے پہلے تمھارے سیف میں سے چوری نہ ہوتی۔ ویلنٹین کی محبّت میں اس کے عاشق نے ۱۸۴۷ء میں خنجر کے جو وار کئے تھے ویلنٹین کو ان کی سزا ۱۸۶۶ء میں بھگتنی پڑی۔ کوئی چیز معدوم نہیں ہوتی۔ کوئی بات فراموش نہیں ہوتی۔ لوسنو"

اس نے اپنی بے شمار یادداشتوں کی مدد سے پراسپر کو ساری کہانی سنائی۔

صبح کے چار بجے کہانی ختم کر کے پراسپر سے کہا:۔ "یہ خبیث بہت چالاک ہیں۔ اب خطرے سے آگاہ ہو گئے ہیں لیکن میرے پنجے سے نکل نہیں سکتے۔ ایک ہفتے کے اندر تم اپنی جگہ پھر کام کرنے لگو گے۔ میں نے تمھارے باپ سے اس کا وعدہ کیا ہے"

پراسپر:۔ "آپ نے ان کی اس قدر خباثتوں کا انکشاف کس طرح کیا ہے؟"

موٹے آدمی نے مسکرا کر کہا:۔ "آہ! جب میں کسی کام کے کرنے کا بیڑا اٹھا لیتا ہوں تو اپنی ساری توجہ سے اس میں منہمک ہو جاتا ہوں۔ معمولی سمجھ بوجھ کا آدمی بھی کسی مقصد کے حصول کے لیے اپنے تمام خیالات اور عزم کی تمام تحریکات کو ایک مرکز پر جمع کر لے۔ تو بالعموم اپنا مقصد حاصل کر لیتا ہے۔

البتہ اس قسم کے معاملے میں جو ہمارے سامنے ہے تاریکی میں راستہ دیکھنے کے لئے روشنی کی ضرورت ہے۔ جب میں نے کلیمران کے بھائی کا نام لیا تو اس کی ایک ہی نگاہ نے میرا چراغ روشن کر دیا۔ اس کے بعد میں سیدھا مسئلے کے حل کی طرف چل پڑا۔"

پراسپیرو:۔ "لیکن آپ نے سب کچھ سرانجام کیسے دیا؟ یہ تو سچ مچ معجزہ ہے۔"

مسٹر ورڈ ورٹ نے اس مخلصانہ تعریف سے فخر محسوس کیا اور کہا:۔ "یہ بھی سن لو۔ میں تمہیں اپنے کام کرنے کا طریقہ بتاتا ہوں۔ ہم دونوں نے مل کر اس مسئلے کو حل کرنا شروع کیا تھا۔ تمہیں یاد ہو گا کہ مجھے شبہ ہوا تھا کہ کلیمران بھی اس جرم میں شریک ہے۔

اس کے بعد میں نے ان تمام لوگوں کی نگرانی پر اپنے آدمی مقرر کر دیئے جن پر مجھے شبہ تھا۔ جوزف ڈوبیس کو کلیمران پر اور نینا جیپسی کو مادام مادول اور ماڈلین پر۔"

پراسپیرو:۔ "نینا جیپسی نے اس کام میں شریک ہونا کس طرح منظور کر لیا؟"

ورڈ ورٹ:۔ "یہ میرا راز ہے ——— حال کی نگرانی پر تیز بین آنکھیں اور چوکنے کان مقرر کر چکا۔ تو میں نے ماضی کا جائزہ لینا چاہا۔ اس مقصد کے لیے کلیمران جانے کی ضرورت پیش آئی۔ دوسرے دن میں کلیمران میں تھا۔ وہاں کلیمران خاندان کے قدیم ملازم سینٹ جین کے بیٹے سے ملا۔ بہت نیک دل

بھلا اور سادہ طبیعت آدمی ہے۔ اس نے قیاس سے فوراً سمجھ لیا کہ سرخ رنگ بنانے کی جھاڑی خریدنے آیا ہوں ۔

پراسپر:۔ (تعجب سے) جھاڑی؟

ورڈیلو رسٹاء:۔ جی ہاں۔ میں تمہیں یہ بتا دوں کہ اس وقت میں اس لباس میں نہیں تھا جو اس وقت پہن رکھا ہے۔ اس کے پاس سرخ رنگ بنانے کی جھاڑی تھی جسے وہ بیچنا چاہتا تھا۔ ہم نے اس جھاڑی کے سودے کی گفتگو شروع کی۔ اور اس میں سارا دن گزر گیا۔ ہم نے شراب کی ایک درجن بوتلیں خالی کر دیں۔ کھانے کا وقت ہونے تک، سینٹ جین کا بیٹا شراب کے نشے میں تھا۔ میں نے نو سو فرانک میں جھاڑی خرید لی۔ اس کو تمہارے والد فروخت کر دیں گے ۔

اس سودے پر میرے نو سو فرانک خرچ ہوئے۔ اس کے عوض مجھے کلیمران کی کہانی، گاسٹن کے معاشقے کا حال، اس کا فرار، اور لوئس کے گھوڑے سے گرنے کا تمام حال معلوم ہو گیا۔ اس کے علاوہ مجھے یہ بھی پتہ چلا۔ کہ کلیمران کو فرانس واپس آئے بارہ مہینے ہو چکے ہیں۔ اس نے واپس آتے ہی قلعہ کلیمران کو خاوجیریو نامی ایک شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ خریدار کی بیوی میہونہ نے کلیمران سے چھپ کر ملاقات کی تھی۔ میں اسی شام رون عبور کر کے میہونہ سے ملنے گیا۔ اس کے پاجی خاوند نے اس بے چاری کو پیٹ پیٹ

کر مخبوط الحواس بنا دیا ہے۔ میہونہ کو میں نے مطمئن کر دیا کہ کلیمران نے مجھے اس کے پاس بھیجا ہے۔ اور اس نے جو کچھ اسے معلوم تھا سب مجھے بتا دیا۔"

پراسپر تحقیقات کے اس قدر سادہ طریقے پر حیران رہ گیا۔

ورڈ یورٹ نے پھر بات شروع کی:۔

"اب اصلی سراغ میرے ہاتھ آگیا تھا۔ گاسٹن کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں مجھے کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ آپ کے والد کے ایک دوست لافورکیڈ نامی نے مجھے بتایا کہ گاسٹن نے اولوردن میں دھاتیں ڈھالنے کا ایک کارخانہ خرید لیا تھا۔ اور اسی جگہ فوت ہو گیا تھا۔ اس کے فوت ہونے کے چھتیس گھنٹے بعد میں اولوردن جا پہنچا۔"

پراسپر:۔ "آپ تھکنا نہیں جانتے۔"

ورڈ یورٹ:۔ "میرا عقیدہ ہے کہ لوہے کو ٹھنڈا نہ ہونے دیا جائے۔ وہاں میں گاسٹن کے ملازم مانیول سے ملا۔ اس نے مارکوئس دو کلیمران کی ملازمت چھوڑ دی ہے۔ اب وہ سپین واپس جا رہا تھا۔ چند روز کے لئے راستے میں ٹھہر گیا تھا۔ اس سے میں نے گاسٹن کی زندگی کے چھوٹے بڑے تمام حالات سن لیے۔ اس کی بیماری اور موت واقع ہونے کی تمام جزئیات پوچھیں۔ مانیول ہی سے مجھے لوئس کے وہاں جانے کا علم ہوا۔ ایک سرائبان نے بتایا کہ انہی دنوں ایک جوان مزدور بھی یہاں آیا تھا۔ میں نے سمجھ لیا کہ یہ راؤل تھا۔"

پراسپر: "لیکن آپ کو ان کی کارآمد گفتگو کی تفصیل کہاں سے معلوم ہوئی؟"

ورڈ ڈیورٹ: "تم خیال کر رہے ہو گے کہ اس بارے میں میں نے قیاس سے کام لیا ہے۔ اگر تمہارا خیال یہ ہے تو درست نہیں ہے۔ اس دوران میں میرے ماتحت ہر جگہ مسلسل کام کر رہے تھے۔ کلیمران اور راؤل ایک دوسرے سے بدگمان ہو چکے تھے اس لیے وہ اپنی خط و کتابت کو ضائع نہیں کرتے تھے۔ جوزف ڈوبیس نے یہ خطوط پیدا کر کے اکثر کی نقل اتار لی اور زیادہ ضروری خطوط کے فوٹو لے کر مجھے بھیج دئے۔ بلنا بھی دروازے کے پیچھے کان لگائے سنتی رہتی تھی۔ جو سنتی تھی حرف بحرف مجھے پہنچا دیتی تھی۔ بلنکر کے گھر کا حال معلوم کرنے کے لیے میرے پاس ایک اور ذریعہ بھی ہے۔ جو میں کسی وقت تمہیں بتاؤں گا۔"

پراسپر: "اس کا مجھے علم ہے۔"

ورڈ ڈیورٹ: "دوست! اب تم بتاؤ۔ تم کیا کرتے رہے؟"

پراسپر گھبرا گیا۔ رنگ سرخ ہو گیا۔ جواب دیا: "مجھے افسوس ہے۔ مجھ سے ایک حماقت ہو گئی ہے۔ میں نے ایک اخبار میں پڑھا کہ کلیمراں اور مادلین کی شادی ہونے والی ہے۔"

ورڈ ڈیورٹ: "پھر تم نے کیا کیا؟"

پراسپر: "میں نے مسٹر فاول کو ڈاک کے ذریعے ایک گمنام خط بھیجا جس

میں اشارہ کیا کہ اس کی بیوی راؤل سے مل کر اسے دھوکا دے رہی ہے۔

وارڈ یورٹ نے زور سے میز پر ہاتھ مارا اور چلا کر کہا۔ "پاچی انتونے میرا سارا منصوبہ خاک میں ملا دیا"۔

موٹا آدمی کمرے میں ٹہلنے لگا۔ اس کا چہرہ دیکھ کر ڈر لگتا تھا۔

وارڈ یورٹ:۔ "تم بچے ہو۔ پاگل ہو۔ تمہیں میرے اوپر اعتماد نہ تھا؟"

پراسپر:۔ "حضور آپ یہاں موجود نہ تھے۔ اور اس خبر کے پڑھنے سے میں بے قابو ہو گیا تھا"۔

وارڈ یورٹ:۔ "جانتے ہو تم نے مجھے کس خطرے میں ڈال دیا ہے۔ معدے چند ایسی ہستیاں ہیں جن کا میں دل سے احترام کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک سے میں نے ایک وعدہ حلفیہ کیا تھا۔ اور تم نے اس وعدہ کے ایفا ہونے کو غالباً ناممکن بنا دیا ہے۔ خیر۔ اب ہمیں اس کی تلافی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خط کس وقت ڈاک میں ڈالا تھا؟"

پراسپر:۔ "کل شام کے وقت۔ لیٹر بکس میں ڈالتے ہی مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا"۔

وارڈ یورٹ:۔ "کیا بجا تھا اس وقت؟"

پراسپر:۔ "دس"۔

وارڈ یورٹ:۔ "اس کا مطلب ہے۔ مسٹر فاول کو تمہارا خط اپنی دوسری ڈاک

کے ساتھ آج صبح ملا ہوگا۔ جب ملا ہوگا تو غالباً وہ اپنے کمرے میں اکیلا ہوگا۔ یاد ہو تو لفظ بلفظ بتاؤ تم نے خط کیا لکھا تھا؟"

پرائیس کو خط کا مضمون لفظ بلفظ یاد تھا۔ سنا چکا تو ورڈلیورٹ نے کہا: "عجیب گمنام خط ہے۔ ہر بات مخدوف ہے۔ ایک بات کا بھی کچھ ٹھیک نہیں۔ طعنہ آمیز اور ناقابل اعتبار ہے۔ پھر تو کہو ایک بار۔"

پرائیس ختم کر چکا تو اس کے سامنے کھڑے ہو کر کہا: "تمہارے خط کا خوفناک اثر ہوا ہوگا۔ بینکر تیز طبیعت کا آدمی ہے۔ ہے یا نہیں؟"

پرائیس:۔ "مجسم تندی ہے۔"

ورڈلیورٹ:۔ اس صورت میں نقصان کی تلافی ہو سکنے کا امکان ہے۔ تیز طبیعت آدمی ہمیشہ اپنے غصے سے ڈرتا ہے۔ وہ اپنے پہلے ہیجان کی متابعت نہیں کیا کرتا۔ اگر مسٹر فاول نے خط پڑھتے ہی دوڑ کر بیوی کے کمرے میں جا کر پوچھا "تمہارے زیور کہاں ہیں؟" تو سمجھو ہماری توقعات کا خاتمہ ہو چکا۔ مادام فاول نے تمام باتوں کا اعتراف کر لیا ہوگا۔"

پرائیس:۔ "اس کے اعتراف کرنے سے بہت زیادہ نقصان پہنچے گا۔"

ورڈلیورٹ:۔ "ہاں۔ میرے ناتجربہ کار دوست۔ بینکر اور بیوی کے تنازعہ کی خبر کی بھنک کان میں پہنچتے ہی پرندے اڑ جائیں گے۔"

پرائیس نے اس بات کو نہیں سوچا تھا۔

وڈلیورٹ نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا:- ان کے بچ کر نکل جانے سے ایک شخص پر مصیبت کا پہاڑ لوٹ پڑے گا۔"

پراسپیرو:- "کیا میں اسے پہچانتا ہوں؟"

وڈلیورٹ:- "ہاں دوست۔ تم اسے جانتے ہو۔ ان کے بچ جانے کا مجھے بھی سخت صدمہ ہوگا۔"

پراسپیرو:- "آپ کو سب کچھ معلوم ہو چکا ہے۔ انھیں گرفتار کرا دیجئے۔"

وڈلیورٹ:- "میری کہانی میں جو خلا ہیں تمھیں نظر نہیں آئے؟ ابھی یہ نکتہ کہ کلیمران نے اپنے بھائی کو زہر دیا تھا یا نہیں حل نہیں ہوا۔"

پراسپیرو:- "آپ نے جو کچھ مجھے بتایا ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ کلیمران نے اپنے بھائی کو زہر دے کر ہلاک کیا ہے۔"

وڈلیورٹ:- "تمھیں یقین ہو گیا ہے لیکن مجھے نہیں۔ میری رائے ہے کہ کلیمران نے بھائی کو زہر دیا ہے۔ لیکن اس کا ثبوت موجود نہیں ہے۔ جس ڈاکٹر نے گاسٹن کے مرض الموت میں اس کا علاج کیا تھا میں اسے ملا ہوں۔ میں نے اس سے مفصل باتیں کی ہیں۔ یہ شخص اپنے فن میں ماہر ہے۔ غور سے دیکھنے والا آدمی ہے۔ ٹوٹکے باز ڈاکٹر نہیں۔ وہ کہتا ہے کہ اسے زہر دیئے جانے کا شبہ نہیں ہے۔ میں نے خود بھی زہروں کی تاثیرات کا مفصل مطالعہ ہے۔ مجھے ایسے کسی زہر کا علم نہیں جس سے وہ علامتیں پیدا ہوتی ہوں جن سے

گاسٹن کی موت واقع ہوئی ۔

پراسپر:۔ "موت کے موقعے کو سامنے رکھا جائے تو شبہ نہیں رہتا"۔

ورڈ ڈیورٹ:۔ یہ ٹھیک ہے۔ لیکن بعض اوقات اتفاقات بھی عجیب طریقے سے مجرم کا ساتھ دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور بات بھی ہے جس کا مجھے ابھی تک کوئی علم نہیں۔ راؤل کی سابقہ زندگی کے حالات، ہمیں معلوم نہیں ۔

پراسپر:۔ "راؤل کی سابقہ زندگی کے حالات کا معلوم ہونا اتنا ضروری ہے؟"

ورڈ ڈیورٹ:۔ ہاں۔ لیکن ہم معلوم کرلیں گے۔ میں نے اپنا ایک ہوشیار دوست پالوٹ نامی لندن بھیج دیا ہے۔ اس نے اطلاع دی ہے کہ مجھے راستے کا سراغ مل گیا ہے ۔

پراسپر ورڈ ڈیورٹ کی بات نہیں سن رہا تھا۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ مجرم ضرور اپنے کیفر کردار کو پہنچ جائیں گے۔ اور بالآخر ماڈلین سے اس کی شادی ہو جائے گی۔ اس وقت وہ مسٹر ورڈ ڈیورٹ کی امداد اور اس کے وسیع وسائل پر حیران ہو رہا تھا۔ پراسپر حیران تھا کہ ورڈ ڈیورٹ اس معاملے میں اس قدر دلچسپی کیوں لے رہا ہے۔ اور جب کام ختم ہو جائے گا تو اپنی خدمات کا کیا معاوضہ طلب کرے گا ۔

خزانچی اس قدر ہیجان میں آیا کہ چلا اٹھا:۔ "جناب! آپ کو اپنی شخصیت

کو چھپائے رکھنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ ایک شخص کو تباہی سے بچایا جائے۔ اس کی تباہ شدہ عزت بحال کی جائے تو اس شخص کو اپنے مربّی کو جاننے کا حق حاصل ہے ؛

وردلورٹ :۔ "بس تھوڑے دن اور صبر کرو۔ ابھی کام ختم نہیں ہوا ہے۔ اور نہ ہی تمہاری شادی ابھی ماڈلین سے ہوئی ہے"۔

گھڑیال صبح کے چھ بجا رہا تھا ؛

وردلورٹ :۔ (حیران گی سے) "چھ بج گئے؟ اور میں نے شام کے وقت ارادہ کیا تھا کہ رات بھر آرام کروں گا"۔

مسٹر وردلورٹ نے باہر نکل کر سیڑھیوں پر سے آواز دی :۔ "مادام ایگزانڈرا"

پراسپر نے سوچا مادام ایگزانڈرا سو رہی ہوگی۔ مادام ایگزانڈرا متواضعانہ اور تبسم سامنے آگئی :۔ "کیا خدمت کروں آپ حضرات کی"

وردلورٹ :۔ "جوزف ڈوبیس اور پالمیرہ کو جلدی بلا دو۔ ان کے پہنچتے ہی مجھے جگا دینا"۔

موٹا آدمی پراسپر کے بستر پر پڑ رہا۔ معذرت کے طور پر پراسپر سے صرف اتنا کہا :۔ "اجازت ہے؟" اور پانچ منٹ بعد گہری نیند سو رہا تھا ؛

نو بجے کے قریب دروازے پر تین دفعہ ہلکی ہلکی دستک ہوئی ؛

مارکوئس کا نوکر جوزف ڈوبیس اندر آیا۔ سانس چڑھا ہوا تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔

دوڑتا ہوا آیا ہے۔ اس نے جلدی سے کہا: "آہ صاحب! شکر ہے آپ واپس آ گئے۔ آپ موجود نہ تھے اور میں حیران تھا کیا کروں۔ کل میں نے آپ کو تین تار دیئے ایک لیون۔ ایک بیوکیئر اور ایک اولورون۔ ایک کا بھی جواب نہ آیا ہے"

ورڈیورٹ: "اس کا مطلب ہے کہ کچھ ہو رہا ہے"

ورڈیورٹ باتیں بھی کر رہا تھی اور اپنے بال وغیرہ بھی درست کر رہا تھا۔ جو نیند میں خراب ہو گئے تھے۔ پھر بیٹھ کر جوزف ڈوبیس سے جو ابھی تک مودبانہ کھڑا تھا کہا:۔ "دوست مفصل بتاؤ۔ واضح کہو۔ اور جتنی جلدی ممکن ہے کہو"

جوزف ڈوبیس: "مجھے معلوم نہیں کہ آپ کا مقصود کیا ہے۔ مجھے ان وسائل کا بھی علم نہیں جن سے آپ کام لے رہے ہیں۔ لیکن آپ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں فوراً کیجئے"

ورڈیورٹ: "تمہاری رائے۔ یہی ہے ماسٹر جوزف؟"

جوزف ڈوبیس: "ہاں۔ تاخیر کریں گے تو پرندے اڑ جائیں گے اور پنجرہ خالی رہ جائے گا۔ انھیں علم ہو گیا ہے کہ ان کا پیچھا کیا جا رہا ہے"

ورڈیورٹ: "کسی نے اتاڑی پن سے کام لیا ہوگا"

جوزف ڈوبیس: "نہیں اتاڑی پن مطلقاً نہیں ہوا۔ انھیں مدت سے شبہ تھا۔ جس رات آپ نے مسخرے کا بھیس بدلا تھا وہ اسی رات کھٹک گئے تھے۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ انھوں نے آپ کو خنجر سے ہلاک کرنا چاہا۔

میرا خیال ہے کل ان کا شبہ یقین میں بدل گیا ہو گا۔"

ورڈ ڈیورٹ: "تار تم نے اسی لیے بھیجا تھا؟"

جوزف ورڈ ڈیورٹ: "اور کیا۔ کل صبح آگ جلانے کے بہانے میں مالک کے کمرے میں تھا۔ وہ اپنے کاغذات ترتیب دینے میں مصروف تھا۔ میں اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کی نظر عقاب کی طرح تیز ہے۔ اسے معلوم ہو گیا کہ کسی نے اس کے کاغذات دیکھے ہیں۔ یہ دیکھ کر اس کا رنگ فق ہو گیا اور وہ بکنے لگا۔"

ورڈ ڈیورٹ: "کہے جاؤ۔"

جوزف ڈوبیس: "حیرت یہ ہے کہ اسے اس کا پتہ کیسے چل گیا۔ میں نے کاغذوں کو نہایت احتیاط سے اسی طرح ان کی جگہ پر رکھ دیا تھا۔ اس کے بعد اس نے ایک ایک کر کے کاغذات دیکھنے شروع کئے۔ پھر یکایک اٹھا۔ آنکھوں سے شعلے برس رہے تھے۔ کرسی کو ایسی ٹھوکر ماری کہ کمرے کے دوسری طرف جا پڑی۔ میری طرف جھپٹ کر آیا اور کہا: "کوئی میرے کاغذات دیکھتا رہا ہے۔ اس کاغذ کا فوٹو لیا گیا ہے۔"

مسٹر ورڈ ڈیورٹ فکر مند ہو گیا۔ اس نے کہا: "پھر؟"

جوزف ڈوبیس: "میں ڈر گیا۔ احتیاطاً ایک لمبی میز بیچ میں کر لی دل ہی دل میں سوچ رہا تھا۔ کہ اسے معلوم کیسے ہو گیا۔ میں نے کہا: "حضور آپ کا خیال

درست نہیں ہے۔ آپ کو دھوکا ہوا ہے۔ یہ ناممکن ہے"۔

اس نے میری بات کی پرواہ نہ کی۔ ایک کاغذ میرے سامنے کرتے ہوئے بولا: "اس خط کا فوٹو لیا گیا ہے۔ میں ثابت کر سکتا ہوں"۔

وہ صحیح کہہ رہا تھا۔ کاغذ پر زرد رنگ کا ایک چھوٹا سا داغ تھا جو فوٹو گرافروں کے ایک محلول سے پڑ جاتا ہے۔

ورڈ ویورٹ ٹوک کر کہا: "مجھے معلوم ہے کہاں جاؤ"۔

جوزف ڈوبیس:۔ ہم باقاعدہ ایک دوسرے جھگڑے۔ اس نے میرا کالر پکڑ کر مجھے جھنجھوڑا۔ پھر اس نے دربان سے کچھ پوچھا۔ اس سے انگریزی میں بات کی اس لیے میں سمجھ نہ سکا۔ بالآخر اس کا غصہ اتر گیا۔ بلیس فرانک نکال کر مجھے دیئے اور کہا: "مجھے افسوس ہے میں نے تم پر سختی کی تم اتنے بیوقوف ہو کہ یہ کام تم سے ہونا ممکن نہیں"۔

ورڈ ویورٹ: "یہ بات اس نے دل سے کہی تھی"۔

جوزف ڈوبیس: "ہاں۔ مجھے اس کا قطعی یقین ہے"۔

موٹے آدمی نے آہستہ سے سیٹی بجائی جس کا مطلب یہ تھا کہ مجھے اس کا یقین نہیں ہے۔

جوزف ڈوبیس:۔ اس کے بعد مالک نے کپڑے بدلے اور باہر نکل کر ہوٹل کے احاطے میں کرائے کی گاڑی لی اور چلا گیا۔ پانچ بجے واپس

Taj Tahir Foundation

آیا تو بہت خوش تھا۔ اس عرصے میں میں نے آپ کو تار بھیج دیئے تھے"۔

ورڈ ڈیورسٹ:۔ "تم اس کے پیچھے نہ گئے"۔

جوزف ڈوبیس:۔ نہیں جناب۔ میں نہیں گیا تھا۔ لیکن میرا ایک دوست اس کے پیچھے گیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ پہلے وہ ایک دلال کے ہاں گیا اور پھر بنک گیا"۔

ورڈ ڈیورسٹ:۔ "بس"؟

جوزف ورڈ ڈیورسٹ:۔ اس سلسلے میں تو اور کوئی بات نہیں۔ ہاں ایک دوسری بات یہ ضرور ہے کہ ان بدمعاشوں نے ماڈموازل پالمیرہ کو گرفتار کرانے کی کوشش کی تھی۔ خوش قسمتی سے آپ نے اس کی پیش بینی کر لی تھی"۔

جوزف ڈوبیس نے جو کچھ بتانا تھا بیان کر چکا تو آخر میں کہا:۔ "میرا خیال ہے اب کے مسٹر ٹریجنٹ سے ملنے جاؤں گا تو وہ تعجب سے ہاتھ ملنے لگے گا۔ اسے گمان نہیں کہ فائل نمبر ۱۱۳ اس قدر بڑھ سکتا ہے"۔

جوزف ڈوبیس کی بات ختم ہونے کے بعد دیر تک خاموشی طاری رہی۔ اس سے زیادہ انتظار نہ ہو سکا:۔ "حضور! اب مجھے کیا کرنا ہے"؟

ورڈ ڈیورٹ:۔ دوست۔ اب تم واپس چلے جاؤ۔ غالباً تمہارے مالک کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ تم یہاں آئے ہو لیکن وہ اس کا اظہار نہیں کرے گا"۔

پراسپر کھڑکی میں کھڑا تھا اس کی متحیرانہ آواز سن کر ورڈ ڈیورٹ خاموش ہو گیا۔

پراسپیرو:۔ کلیمران وہ کھڑا ہے ؛

وارڈ یورٹ اور جوزف ڈوبیس دوڑ کر کھڑکی میں پہنچے۔ واقعی کلیمران کی محترم شخصیت ہوٹل ڈوگرانڈ آریکینج کی نگرانی کر رہی تھی ؛

وارڈ یورٹ :۔ بظاہر اس کی حرکت عقل مندی سے بعید معلوم ہوتی ہے لیکن اسے ایسے ہی کرنا چاہیئے تھا۔ اسے معلوم ہو چکا ہے کہ اس کی نگرانی کی جا رہی ہے اس لیئے معلوم کرنا چاہتا ہے کہ اس کے مخالف کون لوگ ہیں۔ اس غیر یقینی حالت سے اسے بہت تکلیف ہو رہی ہو گی۔ ممکن ہے اسے شبہ ہو کہ اس کے سابق ساتھی لوٹ میں سے حصہ لینے کی غرض سے پیچھے لگے ہوئے ہوں۔ اب جب تک جوزف ڈوبیس ہوٹل سے نکلے۔ وہ وہاں کھڑا رہے گا۔ اور اس کے بعد یہاں آکر تحقیق کرے گا ؛

جوزف ڈوبیس :۔ لیکن میں اس کی نظر بچا کر ہوٹل سے نکل سکتا ہوں ؛

وارڈ یورٹ :۔ ہاں۔ میں بتاتا ہوں۔ ہوٹل اور شراب فروش کے احاطے کے بیچ والی دیوار کو پھاند کر سٹیشنری فروش کی پچھلی منزل سے ہوتے ہوئے ریوڈولا ہوشٹ پہنچ جاؤ گے ؛

جوزف ڈوبیس :۔ (حیران ہو کر) بالکل جناب۔ میں نے سنا ہے آپ پیرس کے ہر مکان سے اسی طرح واقف ہیں یہ ٹھیک ہے ؟

پراسپیرو ان کی باتیں تعجب سے سن رہا تھا۔ اور ان لوگوں کی جانفشانی اور

لاتعلقی سے جنگ کرنے پر حیران رہا تھا۔

جوزف نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد تجویز پیش کی:۔ "میں ایک اور طریقے سے بھی باہر نکل سکتا ہوں۔" جیب میں ہاتھ ڈالے آرام سے باہر چلا جاؤں گا۔ میرے یہاں سے چلے جانے کے بعد مارکوئس یہاں آکر غالباً مادام الیکزانڈرا سے استفسار کرے گا۔ آپ اسے بتا دیجئے کہ کیا جواب دے۔

وڈیورٹ:۔ (قطعی انداز میں) "اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اس قسم کے پختہ کار اور ہوشیار بدمعاش کو اس طرح دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ میری تجویز اس سے بہتر ہے۔ جب سے کلیمران کو معلوم ہوا ہے کہ اس کے کاغذوں کو کسی نے دیکھا ہے وہ لیگورس سے ملا ہے۔"

جوزف ڈوبیس:۔ "نہیں جناب"

وڈیورٹ:۔ "ممکن ہے کچھ لکھ بھیجا ہو۔"

جوزف ڈوبیس:۔ "نہیں۔ مجھے اس کا بھی یقین ہے۔ میں نے ایک ایسا طریقہ اختیار کر رکھا ہے جس سے مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس نے قلم استعمال کیا ہے یا نہیں۔ چوبیس گھنٹے سے قلمیں اپنی جگہ سے نہیں ہلیں۔ کلیمران دوپہر کے کھانے کے بعد کل تھوڑی دیر کے لئے باہر گیا تھا۔ جس آدمی نے اس کا تعاقب کیا تھا اس نے ضمانت دی ہے کہ راستے میں اس نے کچھ نہیں لکھا۔"

موٹے آدمی نے جلدی سے کہا:۔ "تو بسم اللہ میں تمہیں پندرہ مدت بھیس

بدلنے کے لیے دیتا ہوں۔ میں یہاں مارکوئس کی نگرانی کرتا رہوں گا۔"

جوزف بھیس بدلنے گیا۔ یہ دونوں کھڑکی سے مارکوئس کو دیکھتے رہے۔

پراسپر: "آپ مارکوئس پر ہی اتنی توجہ کیوں صرف کر رہے ہیں؟"

ورڈیورٹ: "اس بات کا تعلق مجھ سے ہے۔"

دس منٹ میں جوزف ڈوبیس واپس آگیا۔ اب اس میں بڑے آدمی کا نوکر ہونے کا کوئی نشان نظر نہ آتا تھا۔ نپا تلا چھوٹے درجے کا ایک کلرک نظر آ رہا تھا۔ پراسپر نے اسے پہچان لیا کہ وہی پست قد آدمی ہے جس نے پہلے دن کی تحقیقات میں حصہ لیا تھا۔ جوزف ڈوبیس پھر ایک دفعہ فین فرلاٹ بن گیا تھا۔

مسٹر ورڈیورٹ نے اپنے ماتحت پر اطمینان کی نظر ڈال کر کہا: "برا نہیں۔ برا نہیں۔ پولیس کی بو باس اس قدر رکھتے ہو کہ ایماندار آدمی کانپ اٹھے۔ مجھے ایسے ہی آدمی چاہئیں۔"

فین فرلاٹ کا دل اس تعریف سے خوش ہوا۔ اس نے پوچھا:۔

"حضور! اب کیا کروں؟"

ورڈیورٹ: "جو کام تمہارے سپرد کر رہا ہوں عقل مندی سے کیا جائے تو آسانی سے سرانجام دیا جا سکتا ہے۔ تجویز کی کامیابی کا انحصار تمام جزئیات کو باقاعدگی سے سرانجام دینے پر ہے۔ میں لیگورس کی طرف متوجہ ہونے سے پہلے کلیمران سے نپٹنا چاہتا ہوں۔۔ اس وقت اتفاق سے یہ بدمعاش ایک

دوسرے سے علیحدہ ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ دوبارہ آپس میں نہ مل سکیں"۔

فین فرلاٹ:۔ "سمجھ گیا حضور۔ مجھے حریف کو دھوکے میں ڈالنا ہے"۔

وردی پورٹ:۔ بالکل ٹھیک۔ پچھلے راستے سے ریوڈولا ہوٹل پہنچ جاؤ۔ وہاں سے سینٹ مائیکل کے پل پر چلے جانا۔ وہاں سے دریا کے کنارے پر چڑھ جانا اور گھاٹ کے کسی زینے پر ایسی جگہ کھڑے ہو جانا کہ کلیمران کو نظر آسکو۔ وہ سمجھے گا کہ تم اس کی نگرانی کر رہے ہو۔ اگر اس کی نظر تم پر نہ پڑے تو ہوشیاری سے کوئی ایسی حرکت کر دینا جس سے وہ تمہاری طرف متوجہ ہو جائے۔ تمہیں دیکھتے ہی وہ گھبرا کر چل دے گا۔ اس کا تعاقب کرنا۔ اور کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس چمٹے رہنا۔ وہ سمجھ لے گا کہ پولیس اس کا پیچھا کر رہی ہے۔ اس لیے تمہیں دھوکا دے کر پیچھا چھڑانے کی کوشش کرے گا۔ میرا خیال ہے وہ اس خوف سے واپس اپنے ہوٹل جانے کی جرأت نہیں کرے گا۔ کہ وہاں بھی کوئی پولیس والا موجود ہو گا"۔

فین فرلاٹ:۔ "اور اگر واپس ہوٹل چلا جائے تو؟"

موٹے آدمی نے جواب دیا "میرا خیال ہے نہیں جائے گا۔ اگر یہ حماقت کر بیٹھے تو باہر ٹھہر کر اس کا انتظار کرنا۔ باہر نکلے تو پھر اس کا پیچھا کرنا۔ غالباً ٹرین میں بیٹھ کر کسی جگہ چلا جائے گا۔ سائے بیریا بھی جائے تو اس کا پیچھا نہ چھوڑنا۔ روپیہ ہے تمہارے پاس؟"

فین فرلاٹ :۔ "ماوام الیگزانڈرا سے کچھ لے لوں گا"۔

ورڈ یورٹ :۔ "خرچ کرنے سے نہ گھبرانا۔ تمہارے حساب کی پڑتال میں سختی سے نہیں کروں گا۔ ہاں ایک بات اور ہے۔ یہ خلیفٹ ٹرین میں کسی طرف روانہ ہونے لگے تو مجھے اطلاع دے دیا کرنا۔ بالخصوص رات کے وقت زیادہ ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ اب وہ ایسی حالت میں ہے کہ سب کچھ کر گزرے گا"۔

فین فرلاٹ :۔ "اس پر گولی چلانے کی اجازت ہے؟"

ورڈ یورٹ :۔ "تم پر حملہ کرے تو اجازت ہے۔ تو بہت خوب۔ دوست اب چل پڑو"۔

پراسپیرو :۔ (بڑبڑاتے ہوئے) اس قدر سرد مہری کی آخر کیا ضرورت ہے؟ میرے خلاف اتنے الزامات نہ تھے جتنے کلیمران کے خلاف ہیں۔ میری گرفتاری تو فوراً عمل میں آگئی تھی"۔

ورڈ یورٹ :۔ "کیا؟ اب بھی نہیں سمجھے؟ میں کلیمران کے مقدمے کو راؤل کے مقدمے سے علیحدہ کرنا چاہتا ہوں۔ وہ دیکھو مارکوئس نے ہمارے آدمی کو دیکھ لیا ہے"۔

کلیمران کی گھبراہٹ صاف نظر آرہی تھی۔ چند قدم پل کی طرف گیا۔ پھر دائیں ہاتھ کی طرف مڑ کر ریوسینٹ جیکس کی طرف روانہ ہو گیا۔

اس وقت دروازہ کھلا اور مادام نینا جیپسی یعنی پالمیرہ چوکاریلہ اندر آئی۔ ماڈلین کی ملازمت میں اس کا جو دن بھی گزرتا تھا اپنا نقش اس کے دلفریب چہرے پر چھوڑ جاتا تھا۔ رخسار پیلے پڑ گئے تھے۔ غم کے بوجھ سے دبی ہوئی نظر آتی تھی۔ اس کی زندگی بہت مسرت سے بسر ہوئی تھی۔ لیکن اب وہ مجسم غم اور دل شکستگی بن گئی تھی۔

پراسپر نے گمان کیا نینا دیکھتے ہی اسے لپٹ جائے گی۔ لیکن نینا نے جیسے پراسپر کو پہچانا ہی نہیں۔ یونہی تھوڑا سا سر جھکایا۔ اس کی ساری توجہ مسٹر ورڈیورٹ کی طرف تھی۔ وہ اسے اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے حیوان اپنے مالک کو دیکھتا ہے۔ ورڈیورٹ نے پدرانہ شفقت سے کہا۔ "بہت خوب! میری بچی! کیا خبر ہے؟"

نینا: "مجھے یہ خبر بہت پہلے پہنچا دینی چاہیئے تھی۔ لیکن آ نہ سکی۔ آخر میں نے مادموازل ماڈلین سے درخواست کی کہ کوئی بہانہ کر کے باہر جانے کی اجازت لے دے۔"

ورڈیورٹ: "جب تک میں خود مادموازل ماڈلین سے مل سکوں میری طرف سے ہم پر اعتماد کرنے کا شکریہ ادا کر دینا۔ ہم نے جو سمجھوتا ان سے کیا ہے اس پر قائم ہیں؟"

نینا: "ہاں جناب"

ورڈیورٹ: "مارکوئس کی خوب آؤ بھگت ہوئی ہوگی؟"

نیلسا:۔ "ہاں۔ شادی کی بات طے ہو جانے کے بعد اب وہ ہر روز شام کے وقت آتا ہے۔ ماڈ موازل محبت سے اس کی پذیرائی کرتی ہیں۔ مارکوئس بہت خوش ہے"۔

پراسپر کو اس پر بہت غصہ آیا۔ وہ ورڈیورٹ کا منصوبہ سمجھ نہ سکا۔ چیخ کر بولا:۔ "کیا؟ یہ ملعون یہ جہنمی چور رہا ڈلین سے معاشقہ کر رہا ہے؟ جناب آپ نے تو مجھ سے کچھ اور وعدہ کیا تھا۔ کیا آپ نے جھوٹی امید دلا کر مجھے تسلی دینے کی کوشش کی ہے؟"

مسٹر ورڈیورٹ نے آمرانہ حرکت سے اسے شکایت بند کرنے کو کہا:۔ "بس بس۔ تم حد سے زیادہ ایماندار ہو۔ اپنے لئے خود کچھ نہیں کر سکتے تو دوسروں کی راہ میں مشکلات مت کھڑی کرو۔ جو رکاوٹ میری راہ میں پیدا کر چکے ہو وہی کافی ہے"۔

پھر جیپسی سے مخاطب ہو کر کہا:۔ "اچھا بچی! اور کیا معلوم کیا تم نے"؟

جیپسی:۔ "میں اس کو مثبت بات نہیں کہہ سکتی۔ ممکن ہے میرا خدشہ بے معنی ہی ہو۔ مگر مجھے ایسے معلوم ہوتا جیسے اس خاندان پر بہت بڑی مصیبت نازل ہونا چاہتی ہے۔ کوئی عظیم تباہی آنے والی ہے۔ مادام فاول سے میں کچھ بھی معلوم نہیں کر سکی۔ وہ اس طرح معلوم ہوتی ہے کہ کالبد ہے اور روح نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بھتیجی پر اعتبار نہیں کر رہی اور اس سے کوئی بات چھپائے ہوئے ہے"۔

ورڈیورٹ :۔ "اور مسٹر فاول؟"

چیپسی :۔ اسے کوئی سخت صدمہ پہنچا ہے۔ کل سے دیوانہ ہو رہا ہے۔ یہ تبدیلی سب کو نظر آ رہی ہے جھلایا ہوا ہے بات بات پہ بگڑ بیٹھتا ہے۔ اور سخت گھبرایا ہوا ہے۔ یوں نظر آتا ہے کہ اب بھڑک کے ہی دالا ہے۔ بیوی کو دیکھتا ہے تو اس کی آنکھوں میں ایک عجیب وحشتناک جھلک نظر آتی ہے۔ کل شام مسٹر ڈوکلیمران آیا۔ تو اس کے آتے ہی کسی کام کا بہانہ کر کے بہت جلدی باہر چلا گیا۔"

ورڈیورٹ نے پراسپر کو معنی دار نظر سے دیکھ کر کہا :۔ "افسوس۔ افسوس۔ میں نے تمہیں نہیں کہا تھا؟"

پراسپر :۔ "درست ہے جناب"

ورڈیورٹ :۔ "بے چارا اب ثبوت ڈھونڈھ رہا ہے۔ کیا مادام فاول اور مادلین کل باہر گئی تھیں؟"

چیپسی :۔ "تھوڑی دیر کے لیے"

ورڈیورٹ :۔ "اس عرصے میں فاول کیا کرتا رہا؟"

چیپسی :۔ "وہ گھر میں رہا۔ خواتین مجھے اپنے ساتھ لے گئی تھیں"

ورڈیورٹ :۔ "یقیناً اس نے ثبوت ڈھونڈھا ہو گا جو اسے مل گیا ہے۔ افسوس پراسپر! تمہارے گمنام خط سے بہت زیادہ نقصان پہنچنے کا

اندیشہ ہے ؛

جیپسی :۔ "اب میں سمجھ گئی مسٹر فاول کو سب کچھ معلوم ہو گیا ہے"

ورڈ ڈیورٹ :۔ "تمہارا مطلب ہے اسے اصل حقیقت کا علم ہو گیا ہے"

جیپسی :۔ "میں اس کا یہ حکم نہیں سمجھی تھی۔ کاویلون کو بھی اس پر تعجب ہوا تھا"

ورڈ ڈیورٹ :۔ "کون سا حکم"

جیپسی :۔ "مسٹر کاویلون نے مسٹر فاول کو اپنے نوکر مسٹر ایوارٹ کو یہ حکم دیتے سنا تھا۔ "ساری کی ساری ڈاک جس کے نام بھی ہو پہلے میرے پاس لائی جائے۔ اس میں ذرہ برابر کوتاہی کی تو موقوف کر دیئے جاؤ گے۔ گھر کا مالک میں ہوں"

ورڈ ڈیورٹ :۔ "یہ حکم اس نے کس وقت دیا تھا"

جیپسی :۔ "کل دوپہر کے بعد"

ورڈ ڈیورٹ :۔ (برافروختگی سے) "اسی بات کا مجھے ڈر تھا بالکل واضح ہے کہ اس نے دل میں ایک قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ اور پورا انتقام لینے پر تل گیا ہے۔ کوئی ایسی صورت ہے کہ ہم اس کے منصوبے کو ناکام بنا سکیں ؟ کیا اس کی آنکھوں پر ہم اس قدر موٹی پٹی باندھ سکتے ہیں کہ اسے گمنام خط کے جھوٹے ہونے کا یقین ہو جائے ؟"

پراسپر نے جو حرکت کی تھی اس کے لیے اسے معذور قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کی حماقت نے ورڈ ڈیورٹ کی آسان تجویز کو تہ و بالا کر دیا۔ اس کی تلافی

کے لیے کوئی موثر طریقہ کار ڈھونڈنا تھا۔

وارڈ یورٹ نے نینا جیلسپی کا شکریہ ادا کرنے کے بعد اسے جانے کی اجازت دے دی۔ لیکن نینا کھڑی رہی اور پوچھا: "جناب! اور کالداس؟"

وارڈ یورٹ: (اپنی کپکپاہٹ چھپا کر) "میں نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ اسے ضرور ڈھونڈھ دوں گا۔ میرے وعدے پکے ہوا کرتے ہیں۔ خدا حافظ۔"

دو ہفتے میں پراسپر اس نام کو دو دفعہ سن چکا ہے۔ پہلی دفعہ پولیس کے دفتر کی دہلیز میں ایک ادھیر عمر کے محترم شخص کی زبان سے سنا تھا جس نے اسے مدد کا یقین دلایا تھا۔ دوسری دفعہ مجسٹریٹ نے پیشی کے دوران میں جیلسپی کے متعلق اس نام کو اس کے منہ پر مارا تھا۔ پراسپر نے اس نام کو یاد کرنے کی بیحد کوشش کی لیکن یاد نہیں آتا تھا۔

دوپہر ہو گئی تھی۔ وارڈ یورٹ کو بھوک محسوس ہوئی۔ مادام اینگزانڈرا کو کھانے کے لیے کہا گیا۔ اس نے فوراً تیار کر دیا۔ آج پہلی دفعہ پراسپر کو مسٹر وارڈ یورٹ کے چہرے پر بے چینی اور گھبراہٹ کی علامتیں نظر آئیں۔ اس سے وہ خود بھی پریشان ہو گیا۔ اس نے ہمدلہ کر کے کہا: "حضور! مجھے افسوس ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ میں نے آپ کو خوفناک مشکل میں ڈال دیا ہے۔"

وارڈ یورٹ: ہاں۔ اس کو خوفناک ہی کہا جا سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ تعجیل سے کام لیا جائے یا انتظار کیا جائے؟ یہ بھی ہے کہ میں نے وعدہ حلفیہ کر رکھا ہے

تئیسویں فصل

پراسپر کے گمنام خط نے مسٹر فاول پر ہیبتناک تاثیر کی۔ یہ خط اچانک بجلی کی طرح اس پر گرا۔ اس کی بیوی ایسے آدمی سے مل کر اسے دھوکا دے رہی ہے جو اس قدر ذلیل ہے کہ اس کے زیورات بھی چرا چکا ہے۔ خط میں یہی لکھا ہے۔ اس خیال کے تصور سے اس کے ہوش و حواس گم ہو گئے۔ چند منٹ بعد سوچنے کے قابل ہوا تو چلا کر اپنے آپ سے کہنے لگا۔ "یہ دلالہ تہمت ہے یہ۔ شرمناک حرکت سے زیادہ نہیں ہے۔ میں اس کا خیال تک نہیں کروں گا۔ مجھے اپنے دل کو اس خیال سے آلودہ نہیں کرنا چاہیئے"۔

وہ یہ کہہ رہا تھا اور کچھ سوچ بھی رہا تھا۔ اسے فوراً خیال آیا "اور اگر بات سچی ہو"؟

اس خیال نے اس کا دل غضب سے لبریز ہو گیا۔ ایسا غضب جو آدمی کو اندھا کر دیتا ہے۔ جس سے آدمی ہر قسم کا جرم کر گزرتا ہے۔

اس نے گمنام خط کو انگیٹھی میں پھینک دیا تھا۔ پھر اٹھا کر دیکھنے لگا کہ شاید

طرز تحریر سے لکھنے والے کا سراغ مل جائے۔ اس نے ڈاک خانے کی مہر بھی پڑھی۔ دونوں سے کچھ پتہ نہ لگ سکا۔ مرسل کا سراغ لگانا محال ہے۔

مسٹر فاول کا دل کہہ رہا تھا کہ یہ خط توجہ کے قابل نہیں ہے۔ اس کو جلا دینا چاہیئے۔ لیکن جلا دینے سے دل کا شبہ دور نہیں ہو سکتا۔

پھر اسے خیال آیا کہ خط بیوی کو دکھا دوں۔ لیکن بیوی مجرم ہے تو خط دیکھنے کے بعد احتیاط سے کام لینے لگے گی۔ اور جن وسائل سے حقیقت کا علم ہو سکتا ہے ان کو برباد کر دے گی۔

آخر کافی سوچ بچار کے بعد اس نے فیصلہ کیا کہ جب تک بیوی کے خلاف، یا اس کے حق میں ثبوت بہم نہ پہنچے بیوی کی نگرانی کرنی چاہیئے۔ اسے خیال آیا کہ خط کے غلط یا صحیح ہونے کا فیصلہ ایک آسان ترکیب سے ہو سکتا ہے۔ خط میں لکھا ہے کہ میری بیوی کے زیورات گروی ہو چکے ہیں۔ اگر یہ بات غلط ہے تو باقی تمام باتیں بھی جھوٹی ہیں۔

مسٹر فاول سوچنے لگا کہ بیوی کے زیورات کے صندوقچے اس طرح دیکھنے چاہئیں کہ اس کو علم نہ ہو سکے۔ وہ یہی سوچ رہا تھا کہ کھانا تیار ہو گیا۔ دسترخوان پر اس نے پریشانی کی کوئی علامت ظاہر نہ ہونے دی۔ اپنے اڑے ہوئے رنگ کو چھپانے کی غرض سے مسلسل باتیں کرتا رہا۔

موقعہ ملا تو بیوی سے پوچھا "آج باہر جاؤ گی؟" اس نے جواب دیا۔ "ہاں۔

موسم خراب ہے۔ مگر مجھے اور ماڈلین کو ایک دو جگہ جانا ہے"۔

مسٹر فاول:۔ "کس وقت ارادہ ہے؟"

مادام فاول:۔ "کھانا ختم ہوتے ہی"۔

کھانے کے بعد بلنکر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ وہاں جانے سے پہلے اپنے بیٹے لوسین کو کسی کام پر باہر بھیج دیا۔ وہ چاہتا تھا کہ بیوی کے زیورات کی تلاشی لیتے وقت گھر میں کوئی نہ ہو۔

آدھ گھنٹے کے بعد گاڑی کے پہیوں کی آواز سنائی دی۔ اس نے سمجھ لیا کہ بیوی چلی گئی۔ اٹھ کر بیوی کے کمرے میں آیا۔ زیورات کا در۔ از کھول کر دیکھا۔ بہت سی ڈبیاں موجود نہ تھیں۔ جو موجود تھیں وہ بھی خالی تھیں۔

"گمنام خط سچا ہے!"

اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ "نہیں۔ ممکن نہیں"۔

خیال ہوا ممکن ہے بیوی نے زیورات صاف ہونے کے لیے بھیج دیئے یا ان کے رکھنے کی جگہ تبدیل کر دی ہو۔ اس لیے اس نے کمرے کی ہر ایک جگہ کی تلاشی لی۔ لیکن زیورات وہاں نہ تھے۔

مسٹر فاول کو یاد آیا کہ بیوی نے جائداد یہ کی دعوت میں بھی زیور نہ پہنے تھے۔ میں نے اس سے پوچھا تھا تو کہا۔ "میرے زیورات کا سب کو علم ہے۔ پہننے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ وہ میرے اس لباس پر بھلتے بھی نہ تھے"۔

یکایک امید پیدا ہوئی کہ شاید ماڈلین کے کمرے میں ہوں۔ دوڑ کر بھتیجی کے کمرے میں گیا۔ وہاں بھی سات آٹھ ڈبیوں کے سوا جو خالی تھیں کچھ نہ تھا۔

"ماڈلین بھی بیوی کے جرم میں اس کا ساتھ دے رہی ہے!" دونوں مل کر مجھے فریب دے رہی ہیں۔"

مسٹر فاول ایک کرسی پر گر پڑا۔ آنکھوں سے موٹے موٹے اشکوں کا سیلاب بہنے لگا۔ دل سے دردناک آہیں اٹھنے لگیں۔

اس نے بیس سال کی مدت میں شادمانی اور مسرت کا عظیم الشان محل بنایا تھا۔ وہ اس محل کو اس قدر مضبوط سمجھ رہا تھا کہ اس کی دانست میں اتفاقات کی شوخیاں اس کو صدمہ نہ پہنچا سکتی تھیں۔ لیکن "آنکھ جھپکنے میں بے مثال عمارت ریزہ ریزہ ہو گئی"۔

مسٹر فاول مایوسی اور شکستہ دلی کی حالت میں بہت دیر نہ رہا۔ شکستہ دلی کی جگہ غیظ و غضب اور انتقام جوئی کے جذبے نے لے لی۔ اس نے سوچا زیورات کا موجود نہ ہونا قطعی ثبوت نہیں ہو سکتا۔ لیکن مزید ثبوت بہم پہنچا لینا مشکل نہیں۔

اس نے اپنے خاص خدمت گار کو بلا کر حکم دیا کہ تمام خطوط، جس کے نام بھی ہوں، پہلے میرے پاس لائے جائیں۔ گھر کا مالک میں ہوں۔

اس نے بعد سینٹ ہیلی کے ایک وکیل کو لکھا کہ لیگورس خاندان بالخصوص راؤل کے متعلق صحیح صحیح معلومات بہم پہنچائے۔ اور کلیمران کی زندگی کے

حالات معلوم کرنے کے لیے خود پولیس کے مرکزی دفتر میں گیا۔

پولیس بعض معاملات میں مقبرے کی سی خاموشی اختیار کر لینے میں ماہر ہے۔ بجواب دیا مجسٹریٹ کے حکم کے بغیر ہم آپ کو کچھ نہیں بتا سکتے۔ بڑے مہذبانہ طریقے سے مسٹر فادل سے پوچھا کہ آپ ایک فرانسیسی شہری کے ذاتی حالات کیوں معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ تسلی بخش جواب نہ ملنے پر سرکاری وکیل سے درخواست کرنے کا مشورہ دیا گیا۔

بینکمہ پہلے سے زیادہ غصے سے بھرا ہوا پولیس کے دفتر سے واپس گھر آیا۔ یہاں سینٹ ڈیمی سے وکیل کا جواب پہنچ چکا تھا۔ لکھا تھا کہ لیگورس خاندان کی حالت بہت خراب ہے۔ راؤل ڈولیگورس کا نام کسی نے نہیں سنا۔ مادام لیگورس کے گھر صرف دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ لڑکا کوئی نہیں ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس انکشاف کے بعد شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی۔ اسے یقین ہو گیا کہ بیوی کی رذالت اور دورنگی اس درجہ ہے کہ اس کے خواب و خیال میں بھی نہ آ سکتی تھی۔ اس نے کہا: "اس بدبخت، اس مردود نے محبوب کو ہر وقت سامنے رکھنے کی خاطر اسے اپنا بھانجا، جس کا وجود ہی نہیں، بنایا اور یہاں اس کا تعارف کرایا۔ بے شرمی کی یہ حد کہ میرے گھر میں آنے جانے لگا۔ اس سے عشق کیا۔ اس کے ناپاک ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دیا۔ اور میرا روپیہ اسے دیتی رہی۔ بذات موت

کی سزا کے مستحق ہیں ۔"

خوفناک اطمینان سے دل میں کہا: "اب میرے فریب دینے کا موقع آیا ہے ۔"

کھانے پر خوب ہنستا اور مذاق کرتا رہا لیکن جب کلیمران ۹ بجے کے قریب آیا تو اس خیال سے باہر چلا گیا کہ کہیں اس کے سامنے بے قابو نہ ہو جاؤں ۔

ڈاک کے متعلق اس نے جو انتظام کیا تھا اس کا فائدہ دوسرے ہی دن معلوم ہو گیا۔ ایک خط پر ویسینٹ کے ڈاک خانے کی مہر لگی ہوئی تھی۔ بڑی احتیاط سے لفافہ کھولا اور پڑھا:۔

"پیاری خالہ

مجھے آج ہی آپ سے ملنے کی سخت ضرورت ہے۔ انتظار کر رہا ہوں۔ آپ کے ہاں نہ آنے کا سبب ملاقات کے وقت بتا دوں گا۔

راؤل ۔"

مسٹر فاول نے جوش سے کہا: "پکڑ لیا میں نے" دراز سے ریوالور نکالا اور خوشی سے اس کو دیکھنے لگا ۔

مسٹر فاول کا خیال تھا کہ کوئی مجھے نہیں دیکھ رہا۔ مگر اس کا یہ خیال غلط تھا ۔ نینا جیپسی ہوٹل ڈوگر انڈ آرکینج سے واپس آ گئی تھی۔ چابی کے سوراخ سے سب کچھ دیکھ اور سن رہی تھی۔ مسٹر فاول کی حرکات سے اس کے ارادے کو سمجھ گئی ۔

مسٹر فاول نے ریوالور کتابوں کی الماری پر رکھ کر لفافہ دوبارہ بند کر دیا۔ اور اس خیال سے کہ بیوی کو شبہ نہ ہو کہ کسی نے خط دیکھ لیا ہے خود جا کر دربان کو دے آیا۔

اس کے جانے اور آنے میں دو منٹ سے زیادہ نہ لگے ہوں گے۔ مادام جیلیسی کے لیے یہ دو منٹ بہت کافی تھے۔ خطرے کی اہمیت کے پیش نظر اس نے جرأت کر کے پستول سے گولیاں نکال لیں۔ مادام جیلیسی نے سوچا: "پہلا خطرہ دور ہو گیا۔ اب میں جلدی سے کاویلون کے ہاتھ ورڈیورٹ کو خبر بھیج دوں تو شاید وہ بروقت مداخلت کر سکے۔"

ایک گھنٹہ بعد مادام نے گاڑی لائے جانے کا حکم دیا۔ اس میں بیٹھ کر راؤل سے ملنے روانہ ہو گئی۔

مادام جیلیسی نے دل میں کہا:۔

"خدا کرے مسٹر ورڈیورٹ وقت پر پہنچ جائے۔ نہ پہنچا تو مادام فاول اور راؤل کی خبر نہیں۔"

چوبیسویں فصل

مارکوئس ڈو کلیمران کو یقین ہو گیا تھا۔ کہ راؤل اس کے اور ماڈلین کے

درمیان رکاوٹ ثابت ہو رہا ہے۔ اس لیے اس نے راؤل سے نجات حاصل کرنے کا عزم کر لیا۔

اس سے دوسرے دن راؤل پیرس سے پیدل ویسلینٹ واپس جا رہا تھا کہ تین آدمیوں نے اچانک اس پر حملہ کیا۔ اس نے بڑی پھرتی سے اپنے آپ کو ان سے چھڑایا۔ بائیں بازو پر ایک گہرے زخم کے سوا اور کوئی زخم نہ آیا۔

اس نے آئندہ احتیاط سے کام لینے اور ہر وقت پستول پاس رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اس واردات کے متعلق اسے اپنے ساتھی پر کوئی شبہ نہ ہوا۔

دو دن بعد وہ ۳۱ ہوٹل میں گیا جہاں اکثر جاتا تھا۔ وہاں ایک موٹے تازے آدمی نے خواہ مخواہ اس سے جھگڑا مول لیا۔ اور اپنا ملاقاتی کارڈ اس کے منہ پر مار کر کہا۔ "میں آپ سے نپٹنے کے لیے حاضر ہوں۔"

راؤل چاہتا تھا کہ جھپٹ کر اسے پکڑے اور اسی جگہ اس کی گوشمالی کر دے لیکن دوستوں نے روک دیا۔ راؤل نے اس آدمی سے کہا۔ "بہت اچھا جناب۔ کل گھر ٹھہریئے گا۔ آپ کو مجھ سے تلوار کا مقابلہ کرنا ہو گا۔ اور میرے دوست آپ کے پاس مقابلے کی تفصیلات طے کرنے آئیں گے۔"

راؤل کا غصہ کم ہوا تو کارڈ اٹھا کر پڑھا:۔

ڈبلیو۔ ایچ۔ بی۔ جیکب سن

گریبالڈی کا سابق رضاکار

جنوبی فوج کا سابق افسر
(اٹلی - امریکہ)

۳۰ - ریولیدن

راؤل نے دل میں سوچا "شمشیر بازی کی درس گاہ میں ایک دو مقابلے جیت لئے ہوں گے۔ اب بہادری کا دعوی کر رہا ہے"۔

راؤل کی رائے اس قسم کے معزز ہیرو کے متعلق جو اپنے ملاقاتی کارڈ پر اپنی فوجی ملازمتوں کا تذکار کرتے ہیں اچھی نہ تھی۔ لیکن چونکہ بہت سے لوگوں نے اس کی بے عزتی ہوتے دیکھی تھی۔ اس لیے دو دوستوں کو جیکب سن کے پاس جانے کو کہا اور ہدایت دی کہ اس کا جواب مجھے ہوٹل ڈولوور پہنچا دینا۔ راؤل کا ارادہ ہوٹل ڈولوور میں رات گزارنے کا تھا۔

یہ انتظام کر کے وہ اس شخص کے حالات معلوم کرنے کے لیے روانہ ہوا۔ اسے معلوم ہوا کہ وہ ایک مشتبہ سے مکان میں رہتا ہے۔ جہاں بدنام قسم کی عورتوں کی آمد و رفت ہے۔ نرالی طبیعت کا آدمی ہے۔ اس کا یگانہ سرمایہ اس کی فوجی خدمات اور کئی قسم کے دوسرے کرتب ہیں۔ عموماً گھر سے باہر رہتا ہے۔ رات کو دیر میں گھر آتا ہے۔ اس کی زندگی معما معلوم ہوتی ہے"۔

اس تحقیقات سے نیز اس وجہ سے کہ لڑنے کی کوئی وجہ موجود نہیں وہ بہت پریشان تھا۔ اس نے یہ واقعہ مارکوئس کو نہ بتایا۔ راؤل رات گئے

ہوٹل ڈولوور آیا تو مارکوئس ابھی تک جاگ رہا تھا۔

دوسرے دن صبح کے قریباً ساڑھے آٹھ بجے راؤل کے دوستوں نے آکر بتایا کہ جیکب سن اسی وقت بولٹس ڈو دنسی نیزری میں تلوار کا مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔

راؤل تیار ہو کر وہاں پہنچا۔ مقابلہ شروع ہونے کے ایک ہی منٹ بعد راؤل کے دائیں سینے کے اوپر خراش آگئی۔

سابق فوجی افسر نے لڑائی جاری رکھنے پر اصرار کیا لیکن راؤل کے معاونوں نے کہا "بس بہت ہو لیا۔ ہم اپنے آدمی کی زندگی کو خطرہ میں نہیں ڈال سکتے"۔ راؤل نے بھی مجبوراً یہ فیصلہ قبول کیا۔ وہ دل میں اس طرح سستے چھوٹ جانے پر خوش ہو رہا تھا۔

راؤل کے دل میں خیال گزرا کہ دونوں دفعہ بلاوجہ اس پر حملہ کیا گیا ہے۔ ممکن ہے اس میں کلیمران کا ہاتھ ہو۔

مادام فاول نے راؤل کو بتایا کہ ماڈلین نے کلیمران سے کہا ہے کہ وہ اس شرط پر اس سے شادی کرے گی کہ وہ اس بات کی ضمانت دے کہ راؤل ہمارا پیچھا چھوڑ دے گا۔ اس بات سے راؤل کو یقین ہو گیا کہ کلیمران اسے اب قتل کرانا چاہتا ہے۔ اس نے اور بھی بہت سے چھوٹے چھوٹے واقعات پر غور کیا تو پورا یقین ہو گیا کہ مارکوئس جس طرح بھی ہو اس سے پیچھا چھڑانے پر تلا ہوا ہے۔

مصیبت کے دنوں میں راؤل چند پونڈ کے عوض جان کی بازی لگانے سے

دریغ نہ کرتا۔ لیکن اب اسے روپے کے ساتھ عقل بھی آچکی تھی۔ وہ اب چار لاکھ روپے سے زندگی کے لطف اٹھانا چاہتا تھا۔ اس لئے اپنے ساتھی سے نجات حاصل کرنے کے طریقے سوچنے لگا۔ اور موقع ڈھونڈھنے کا فیصلہ کیا۔ اور جب تک کوئی موقعہ ہاتھ آئے مارکوئس اور مادلین کی شادی کے راستے میں ہر ممکن رکاوٹ کھڑی کرنے کا ارادہ کر لیا۔ راؤل خوب جانتا تھا کہ اگر میں کھلے طور پر مادلین اور اس کی چچی کی طرفداری کرنے لگوں تو وہ مارکوئس کی گرفت سے نکل جائیں گی ۔

اسی غرض سے اس نے مادام فاول کو ویسینٹ بلایا تھا۔ وہ بے چاری فوراً روانہ ہو گئی۔ دل میں کانپ رہی تھی کہ نہ جانے اب کیا مانگے گا اور کیا دھمکی دے گا ۔

راؤل برخوردار بیٹے کی طرح بڑی محبت سے ماں سے ملا۔ اپنا اصلی مقصد بتانے سے پہلے مادام کو اپنی طرف سے مطمئن کرنا چاہتا تھا۔ گھنٹوں کے بل ہو کر کہا: "میں نے آپ کو بہت دکھ پہنچایا ہے۔ . . . . . "

زور سے دروازہ کھلنے کا دھماکا ہوا۔ راؤل جلدی سے اٹھا۔ تو دیکھا کہ مسٹر فاول پستول ہاتھ میں لیے دروازے میں کھڑا ہے ۔

بینکر پر وحشت چھائی ہوئی تھی۔ رنگ اڑا ہوا تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ بشری طاقت سے زیادہ کوشش کر رہا تھا کہ اس سرد بے احساسی کا اظہار کرے جو مجرم

کو سزا کا حکم سنانے وقت جج میں ہوتی ہے۔"

مسٹر فادل نے مادام فادل اور راؤل کی چیخ کا عصبانی انداز میں دانت پیستے ہوئے جواب دیا۔

"آہ! تمہیں توقع نہ تھی کہ میں پہنچ جاؤں گا۔ ٹھیک ہے نا؟ تم نے سمجھ رکھا تھا میرا احمقانہ اعتماد تمہیں سزا سے ہمیشہ بچائے رکھے گا۔"

راؤل نے جرأت دکھائی۔ مادام فادل کے سامنے کھڑا ہو گیا تاکہ خود گولی کھا کر مادام کو بچائے بولا: "چچا! میری بات پر یقین کرو۔۔۔۔"

بلینکر کی خوفناک حرکت نے اسے خاموش کر دیا۔ بلینکر نے کہا:۔

"بکو مت۔ میں بہت جھوٹ سن چکا ہوں۔ میری کافی رسوائی ہو چکی۔ اس ناپاک مذاق کو ختم کرو۔ اب مجھے زیادہ الو۔ نہیں بنایا جا سکتا۔"

راؤل: "میں قسم اٹھا کر۔۔۔۔"

بلینکر: "انکار کرنے کی تکلیف نہ اٹھاؤ۔ دیکھتے نہیں مجھے سب کچھ معلوم ہو چکا ہے؟ مجھے معلوم ہے کہ میری بیوی کے زیور گروی ہیں۔ مجھے اس چور کا پتہ چل گیا ہے جس کی وجہ سے بے چارہ پراسپر گرفتار ہو کر جیل میں ڈالا گیا تھا۔"

مادام فادل گھٹنوں کے بل ہو گئی۔ جس گھڑی کا ڈر تھا آخر وہ آ گئی۔ اس کو اپنی مکمل بربادی کا یقین ہو گیا۔ وہ اشک آلود چہرے سے التجا کر رہی تھی:۔

مادام فادل:۔ (سسکیاں بھرتے ہوئے) رحم۔ آندرے میں رحم کی التجا

کرتی ہوں "

بیوی کی آواز سے مسٹر فاول کی روح کی تمام گہرائیاں کانپنے لگیں بیس سال کی تمام مسرتوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ اس کا دل اندوہ سے پھٹنے لگا۔ ہونٹوں پر رحم کا لفظ آیا۔ رک رک کر کہا: "بدبخت عورت! آہ! اے بدبخت عورت! میں نے تجھ سے کیا برائی کی تھی؟ مجھے تجھ سے بے اندازہ محبت تھی۔ تجھے اس کا پورا علم ہے۔ آہ! اس دنیا میں انسان ہر چیز سے اکتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ خوشی سے بھی۔ ویلنٹن! تو نے اپنے آپ کو کس قدر گرا دیا۔ مانا تجھے میری محبت کی پرواہ نہیں رہی تھی۔ بچوں کی محبت کو تو اس بدبختی سے بچا لینا چاہیے تھا "

مسٹر فاول آہستہ اور تکلیف سے بول رہا تھا۔ راؤل بڑے غور سے اس کا ایک ایک لفظ سن رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ بنیکر کو بہت سی باتیں معلوم ہو گئی ہیں لیکن اصل حقیقت کا علم نہیں ہوا۔ اور ظاہری صورت سے دھوکا کھائے ہوئے ہے۔ اس لیے تشریح کرنے کا امکان باقی ہے۔ اس نے کہا: "صاحب۔ ازراہ نوازش سنیئے تو۔۔۔۔"

راؤل کی آواز طلسم کو توڑنے اور بنیکر کے غضب کو بھڑکانے کے لیے کافی تھی۔ اس نے غصے سے چلا کر کہا: "آہ! خاموش۔ چپ رہو"

دیر تک سکوت طاری رہا۔ صرف مادام فاول کی سسکیوں کی آواز

آرہی تھی۔ آخر بینکر نے سکوت توڑا:

"میں اس ارادے سے آیا تھا کہ تمہیں اچانک پکڑ کر قتل کر دوں۔ لیکن میں نہتے آدمی کو نہیں مار سکتا۔"

پہلا سپاہی بے قصوری ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ مسٹر فاول نے ٹوک کر کہا:۔

"میری بات سنو۔ اس وقت تمہاری زندگی میرے قبضے میں ہے۔ تم مجھ سے بچ نہیں سکتے۔ جس خاوند کی عزت پر ہاتھ ڈالا گیا ہو غصے میں وہ جو کچھ کر دے قانون اس کو معذور قرار دیتا ہے۔ لیکن میں اس سے استفادہ نہیں کرتا۔ وہ ریوالور پڑا ہے۔ اسے اٹھا کر اپنا بچاؤ کرو۔"

راؤل:۔ "ہرگز نہیں۔"

مسٹر فاول:۔ "اپنا بچاؤ کرو۔ اپنا بچاؤ کرو، ورنہ ....."

راؤل نے دیکھا کہ مسٹر فاول نے پستول تان لیا ہے۔ ڈاکٹر ریوالور اٹھا لیا۔

فاول:۔ "اس کونے میں کھڑے ہو جاؤ۔ میں اس کے مقابل والے کونے میں کھڑا ہو جاتا ہوں۔ دیواری گھڑی کا گھنٹہ چند سیکنڈ میں بجنے والا ہے۔ گھنٹہ بجتے ہی فائر کرو۔"

دونوں تیار ہو کر اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو گئے۔ مادام اس ہیبتناک منظر کو برداشت نہ کر سکی۔ اٹھ کر دونوں کے درمیان کھڑی ہو گئی۔ منہ فاول کی طرف تھا۔ کراہتے ہوئے کہا: "آندرے! رحم کرو۔ اسے نہ مارو۔ میں تمہیں سچ سچ

سب کچھ بتاتی ہوں "

مامتا کی پکار کو مسٹر فاول نے عاشق کو بچانے کے لیے عیاش عورت کی چیخ سمجھا۔ اس نے بیوی کو پکڑ کر ایک طرف کر دیا۔ لیکن وہ واپس آکر فاول سے لپٹ گئی اور بولی "مجھے۔ صرف مجھے مارو۔ سزا کی مستحق میں ہوں "

یہ الفاظ سن کر بلنکر کے دماغ کا سکون کھول گیا۔ نشانہ باندھ کر دونوں پر فائر کیا۔ نہ رائول گھبرانہ مادام فاول، دوسرا فائر کیا۔ پھر تیسرا، چوتھا فائر کرنے کے لیے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ ایک آدمی نے کمرے میں چھلانگ لگا کر فاول کے ہاتھ سے ریوالور چھین لیا۔ دھکا لگنے سے فاول زمین پر گر پڑا۔ وہ آدمی لپک کر مادام فاول کے پاس پہنچا۔

یہ ورڈ ویورٹ تھا۔ عین آخری وقت پر کاویلون نے اسے ڈھونڈھ کر مادام جیپسی کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ مادام جیپسی نے ریوالور سے گولیاں نکال دی تھیں۔ اس نے خوشی سے کہا "شکر ہے وہ بچ گئی "

بلنکر اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ پھر ان پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔ ورڈ ویورٹ نے اسے پکڑ لیا۔ بلنکر نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "چھوڑ دو مجھے۔ مجھے انتقام لینے دو "

مسٹر ورڈ ویورٹ نے اسے کلائی سے پکڑ رکھا تھا۔ اپنی بات کو زیادہ زور دار بنانے کے لئے اپنے چہرے کو بلنکر کے چہرے کے قریب لے جا کر کہا "خدا

سنئے، آپ کو ایک خوفناک جرم کے ارتکاب سے بچا لیا ہے۔ شکریہ کیجئے۔ گمنام خط غلط تھا۔"

مسٹر فاول کو خیال تک نہ ہوا کہ اس آدمی سے پوچھے کہ تم کون ہو اور گمنام خط کا علم تمہیں کیسے ہوا۔

مسٹر فاول:۔ "میری بیوی اپنے جرم کا اعتراف کر چکی ہے۔"

وارڈ لورٹ:۔ "ٹھیک ہے لیکن اس کا جرم اس نوعیت کا نہیں جو آپ سمجھ رہے ہیں۔ جس شخص کو آپ قتل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کو علم ہے وہ کون ہے؟"

مسٹر فاول:۔ "اس کا عاشق ہے۔"

مسٹر وارڈ لورٹ:۔ "نہیں اس کا بیٹا ہے۔"

راؤل مسٹر فاول کی دھمکیوں سے اس قدر نہیں ڈرا تھا جتنا اس واقف حال ناشناس آدمی کے یہاں ہونے سے ڈر رہا تھا۔ تاہم اس کے اس قدر حواس بجا تھے کہ کہا:۔ "یہ حقیقت ہے۔"

ایسے معلوم ہوتا تھا کہ بینکر پاگل ہو جائے گا۔ اس کی پتھرائی ہوئی آنکھیں کبھی ایک کا منہ تک رہی تھیں کبھی دوسرے کا۔ دفعتاً اسے خیال آیا کہ یہ لوگ اسے ٹال رہے ہیں۔ اس لیے چلا کر کہا:۔ "تم جو کہہ رہے ہو ناممکن ہے۔ اپنی بات ثابت کرو۔"

وارڈ لورٹ:۔ "ثبوت موجود ہے۔ سنئے۔"

اس نے ڈرامے کی تمام تفصیلات سنائیں۔ جو اس نے جمع کی تھیں۔
فادل پر یہ حقیقت بہت شاق گزری۔ کہانی سن رہا تھا تو اسے محسوس ہوا کہ بیوی
کی محبت ابھی اس کے دل سے ختم نہیں ہوئی۔ دل گواہی دے رہا تھا کہ وہ اس
کی خطا معاف کر دے گا۔ خطا کے ارتکاب کے بعد ایک زمانہ گزر گیا ہے اپنے
خلوص، دیانت داری اور پاک دفاداری سے وہ اس تصور کی تلافی کر چکی ہے۔
لیکن عزت نفس انتقام لینے کا تقاضا کر رہی ہے۔ راؤل نہ ہوتا تو بیوی کی خطا
سے درگزر کرنا مشکل نہ تھا۔ "یہ شخص جس نے ہمیں لوٹا تھا تمہارا بیٹا ہے"!
فادام فادل ایسی حالت میں تھی گویا اس دنیا میں نہیں ہے۔ نہ سمجھنے کی
طاقت تھی نہ بولنے کی۔ خوش قسمتی سے اس کی مدد کے لیے اس وقت ورڈ لورٹ
وہاں موجود تھا۔ اس نے کہا: "آپ کی بیوی آپ کو یہی بتائے گی کہ اس کے گاسٹن
کا بیٹا ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ وہ یہی سمجھتی ہے۔ اس کا اسے پورا یقین ہے۔
ان بدذاتوں نے اسے آسانی سے لوٹنے کے لئے بہت شرمناک فریب دیا ہے"۔
راؤل نے سمجھا میری طرف کسی کی توجہ نہیں۔ بڑی ہوشیاری سے دروازے
کے قریب پہنچ گیا۔ لیکن ورڈ لورٹ کو معلوم تھا کہ وہ یہ حرکت کرے گا۔ راؤل دروازے
سے نکلنے ہی والا تھا کہ اس کو پکڑ کر کمرے کے بیچ میں لا کھڑا کیا اور کہا: "لونڈے
کہاں جا رہا ہے۔ جانے سے پہلے کچھ باتیں بتانے کی ضرورت ہے"۔
راؤل کو مسٹر ورڈ لورٹ کا ہجو آمیز طنزیہ لہجہ سن کر فوراً یاد آ گیا کہ یہ کس کی آواز

ہے۔ دہشت زدہ پیچھے ہٹ کر کہا: "مسخرا!"

موٹے آدمی نے جواب دیا: "بالکل ٹھیک۔ سچ کہہ رہے ہو۔ اگر کوئی شبہ ہے تو یہ دیکھ لو بگ

کوٹ کی آستین چڑھا کر بازو ننگا کر کے دکھایا اور کہا: "دیکھ لو یہ وہی زخم ہے۔ ابھی تازہ ہے۔ تمہیں یاد ہو گا کہ ایک رات جب میں ریو بورڈالو پر جا رہا تھا تو ایک انارڈی شخص نے مجھ پر خنجر کا وار کیا تھا۔ یاد ہے؟ آہ! تم اعتراف کرتے ہو۔ اس بات کا فیصلہ ہو گیا۔ اب مہربانی کر کے ذرا اپنی مزے دار کہانی سنا دو بگ

لیکن راڈول پر ایسی دہشت طاری ہو رہی تھی جس سے گلا گھٹنے لگتا ہے۔ اور بولا نہیں جاتا۔ مسٹر ورڈیورٹ نے پھر کہا: "کیا حیا سے زبان بند ہو گئی ہے؟ عقل مندی کے ساتھ حیا بھی ہو تو بہت اچھی چیز ہے لیکن تم باعتبار اپنی عمر کے زیادہ پختہ کار بدمعاش بن گئے ہو بگ"

"مسٹر فاول سن رہا تھا۔ لیکن سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ اس نے کراہ کر کہا۔

"آہ! ہم رسوائی کے جہنم میں گر گئے ہیں بگ"

ورڈیورٹ:۔ (سنجیدگی سے) "جناب! اس کا فکر نہ کیجئے۔ مجبوری کی بنا پر جو کچھ مجھے آپ کو بتانا پڑا ہے اس کے بعد کی کہانی یہ ہے:۔

"کلیمران ماڈموازل الادبیرائی کی خادمہ میہونہ کی کہانی سن کر فوراً لندن روانہ ہو گیا۔ وہاں اس کسان کی بیوی سے ملا جس کے سپرد گاسٹن کا بیٹا کیا گیا تھا۔ یہاں

اسے ایک غیر متوقع بات معلوم ہوئی۔ اسے بتایا گیا۔ کہ راؤل ویلنٹین ولسن کے نام سے جس بچے کا اندراج ہوا تھا وہ چھ مہینے کی عمر میں ورم حلق کی بیماری سے مر گیا تھا۔"

راؤل نے اس کی تردید کرنا چاہی۔ اس نے کہا: "یہ بات آپ سے کسی نے یونہی کہہ دی ہے۔"

ورڈ ڈیورٹ: "بچے! اس کو ثابت کرنے کے لیے میری پاس کافی ثبوت موجود ہیں۔"

مسٹر ورڈ ڈیورٹ نے بہت سے کاغذات جن پر سرکاری مہریں لگی ہوئی تھیں۔ جیب سے نکالے اور کہا: "یہ ہیں وہ ثبوت۔ یہ کسان کی بیوی۔ اس کے خاوند۔ اور چار گواہوں کے بیانات ہیں۔ اور یہ پیدائش اور موت کا سرٹیفکیٹ ہے۔ ان پر فرانسیسی سفیر کی باقاعدہ مہریں لگی ہوئی ہیں۔ میرے خوب صورت لونڈے تسلی ہو گئی؟"

مسٹر ورڈ ڈیورٹ پھر کہانی سنانے لگا: "کلیمران نے سوچا لڑکے کے بغیر مادام فاول سے روپیہ وصول نہ ہو سکے گا۔ کسی طرح کوئی لڑکا پیدا کرنا چاہیئے۔ کلیمران بہت ذہین اور فطین بدمعاش ہے۔ اس نے اپنی جان پہچان کے بدمعاشوں میں سے اس شخص کو انتخاب کیا جو

"مادام فاول نہایت قابل رحم حالت میں تھی۔ عین مایوسی میں اسے امید کی ایک کرن نظر آئی۔ طویل رنج اس پر اس قدر سخت گزرا تھا کہ اس حقیقت

سے اسے مسرت آمیز تسکین ہوئی۔ اس نے رکتے ہوئے کہا: "ممکن ہے؟
کیا یہ ممکن ہے؟"

بلنکر نے کہا: "کیا ہمارے زمانے میں بھی اس قسم کے قبیح جرم ہو سکتے ہیں؟"

راؤل نے جرأت سے کہا: "سب بکواس ہے!"

ورڈیورٹ نے راؤل کی طرف منہ کر کے طنزاً ادب سے کہا: "حضور کو اَور ثبوت کی ضرورت ہے؟ آپ کی یہ خواہش بھی پوری کر دی جائے گی۔ میں اپنے دوست پالوٹ سے مل کر آیا ہوں۔ اس نے مجھے یہ چھوٹی سی کہانی سنائی ہے۔ اس کے متعلق جناب کی کیا رائے ہے؟

"لارڈ مرے بہت بڑے اور فراخ دل سردار ہیں۔ ان کے ہاں سپنسر نامی ایک چابک سوار تھا۔ لارڈ مرے اس پر خاص طور پر مہربان تھے۔ ۱۸۴۷ء کے قریب ایپسم کی گھوڑ دوڑ میں یہ چابک سوار گھوڑے سے گر کر ہلاک ہو گیا۔

"لارڈ مرے کو اس کی موت سے بہت صدمہ ہوا۔ اس کی اپنی اولاد نہیں ہے۔ اس نے اعلان کیا کہ میں نے سپنسر کے لڑکے کو اپنا متبنےٰ بنا لیا ہے۔ اس لڑکے کی عمر اس وقت چار برس کی تھی۔

"لارڈ موصوف نے اپنا وعدہ بہت اچھی طرح پورا کیا۔ جیمز سپنسر کی تعلیم و تربیت بڑی جاگیر کے وارث کی طرح ہوئی۔ بہت پیارا۔ خوب صورت اور ہوشیار بچہ تھا۔ سولہ سال کی عمر تک پہنچنے تک اس کا مربی اس کے چال چلن سے بہت خوش رہا۔

بدقسمتی سے اس کے بعد بری صحبت نے اسے بگاڑ دیا۔"

"لارڈ مرے مجسم ناز برداری تھا۔ اس نے لڑکے کی بہت سی خطاؤں سے درگزر کیا۔ ایک دن اسے معلوم ہوا کہ اس کا بتیجا اس کے جیبلی دستخط بنا رہا ہے۔ اس لئے مجبور ہو کر اسے گھر سے نکال دیا۔"

"اس کے بعد جیمز پیلنسر نے اپنی قابلیت کے بل پر چار سال لندن میں گزارے۔ اس کے بعد اس کی ملاقات کلیمران سے ہو گئی جس نے ایک مزاحیہ کھیل میں ایک پارٹ ادا کرنے کے لیے ۲۵ ہزار فرانک دینے کی پیش کش کی۔"

راؤل کو اس سے زیادہ سننے کی ضرورت نہ تھی۔ اس نے پوچھا:۔

"تم سراغرسان ہو؟"

موٹا آدمی:۔ (مسکرا کر) فی الحال پراسپر کا دوست ہوں۔ اس کے بعد تمہارے روپے کو دیکھ کر جیسے مناسب معلوم ہو گا بن جاؤں گا۔"

راؤل:۔ "آپ کیا چاہتے ہیں؟"

وہ ڈیورٹ:۔ "ساڑھے تین لاکھ فرانک کہاں ہیں؟"

نوجوان چور نے تھوڑی دیر ہچکچانے کے بعد جواب دیا:۔ "وہ اسی جگہ ہیں۔"

وہ ڈیورٹ:۔ "شاباش۔ مجھے اس کا علم ہے۔ اس نعمت خانے کے نیچے چھپائے ہیں۔ لاؤ مجھے۔"

کھیل بگڑ چکا تھا۔ راؤل کو اس میں کوئی شبہ نہ رہا تھا۔ اس نے نوٹوں کے

کئی بنڈل اور گروی کی رسیدوں کا بہت بڑا بنڈل نعمت خانے سے نکال کر اسے دے دیا۔

ورڈیورٹ نے راؤل کی دی ہوئی چیزوں کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد کہا:۔ "بہت اچھا۔ تم نے دانائی سے کام لیا ہے۔"

مسٹر ورڈیورٹ نوٹوں کو دیکھنے میں مصروف تھا۔ راؤل اسی تاک میں تھا کہ مسٹر ورڈیورٹ کی توجہ کسی اور رہو جائے۔ آہستگی سے دروازے کے قریب پہنچا۔ پھر جلدی سے باہر نکل کر دروازے کا تالہ بند کر دیا۔ چابی باہر کی طرف تھی۔ فاول نے چلا کر کہا:۔

"وہ بھاگ گیا ہے۔"

ورڈیورٹ نے پیچھے دیکھے بغیر کہا:۔ "ٹھیک ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ بھاگ جائے گا۔"

مسٹر فاول:۔ "لیکن"

ورڈیورٹ:۔ "کیا؟ آپ اس کہانی کو شہرت دینا چاہتے ہیں۔ کیا آپ چاہتے ہیں۔ کہ یہ کہانی جس میں آپ کی بیوی کو شکار کرنے کی سازش کی گئی تھی مجھے مجسٹریٹ کو سنانی پڑے؟"

مسٹر فاول:۔ "اوہ! جناب"

مسٹر ورڈیورٹ:۔ "تو بھاگ جانے دو اس پاجی کو۔ یہ رہے ساڑھے تین لاکھ فرانک اور یہ گروی کی رسیدیں ہیں۔ یہی کافی ہے۔ ابھی پچاس ہزار فرانک اس

کے پاس موجود ہیں۔ یہ بھی اچھا ہے۔ اس روپے کی مدد سے وہ فرانس سے نکل جائے
گا اور ہم پھر اس کا نام کبھی نہ سنیں گے۔"

تمام لوگ ورڈیورٹ کے ارادے کے سامنے جھک جاتے ہیں۔
مسٹر فاول کو بھی اس کی بات ماننی پڑی۔ مسٹر فاول پر یہ حقیقت روشن ہونے لگی کہ
میری زندگی سے زیادہ عزیز چیز کو تباہی سے نجات دی گئی ہے۔ احسان مندی
کے جذبات سے اس کا دل لبریز ہو رہا تھا۔ اس نے فرط جوش سے ورڈیورٹ
کے ہاتھ اس طرح پکڑے جیسے چومنا چاہتا ہے۔ انتہائی ممنونیت سے کہنے لگا:۔
"جناب! میں اپنی ممنونیت کا درجہ کس طرح آپ پر ثابت کروں؟ اس
عظیم الشان احسان کا معاوضہ کیا دوں؟"

تھوڑی دیر سوچنے کے بعد مسٹر ورڈیورٹ نے کہا:۔
"آپ سے ایک مہربانی کی التماس کرنا چاہتا ہوں۔"

مسٹر فاول:۔ "آپ اور مجھ سے التماس! حکم دیجئے جناب۔ میری زندگی اور
تمام دولت آپ کے اختیار میں ہے۔"

ورڈیورٹ:۔ "آہ! جناب۔ میں آپ کے روبرو اعتراف کرتا ہوں کہ میں
مسٹر پراسپر کا دوست ہوں۔ کیا آپ اسے بحال ہونے میں مدد دیں گے۔ آپ اس
کے لئے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ اسے ماڈموازل ماڈلین سے محبت ہے۔"

مسٹر فاول:۔ (بات کاٹتے ہوئے) ماڈموازل اس کی ہے۔ وہ اس کی

بیوی بنے گی۔ میں اس کا حلف اٹھاتا ہوں۔ ایسی دھوم دھام سے اسے بحال کروں گا کہ میری تباہ کن غلطی کی وجہ سے کوئی طعنہ دینے کی جرأت نہ کر سکے۔"

موٹا آدمی اپنا ہیٹ اور چھڑی لینے کونے میں گیا اور کہا: "معاف فرمائیے میں آپ کو بار بار تکلیف دے رہا ہوں۔ لیکن مادام فاول ــــ"

"آندرے!" بے چاری عورت نے نحیف آواز میں کہا: "آندرے!"

بلنکر چند منٹ تذبذب میں رہا۔ پھر مردانہ عزم کے ساتھ دوڑ کر بیوی کے پاس گیا اور اسے اپنے بانہوں میں جکڑ لیا۔ اس نے دل کی گہرائیوں سے کہا:۔

"نہیں۔ میں اپنے دل کی خلاف جدوجہد کرنے کی حماقت نہیں کروں گا۔ ویلنٹن! میں تجھے معاف ہی نہیں کرتا بلکہ سب کچھ فراموش کرتا ہوں۔"

ویسینٹ میں مسٹر ورڈیورٹ کا کام ختم ہو گیا تھا۔ بلنکر کو خدا حافظ بھی نہ کہا۔ اور باہر آ کر اس گاڑی میں بیٹھ گیا جو اسے پیرس سے لائی تھی۔ گاڑیبان سے کہا جتنی تیزی سے ممکن ہو ہوٹل ڈولور کی طرف چلو جہاں تک راؤل کے معاملے کا تعلق تھا اس کا تصفیہ ہو گیا ہے۔ اب وہ اس فکر میں تھا کہ مادام فاول کا نام ظاہر کئے بغیر کلیمران کو سپرد عدالت کرنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

گاڑی ہوٹل ڈولور کے سامنے رکی تو اندھیرا چھا چکا تھا۔ ہوٹل کی ڈیوڑھی میں قریباً ایک سو آدمیوں کا ہجوم جمع تھا۔ یہ لوگ کسی خوفناک بات کا ذکر کر رہے تھے۔

مسٹر ورڈیورٹ نے ایک آدمی سے پوچھا: "کیا ہوا؟"

موٹے آدمی نے جواب دیا۔" جناب بڑا عجیب واقعہ ہُوا ہے۔ میں اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ ساتویں منزل کی کھپریل والی کھڑکی میں کھڑا تھا۔ آدھا بدن نزگا تھا۔ لوگ اسے پکڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس نے بندر کی بلکہ بازی گر کی مہارت سے یہ کہتے ہوئے نچلی چھت پر چھلانگ لگا دی ہے۔" مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں"۔

اس آدمی نے مڑ کر دیکھا تو اسے اس بات سے سخت صدمہ ہُوا کہ جس آدمی سے بات کر رہا تھا وہ جا چکا تھا۔

مسٹر ورڈ یورٹ نے سوچا۔" وہی ہوگا۔ خوف کے مارے پاگل ہو گیا ہو گا"۔

ورڈ یورٹ کہنیوں سے ہجوم میں رستہ بناتا ہُوا اندر گیا۔ بڑے زینے کے نیچے فین فرلاٹ اور تین آدمی انتظار میں کھڑے تھے۔

مسٹر ورڈ یورٹ نے بلند آواز میں پوچھا۔" او۔ کیا بات ہے؟"

تینوں آدمیوں نے اکٹھے سلیوٹ دیا۔

انھوں نے کہا۔" چیف آ گئے!"

موٹے آدمی نے کہا۔" یہ ہجوم کیسا ہے؟"

فین فرلاٹ:۔ (رنجیدہ آواز میں) "حضور! مجھے موقعہ نہ ملا۔ مجھے موقعہ نہ مل سکا"۔

ورڈ یورٹ:۔" تو یہ کلیمران ہی تھا جس نے ——"

فین فرلاٹ:۔" آج صبح مجھے دیکھتے ہی خرگوش کی طرح چل نکلا۔ بولوارڈ ڈو ایکلوز پہنچا تو دفعتاً اسے کوئی خیال آیا۔ اور یہاں آ گیا۔ غالباً روپیہ لینے آیا ہو گا یہاں پہنچا تو

میرے تینوں رفیقوں کو کھڑا دیکھا۔ دیکھنا تھا کہ ایسا معلوم ہوا جیسے پیشانی پر ہتھوڑا لگا ہے۔ دیکھتے ہی صاف پاگل ہو گیا۔"

ورڈ یورٹ :۔" لیکن وہ اس وقت ہے کہاں ؟"

فین فرلاٹ :۔" تھانے میں ہوگا۔ میں نے سپاہیوں کو اسے باندھتے اور گاڑی میں ڈالتے دیکھا تھا۔"

مسٹر ورڈ یورٹ اور فین فرلاٹ تھانے گئے۔ وہاں انھوں نے کلیمران کو خطرناک مہمانوں کی کوٹھڑی میں دیکھا۔ اسے پاگلوں کی تنگ جاکٹ پہنا دی گئی تھی۔ وہ بڑی شدت سے بھاگنے کی کوشش کر رہا تھا۔ تین آدمی اور ایک ڈاکٹر اس کے حلق میں دوا ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور وہ چلّا رہا تھا۔

"مدد! مدد! دیکھتے نہیں یہ جو میری طرف آ رہا ہے۔ میرا بھائی ہے۔ وہ مجھے زہر دینا چاہتا ہے۔"

مسٹر ورڈ یورٹ مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے ڈاکٹر کو ایک طرف لے گیا۔ ڈاکٹر نے بتایا :۔" اس بدبخت کے بچنے کی کوئی صورت نہیں۔ دماغ کی اس قسم کی خرابی لاعلاج ہے۔ اسے یقین ہے کہ لوگ اسے زہر دینا چاہتے ہیں۔ اس خوف سے کچھ نہ کھائے گا نہ پیئے گا۔ ہماری تمام کوششیں بے کار ثابت ہوں گی۔ زہر سے جو تکلیف ہوتی ہے پوری طرح محسوس کرتا ہوا بھوک اور پیاس سے جان دیدے گا۔"

مسٹر ورڈ یورٹ تھانے سے باہر نکلتے وقت کانپ رہا تھا۔ اس نے کہا :۔

"کلیمران کو خدائی عدالت سے اس کے جرم کی سزا مل گئی۔ اب مادام کا راز ظاہر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی ہے"

فلین فرلاٹ :۔ (شکایتاً) لیکن میری زحمات کا عوض مجھے کچھ نہیں ملے گا؟"

ورڈیورٹ :۔ "ٹھیک ہے۔ فائل نمبر ۱۱۳ اب کبھی باہر نہیں آئے گا لیکن چند روز بعد میں ایک شخص کے نام تمہیں ایک چٹھی لاؤں گا۔ اس کے پاس چلے جانا وہ تمہیں اس قدر روپیہ دے دے گا کہ شہرت نہ ہونے کی تلافی ہو جائے گی"

پچیسویں فصل

چار روز بعد لیکوک ـــ رسی لیکوک ـــ اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا اور بار بار دیواری گھڑی پر نظر ڈالتا تھا۔

آخر اس نے گھنٹی بجائی۔ سادم فینا اور پراسپر بڑومی کو کمرے میں پہنچایا گیا۔

ورڈیورٹ :۔ "آہ! عاشق لوگ وقت کے پابند ہوتے ہیں"

مادام جیپسی :۔ "جناب! ہم عاشق نہیں ہیں۔ ہمیں مسٹر ورڈیورٹ کا تاکیدی حکم موصول ہوا تھا۔ کہ ایک دفعہ پھر اکٹھے ہوں۔ انھوں نے آپ کے دفتر میں ملنے کو کہا تھا"

نامور ڈیکٹو نے کہا:۔ "بہت اچھا۔ ایک دو منٹ ٹھہریئے۔ میں انھیں آپ کے آنے کی اطلاع پہنچا دوں"۔

ٹینا اور پراسپر کو پندرہ منٹ سے زیادہ عرصہ انتظار کرنا پڑا۔ وہ بالکل تنہا تھے لیکن دونوں نے ایک دوسرے سے ایک لفظ نہ کہا۔ آخر دروازہ کھلا اور مسٹر ورڈ لیورٹ اندر آئے۔ وہ دوڑ کر اس کے پاس جانا چاہتے تھے مگر اس کی تحکمانہ نگاہ دیکھ کر جہاں تھے وہیں کھڑے رہے۔ ورڈ لیورٹ نے انھیں درشت آواز میں کہا:۔

"آپ یہاں میرے بھتیجے کا راز معلوم کرنے آئے ہیں۔ میں نے آپ سے یہ راز بتلانے کا وعدہ کیا تھا۔ میں اپنا وعدہ پورا کرتا ہوں گو مجھے اس سے تکلیف ہوگی۔ سنیئے:۔

"میرا ایک بہت ہی عزیز دوست تھا۔ اس کا نام کالڈاس تھا۔ اٹھارہ مہینے گذرے اس سے زیادہ خوش اس دنیا میں کوئی نہ تھا۔ وہ ایک عورت پر دیوانہ وار عاشق تھا۔ اسے گمان تھا کہ وہ عورت بھی اس سے محبت کرتی ہے:۔

جیلسی:۔ (چلا کر) "ہاں ہاں۔ وہ اس سے محبت کرتی تھی"۔

ورڈ لیورٹ:۔ "اچھی بات۔ وہ اس سے اس قدر محبت کرتی تھی کہ ایک دن وہ ایک دوسرے آدمی کے ساتھ چلی گئی۔ کالڈاس اس غم سے دیوانہ ہو گیا۔ اس نے اپنی زندگی ختم کر دینے کی ٹھان لی۔ پھر اسے خیال آیا زندہ رہ کر انتقام لینا خودکشی سے بہتر ہے"۔

پراسپر:۔ (رکتے ہوئے) پھر کیا ہوا؟

ورڈ یورٹ ہ۔ "کالداس نے اپنا انتقام لے لیا۔ لیکن اس طرح کہ اپنے سابق معشوق کی نظر میں اس دوسرے آدمی پر اپنی فوقیت ثابت کر دی۔ دوسرا شخص کمزور۔ بزدل اور بیوقوف آدمی کی طرح مصیبت کی گہرائی میں پڑا ہوا تھا۔ اس مصیبت سے کالداس کے مضبوط بازو نے اسے نجات دلائی۔ سمجھ گئے تم؟ عورت نینا ہے۔ اس کو اغوا کرنے والے تم ہو۔ اور کالداس ——"

اس نے تند حرکت سے اپنی مصنوعی بالوں کی ٹوپی اور مونچھیں اتار پھینکیں اور ہوش مند لیکوک کا پرانا ستمگار سر نظر آیا۔

نینا چلائی:۔ کالداس!

ورڈ یورٹ ہ۔ نہیں۔ نہ کالداس اور نہ ہی ورڈ یورٹ۔ بلکہ لیکوک ڈیکٹو۔

اس نے اس قدر توقف کیا کہ نینا اور پراسپر کی حیرت دور ہو جائے پھر پراسپر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "آپ تنہا میری کوششوں سے نہیں بچے۔ ایک حوصلہ مند عورت نے مجھ پر اعتماد کر کے میرے کام کو بہت آسان بنا دیا تھا۔ یہ عورت ماڈموازل ماڈلین ہے"

"میں نے ماڈموازل سے حلفیہ وعدہ کیا تھا۔ کہ مسٹر فادل کو حقیقت کا علم نہیں ہونے پائے گا۔ تمہارے گمنام خط نے میرے اس وعدے کو پورا نہ ہونے دیا"

وہ اپنے کمرے کی طرف واپس جانے لگا۔ نینا نے راستہ روک کر کہا۔

"کالداس میں التجا کرتی ہوں! میں بہت دکھی ہوں! اے کاش! تم سمجھ سکتے!
معاف کردو مجھے۔ میرے حال پر رحم کرو۔"

پراسپر دبے پاؤں لیکوک کے کمرے سے نکل گیا۔

مسٹر پراسپر برٹومی اور مادموازل ماڈلین کی شادی کی تقریب آخری مہینے کی پندرھویں تاریخ نوٹرڈیم ڈویورٹ کے گرجے میں سرانجام پائی۔ بنک کا دفتر اب بھی ریوڈوپراولنس میں ہے۔ مسٹر فادل اب ریٹائر ہونا چاہتے ہیں۔ تجارت خانے کا نام بدل دیا گیا ہے۔ اب اس کا نام ہے۔

"پراسپر برٹومی اینڈ کو۔"

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

ARY

Taj Tahir Foundation